سالنامہ

مغربی پاکستان

۱۹۶۶ء

سالنامہ

مغربی پاکستان

۱۹۶۶ء

شائع کردہ

شعبۂ مطبوعات، محکمۂ اطلاعات، حکومتِ مغربی پاکستان

لاہور

(مطبوعہ۔ علمی پرنٹنگ پریس، ۷۔ ہسپتال روڈ لاہور)



جناب محمد موسیٰ

ہلالِ پاکستان ، ہلالِ جرأت ، ہلالِ قائدِ اعظم ، ایم بی ای

گورنر مغربی پاکستان

فہرستِ مضامین

تعارف

مغربی پاکستان ۲۴ اور ۳۷ درجے عرض بلد اور ۶۱ اور ۷۵ درجے طول بلد کے درمیان واقع ہونے کی وجہ سے مختلف آب وہوا، رنگوں اور قدرتی مناظر کا مرقع ہے شمال میں ۲۵ ہزار فٹ بلند برف پوش چوٹیوں سے شروع ہوکر اس کی سرزمین تبدریج جنوب کی طرف ڈھلوان کی صورت میں پھیلتی جاتی ہے۔ اور نشیبی میدانی علاقوں، دریائے سندھ کے دلدلی خطوں اور بحیرۂ عرب کے ساحل پر ختم ہو جاتی ہے۔ اِس صوبے کے دِل آویز مناظر میں اونچے اونچے پہاڑ، سرسبز اور شاداب وادیاں،

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بشمولِ ظروف سازی، اونٹ کی کھالیں، لکڑی کی مصنوعات اور روغنی کام کی اشیاء کی فروخت کو منظم کیا جائے۔

مغربی پاکستان کا صوبہ جو ۱۹۵۵ء کے بعد ایک انتظامی وحدت بن گیا ہے ازل سے جغرافیائی، تاریخی، سماجی اور معاشی اعتبار سے ایک ہی کُل چلا آ رہا ہے۔ موہنجوڈارو، ہڑپہ، ٹیکسلا اور چند دیگر مقامات پر آثار قدیمہ کے جو نمونے ملے ہیں اُن سے اِس نظریئے کی بھرپور تائید ہوتی ہے۔

قدیم ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کے قیام سے بہت پہلے مسلمان صُوفیا اور اولیاء بخارا، ایران، غزنی، بغداد، دمشق اور دیگر اسلامی تعلیمات اور ثقافت کے مراکز سے اسلام کی تبلیغ کے لئے صوبۂ مغربی پاکستان میں آنا شروع ہو گئے تھے۔ درحقیقت محمد بن قاسم کے سندھ پر حملہ کرنے سے بہت پہلے عرب تاجر بحیرہ عرب کے ساحل اور دریائے سندھ کے کنارے پر اوچ شریف اور ملتان کے مقامات پر اپنی آبادیاں قائم کر چکے تھے۔

اسلامی حکومت کے قیام کے بعد مغربی پاکستان ہمیشہ سے ایک ہی انتظامی وحدت رہا۔ البتہ وقتاً فوقتاً چند سیاسی مصلحتوں کی بنا پر اس کی حد بندی میں معمولی سا ردو بدل ہوتا رہا۔ بعد میں انگریزوں نے اپنی مخصوص پالیسی کے پیشِ نظر اِس عظیم وحدت کو جدا جدا کر کے صوبائی خطوں میں تقسیم کر دیا۔

صوبے کا تاریخی، ثقافتی اور لِسانی پس منظر کچھ ایسا ہے کہ جس سے کوئی

[illegible]

[illegible]

صوبائی اسمبلی

۱۹۶۵-۶۶ء کا مالی سال جب شروع ہوا تو مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کا تقریباً تین ہفتوں سے اجلاس ہو رہا تھا۔ ان تین ہ
میں اسمبلی نے صوبے کی ریلوے اور اس کے عام بجٹ منظور کئے اور سالِ رواں کے لئے ضمنی عمومی بجٹ کی منظوری بھی دے دی
کے بعد اسمبلی قانون سازی کے کاروبار میں مصروف ہو گئی۔

۲۰ جولائی ۱۹۶۵ء یعنی اجلاس کے ملتوی ہونے تک اسمبلی نے مندرجہ ذیل تین سرکاری قوانین پر بحث کی اور انہ
منظور کیا:-

۱- قانون بلدیاتی نظم و نسق (مغربی پاکستان) (ترمیم) مجریہ ۱۹۶۵ء

۲- قانون مغربی پاکستان (ثانوی تعلیمی بورڈ پشاور) (آغاز نفاذ کار) مجریہ ۱۹۶۵ء

۳- قانون مغربی پاکستان (ثانوی تعلیمی بورڈ حیدرآباد) (آغاز نفاذ کار) مجریہ ۱۹۶۵ء

اسمبلی نے ایک اور سرکاری بل قانون مغربی پاکستان خالص خوراک (ترمیم) مجریہ ۱۹۶۵ء پر بحث کی اور اسے مزید تفتی
کے لئے متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا۔ اس کے علاوہ اسمبلی میں اراکین نے مندرجہ ذیل تین نجی قوانین بھی زیر بحث آئے
جنہیں موزوں سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا گیا:-

۱- قانون مغربی پاکستان قومی زبان مجریہ ۱۹۶۵ء

۲- قانون مغربی پاکستان مسلم پرسنل لاء (شریعت) تطبیق (ترمیم) مجریہ ۱۹۶۵ء

۳- قانون پنجاب ٹریڈ ایمپلائز (مغربی پاکستان ترمیم) مجریہ ۱۹۶۵ء

۱۸ مارچ ۱۹۶۵ء سے ۸ جون ۱۹۶۵ء تک گورنر مغربی پاکستان نے وقتاً فوقتاً جو ۲۳ ہنگامی قوانین نافذ ک
تھے اسمبلی نے ان پر بھی بحث کی اور وہ منظور کئے۔

ان تین ہفتوں کے دوران اراکین نے ۵۸۲ نشان زدہ سوالات پوچھے جن کے جواب دئیے گئے۔

اسمبلی کے نجی اراکین نے متعدد قراردادوں کے نوٹس دئے - ان میں سے بہت سے پچھلے اجلاس کے باقی ماندہ تھے - جن میں سے بیس قراردادیں بحث کے لئے تیار کی گئیں لیکن جن میں سے صرف چھ قراردادوں پر بحث ہوسکی - اسمبلی نے مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی :-

" یہ اسمبلی اس امر کی تائید کرتی ہے کہ مغربی پاکستان کے صوبے میں شراب نوشی پر مکمل پابندی عائد کردی جائے "

پورے اجلاس کے دوران صرف ایک تحریک استحقاق کا نوٹس دیا گیا جو اسپیکر نے ناموزوں قرار دے دی - اسی اجلاس کے دوران حزب اختلاف کی طرف سے پانچ تحاریکِ التوا پیش کرنے کی کوشش کی گئی - ان میں سے کوئی تحریک قاعدے کے مطابق نہ تھی - لہذا اسپیکر نے ان پر بحث کی اجازت نہ دی -

مندرجہ ذیل پندرہ سٹینڈنگ کمیٹیوں کا انتخاب عمل میں لایا گیا :-

۱ - داخلی معاملات کی کمیٹی

۲ - ترقیات اور منصوبہ بندی کی کمیٹی

۳ - اطلاعات کی کمیٹی

۴ - خزانہ کی کمیٹی

۵ - قانون و پارلیمانی امور کی کمیٹی

۶ - مال کی کمیٹی

۷ - صنعت و تجارت کی کمیٹی

۸ - آبپاشی و برقیات کی کمیٹی

۹ - خوراک و زراعت کی کمیٹی

۱۰ - معاشرتی بہبود کی کمیٹی

۱۱ - تعلیم و صحت کی کمیٹی

۱۲ - لوکل گورنمنٹ کی کمیٹی

۱۳ - مواصلات و تعمیرات کی کمیٹی

۱۴ - ریلوے کی کمیٹی

۱۵ - پبلک اکاؤنٹس کی کمیٹی

ان کمیٹیوں میں سے ہر کمیٹی کے لئے متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری کے علاوہ سات رکن منتخب ہوتے ہیں جو طریقۂ انضباط کار کے تحت اپنے اپنے امور سے وابستہ ہوتے ہیں - ان کمیٹیوں کی مدتِ کار اسمبلی کی مدت تک ہوتی ہے جو اس صورت میں ۱۹۷۰ء تک ہوگی -

گورنر مغربی پاکستان نے صوبائی اسمبلی کا اجلاس یکم دسمبر ۱۹۶۵ء کو بلایا - پہلے دن اسمبلی نے افواج پاکستان کو دل کھول کر خراجِ تحسین پیش کیا جنہوں نے پاکستان کی سرزمین کی حفاظت کی تھی اور جو لوگ بھارتی حملہ آوروں کو کچلتے ہوئے شہید ہوئے تھے - ان کی روحوں کو ثواب پہنچانے کے لئے فاتحہ خوانی کی - اس کے بعد اراکین قانون سازی اور ۶۶-۱۹۶۵ء کے ضمنی بجٹ کے منظور کرانے میں مصروف ہوگئے -

اسمبلی کے منعقدہ آٹھ اجلاس میں گورنر مغربی پاکستان کے ۱۴ اگست اور ۲۷ نومبر کے درمیان نافذ کردہ سولہ ہنگامی قوانین کی تصدیق کی گئی - اس کے بعد ضمنی بجٹ پر بحث ہوئی اور اسے منظور کیا گیا -

گزشتہ اجلاس کے دوران جو درج ذیل تین قوانین متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹیوں کے سپرد کئے گئے تھے اسمبلی کے پہلے اجلاس میں ان کی رپورٹ اسمبلی کے روبرو پیش کر دی گئی -

۱ - قانون مغربی پاکستان خالص خوراک (ترمیم) مجریہ ۱۹۶۵ء
۲ - قانون مغربی پاکستان قومی زبان مجریہ ۱۹۶۵ء
۳ - قانون مغربی پاکستان مسلم پرسنل لاء (شریعت) تطبیق (ترمیم) مجریہ ۱۹۶۵ء

ان تین قوانین میں سے صرف قانون مغربی پاکستان خالص خوراک (ترمیم) مجریہ ۱۹۶۵ء ہی زیر بحث لایا جاسکا - بحث کے بعد یہ قانون منظور ہوا اور گورنر نے ۵ جنوری ۱۹۶۶ء کو اس پر اپنے دستخط ثبت کر دئے -

اسی اجلاس کے دوران اسمبلی میں قانون اشتمالِ اراضی و دیہی قرضہ جات مغربی پاکستان اور قانون مالیہ اراضی مغربی پاکستان بھی پیش کئے گئے - پہلا قانون متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے اور دوسرا قانون سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا گیا - دوسرے قانون کی سفارشات ۳۱ مئی ۱۹۶۶ء تک طلب کی گئی تھیں -

قانون سازی کے کام میں نجی اراکین نے خاص دلچسپی کا اظہار کیا - انہوں نے کُل ۱۳ قانون پیش کرنے کے نوٹس دئے جن میں سے مندرجہ ذیل چار قوانین پیش کئے جانے کی منظوری دی گئی -

۱ - قانون پنجاب (مغربی پاکستان ترمیم) مجریہ ۱۹۶۵ء

۲ - قانونِ مغربی پاکستان جہیز (پابندی) مجریہ ۱۹۶۵ء

۳ - قانون مغربی پاکستان اسلحہ جات (ترمیم) مجریہ ۱۹۶۵ء اور

۴ - قانون مغربی پاکستان مسلم پرسنل لاء (شریعت) تطبیق (ترمیم) مجریہ ۱۹۶۵ء

مندرجہ بالا تمام قوانین غور وخوض اور رپورٹ کے لئے موزوں سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کئے گئے۔

اسی اجلاس میں کل ۲۶۴ سوالات دریافت کئے گئے اور ان کے جواب دئے گئے۔

حزب اختلاف کی طرف سے چھ تحاریکِ التوا پیش کی گئیں۔ لیکن ناموزونیت کی وجہ سے کوئی بھی اسمبلی میں پیش نہیں کی جا سکی۔ ان کے علاوہ ۳۸ قراردادیں موصول ہوئیں لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے اسمبلی میں کوئی بھی پیش نہ ہو سکی۔ یہ اجلاس ۹ دسمبر ۱۹۶۵ء کو ملتوی ہو گیا۔

اسمبلی کا تیسرا اجلاس ۲۳ مئی ۱۹۶۶ء کو شروع ہوا۔ اس اجلاس میں صوبے کا عمومی بجٹ اور ریلوے بجٹ اور ضمنی عمومی اور ریلوے بجٹوں پر بحث ہوئی اور انہیں منظور کیا گیا۔

سابقہ سینئر ڈپٹی اسپیکر خان عمر جان خان ایک انتخابی عذرداری کی بنا پر اسمبلی کی رکنیت سے محروم ہو گئے تھے۔ لہذا نئے سینئر ڈپٹی اسپیکر مسٹر احمد میاں سومرو کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ چند وجوہ کی بنا پر انہوں نے بھی استعفا دے دیا۔ لہذا اسی عہدے کے لئے نئے انتخابات ہوئے اور سید یوسف علی شاہ سینئر ڈپٹی اسپیکر اور جناب احمد میاں سومرو ڈپٹی اسپیکر منتخب ہوئے۔

اسمبلی نے ۶۷ - ۱۹۶۶ء کے لئے عمومی اور ریلوے بجٹ کی منظوری دی اور ۶۶ - ۱۹۶۵ء کے ضمنی عمومی بجٹ اور ریلوے بجٹ منظور کرنے کے بعد گزشتہ اجلاس کے اختتام سے لے کر اس وقت تک گورنر کے نافذ کردہ تمام ہنگامی قوانین کی منظوری دی۔

قانونِ مالیہ اراضی مغربی پاکستان کے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسمبلی میں پیش کی گئی اور اس پر پہلی خواندگی مکمل ہوئی اس کے بعد قانون پر شق وار غور وخوض شروع ہوا۔ ابھی غور وخوض جاری تھا کہ اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہو گیا۔ اس اجلاس کے دوران نجی اراکین نے ۲۹ نئے قوانین کے نوٹس دئے جن میں سے ۷ قوانین اسمبلی میں پیش ہو سکے۔ ان قوانین کو مناسب سٹینڈنگ کمیٹیوں کے سپرد کر دیا گیا۔ ۶ تحاریک استحقاق کے نوٹس اسمبلی کو موصول ہوئے۔ ان میں سے ایک تحریک واپس لے لی گئی۔ دو تحریکیں ناموزوں قرار دے دی گئیں اور دو تحریکیں پیش کرنے پر متعلقہ رکن نے اصرار نہیں کیا۔ اسپیکر نے ایک تحریک پیش کرنے کی اجازت دی اور یہ تحریک قانون اور پارلیمانی امور کی سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کی گئی تا کہ کمیٹی ایک ماہ کے اندر اپنی رپورٹ

مکمّل کرکے اسمبلی میں پیش کرے۔

زیرِتبصرہ مدّت کے دوران ۳۱ تحاریکِ التوا کے نوٹس موصول ہوئے جن میں سے ۹ ناموزوں قرار دی گئیں۔ گیارہ پہ مزید اصرار نہیں کیا گیا۔ دو تحریکیں پیش کرنے کی اسپیکر کی طرف سے اجازت نہیں ملی۔ چار تحریکیں متعلقہ اراکین کی غیر موجودگی کی وجہ سے خود بخود ختم ہوگئیں اور اسپیکر نے ۵ تحریکوں پہ اجازت روک لی۔ اس اجلاس میں کل ۱۹۹۰ سوالات دریافت کئے گئے اور ان کے جوابات دئے گئے۔ نجی اراکین کی طرف سے ۸۸ قراردادوں کے نوٹس موصول ہوئے جن میں سے صرف دو قراردادوں پر بحث ممکن ہوسکی لیکن اسمبلی نے کوئی قرارداد منظور نہیں کی۔

ملازمتیں اور عمومی انتظامیہ

ملازمتوں اور عمومی انتظامیہ کے محکمہ کی سربراہی ایک چیف سیکرٹری اور ایک ایڈیشنل چیف سیکرٹری کرتے ہیں جن کے علاوہ ایک سیکرٹری جزوقتی طور پر او اینڈ ایم شعبے کے انچارج ہیں اس محکمہ کے چھ ڈپٹی سیکرٹری ہیں ہر ایک مندرجہ ذیل شعبوں میں سے ایک ایک شعبے کا انچارج ہے۔

(۱) مرکزی۔

(۲) صوبائی۔

(۳) عمومی۔

(۴) ریگولیشن۔

(۵) اسٹیبلشمنٹ۔

(۶) او اینڈ ایم (تنظیم وطریق کار)

سرکاری ملازموں اور عام افراد کے رضاکارانہ فلاحی کام کا صلہ دینے اور اسے تسلیم کرنے کی سرکاری پالیسی کے مطابق مسٹر ایس آئی حق۔ سی ایس پی ایڈیشنل چیف سیکرٹری مغربی پاکستان کی صدارت میں ۲۵ اپریل ۱۹۶۶ء کو ایک جلسۂ تقسیم اسناد منعقد ہوا۔ اسی جلسہ میں ۱۹۶۴ء اور ۱۹۶۵ء میں صدر کی طرف سے سند خدمت اور دیگر تمغے اور اعزازات پانے والوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس میں بیس افراد کو سندیں دی گئیں۔

سالہائے گذشتہ کی طرح اس سال بھی ڈویژنل کمشنروں کی سفارشات کے مطابق صوبے میں ۳۳ اشخاص کو اوّل درجے کی سرکاری سند کے لئے نامزد کیا گیا۔ سندوں کے لئے نامزدگی ہر سال کی جاتی ہے۔ مغربی پاکستان کے تمام صوبے میں رضاکارانہ فلاحی کام کو تسلیم کرتے ہوئے یہ اعزازات تقسیم کئے جاتے ہیں۔

گذشتہ سال ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں سرکاری اور غیر سرکاری افراد نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے تھے اُن کا اعتراف

کرتے ہوئے صوبائی حکومت نے یومِ استقلال کے موقعہ پر کئی افراد کے لئے سول اعزازات کی سفارش کی۔

مالی سال ۱۹۶۵ء سے حکومت پاکستان نے کاروں کی درآمد بونس واؤچرز کے ذریعے کردی ہے۔ تاہم صوبائی حکومت کے متعدد افسروں کے لئے گذشتہ سال کے کمرشیل لائسنسوں کے ذریعے کچھ درمیانہ درجہ کی کاریں مثلاً واکس ہال اور کونسل کورٹینا درآمد کی گئیں۔ زیرِتبصرہ سال کے دوران اس طرح کی کل چالیس کاریں تقسیم کی گئیں۔ یہی صورتِ حال موٹر سائیکلوں اور سکوٹروں کی ہے۔ موٹر سائیکل اور سکوٹر بھی بونس واؤچر کے ذریعے درآمد کی جا رہی ہیں۔ لیکن گذشتہ سال کے کمرشیل لائسنس کے ذریعے جو موٹر سائیکل اور سکوٹر درآمد کئے جا چکے ہیں انہیں مقررّہ قیمتوں پر سرکاری ملازمین میں تقسیم کیا گیا۔

سابق امیر بہاولپور الحاج سر صادق محمد خان عباسی کی وفات پر ہز ہانس بریگیڈیر محمد عباس خاں عباسی کو بہاولپور کا نیا امیر تسلیم کیا گیا۔

تنظیم اور طریقہ ہائے کار (او اینڈ ایم یونٹ) کے شعبے کے فرائض حسبِ ذیل ہیں:۔

(i) ملحقہ محکموں اور ماتحت دفاتر کی تنظیم، عملہٗ فرائض و طریقہٗ کار کا وقتاً فوقتاً جائزہ اور اس کی بہتری کے لئے تجاویز۔

(ii) عام استعدادِ کار کی بہتری اور سرکاری کاروبار کے عملدرآمد میں کفایت۔

(iii) حکومت کی سٹیشنری اور طباعت کے وسائل کے موزوں استعمال کے متعلق ہدایات کی تدوین۔

(iv) تنظیم اور طریق کار کی تربیت۔

۱۹۶۵-۶۶ء کے دوران اس ادارے کی تنظیم حسبِ ذیل طریق پر تھی:۔

(۱) تنظیم اور طریقہ ہائے کار کی یونٹ (ملازمین اور عمومی انتظامیہ)

(i) جوائنٹ سیکرٹری۔

(ii) ۵ شعبے (تنظیم اور طریقہ ہائے کار ونگ)

(iii) ۱ شعبہ (تربیتی شعبہ)

(۲) تنظیم اور طریقہ ہائے کار کا سیل۔

(i) محکمہ زراعت۔

(ii) محکمہ مواصلات و تعمیرات۔

(iii) محکمہ آبپاشی و برقیات۔

(iv) عدالت عالیہ مغربی پاکستان۔

[illegible]

(۷) پنشن کے متعلق جائزہ تاکہ سرکاری ملازموں کو سبکدوشی کے بعد پنشن کی وصولی میں آسانیاں ہوں۔

(۸) حق وراثت کے سرٹیفکیٹوں کے اجراء کے متعلق طریقۂ کار۔

(۵) جن محکموں اور اداروں میں تنظیم اور طریقہ ہائے کار نے کام جاری رکھا ان میں تنظیمی امور کے متعلق جائزے لئے گئے۔

(۶) اس شعبے نے تجاویز کی سکیم پر عملدرآمد جاری رکھا۔ زیرِ تبصرہ سال کے دوران شعبے کو کل ۲۳۰ تجاویز موصول ہوئیں۔ ان میں سے سٹینڈنگ کمیٹی نے تقریباً ایک سو تجاویز پر غور کیا۔ پندرہ تجویزیں منظور کر کے ان میں عمل کیا گیا۔ دو تجاویز کے لئے نقد انعام دیا گیا اور سات کی سندیں دی گئیں۔

(۷) اس شعبے نے حکومت پاکستان کی وزارتی سیکرٹریٹ سے تعاون جاری رکھا اور مرکزی وزارتوں سے آئے ہوئے تفتیشی امور کے جوابات دیئے۔ نیز صوبائی حکومت کی جانب سے بھی ایسے امور مرکزی وزارتی سیکرٹریٹ کو ارسال کئے گئے۔

(۸) صوبے کے تمام محکموں میں پنشن کی ادائیگی میں تاخیر کے معاملات کامیابی کے ساتھ طے کئے گئے۔ ایسے معاملات کی تعداد ۱۰۵۳ تھی۔ جن میں سے ۷۴۱ معاملات پر قطعی طور پر فیصلہ کیا گیا۔

(۹) سیکشن افسروں کی سکیم پر تفتیشی کام جاری رکھا گیا۔

(۱۰) تربیتی شعبے نے زیرِ تبصرہ سال کے دوران مندرجہ ذیل تربیتی کورسوں کا بندوبست کیا:-

(ا) سیکرٹریٹ کے کلرکوں کے لئے ٹائپ کے تین کورس۔

(ب) بلاواسطہ ملازم ہونے والے سیکشن افسروں کے لئے پانچ مہینوں کا تربیتی کورس۔

(ج) ڈویژنل کمشنروں کے دفتروں میں ملازم سپرنٹنڈنٹوں کے لئے دفتری نظم ونسق، دیکھ بھال اور ضلعی دفتروں کے کام میں یکجہتی اور کنٹرول کرنے اور اپنے عملے کو تربیت دینے کے تین ہفتوں کا کورس۔

(د) پنشن کے معاملات سے تعلق رکھنے والے عملے کے لئے وقفوں کے بعد تین ہفتے کا باقاعدہ کورس۔

(ہ) ریکارڈ کے نظم ونسق سے متعلق اسسٹنٹوں کا ایک ہفتے کا باقاعدہ تربیتی کورس۔

(۱۱) صوبائی سرکاری محکموں میں ملازم کلرکوں اور دیگر ماتحت عملے کو تربیت دینے کے لئے ایک صوبائی تربیتی ادارے کے قیام کا ابتدائی کام مکمل ہوا۔ یہ ادارہ ۶۷-۱۹۶۶ء کے دوران قائم ہو جائے گا۔

(۱۲) مینول کے تیار کرنے کا کام اس سال بھی جاری رہا۔ اس سال جو مینول شائع ہوئے وہ درج ذیل ہیں:-

(ا) سروس رولز مینول - جلد اوّل۔

(ب) سروس رولز مینول - جلد دوم۔

(ج) پرائیویٹ سیکرٹری، پرسنل اسسٹنٹ اور سٹینوگرافروں کی تربیت کے لئے گائیڈ لائنز۔

(د) ملازمتیں اور عمومی انتظامیہ کے محکمے کی سالانہ انتظامی رپورٹ (۱۹۶۱-۶۲ء)۔

(۱۳) امریکن ایڈ پروگرام کے تحت صوبائی حکومت نے تنظیم اور طریقۂ کار کے شعبے میں سات افسروں کو تربیت کے لئے نامزد کیا۔ جن کی تربیت ستمبر ۱۹۶۶ء کو ختم ہوگئی۔

مغربی پاکستان پبلک سروس کمیشن

پبلک سروس کمیشن ایک آزاد ادارہ ہے جس کے اغراض ومقاصد درج ذیل ہیں:۔

(الف) سول سروس اور صوبائی امور سے متعلق سول اسامیوں کے لئے بہترین اشخاص کا انتخاب کرنا۔

(ب) ملازمتوں کے معاملات میں انصاف اور ملازموں کے حقوق کا تحفظ کرنا۔ درحقیقت کمیشن کا کام محض مشورہ دینا ہوتا ہے لیکن آئین اور اس کے تحت تشکیل شدہ قواعد میں پابندیوں اور توازن کی وجہ سے کمیشن کے مشورے کی حیثیت مصدقہ حقیقت تصور کی جاتی ہے۔

کمیشن کے اغراض ومقاصد کی تصریح ملک کے آئین کے آرٹیکل ۱۸۶ بشمول ضابطہ مغربی پاکستان پبلک سروس کمیشن (اغراض و مقاصد کی حدبندی) مجریہ ۱۹۵۷ء کے تحت تفصیل سے کر دی گئی ہے سوائے ان امور کے جنہیں کسی خاص ضابطے کے تحت کمیشن کی حدود سے علیحدہ کر دیا ہو۔ کمیشن سے مندرجہ ذیل امور کی بابت مشورہ طلب کیا جاتا ہے۔

۱۔ سول سروس اور دوسری آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے طریقۂ کار اور تعلیمی قابلیت کیا ہو۔

۲۔ تقرری اور ترقی کے کیا اصول ہوں۔

۳۔ ایک سروس سے دوسری سروس میں ملازم کو تبدیل کرنے کے لئے اصول کیا ہوں۔

۴۔ ایسے امور جن کا شرائط ملازمت پر اثر پڑے اور ایسی تجاویز جن سے پنشن کے حقوق متاثر ہوں۔

۵۔ تادیبی اُمور۔

ان کے علاوہ کمیشن کے فرائض میں یہ بھی شامل ہیں:۔

(i) سول سروسوں اور سول عہدوں پر تقرری کے لئے امیدوار منتخب کرنے کی غرض سے امتحان لینا۔

(ii) گورنر جن معاملات پر کمیشن سے مشورہ طلب کرے انہیں مشورہ دینا۔

ان اُمور کے علاوہ گورنر کے نئے قانون کی رو سے کمیشن تقرری وتبادلے کی موزونیت پر بھی مشورہ دیتا ہے۔

کمیشن نے ۱۹۶۵ء کے دوران جو کام کیا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے :-

۱- امتحانوں کی تعداد	۸
۲- امیدواروں کی تعداد جن کا امتحان لیا گیا	۴۵۰
۳- درخواستیں موصول ہونے کی تعداد	۸۵۹۴
۴- اشتہارات کی بنیاد پر عارضی تقرریوں کی تعداد	۹۳۳
۵- ترقی، تبدیلی اور عارضی افسروں کو مستقل بنانے کے لئے جن افسروں کے معاملات پر غور کیا گیا ان کی تعداد	۴۷۸
۶- اشتہارات شائع کئے بغیر جن امیدواروں کی تقرری پر غور کیا گیا ان کی تعداد	۱۷
۷- انضباطی کارروائیوں کے معاملات کی تعداد	۳۳
۸- بھرتی اور سروس رولز کے معاملات کی تعداد	۲۴۱ (ان میں ترامیم بھی شامل ہیں)
۹- مختلف نوعیت کے معاملات کی تعداد	۱۱۵
۱۰- وصولیوں کی تعداد	۵۰۸۲۶
۱۱- جاری ہونے کی تعداد	۳۶۸۲۹
۱۲- ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچنے کے بعد سرکاری ملازموں کو سول سروس میں رکھنے کے لئے جن افسروں کے معاملات پر غور کیا گیا - اُن کی تعداد -	۴۰
۱۳- اُمیدواروں کی تعداد جن کا انٹرویو لیا گیا	۱۸۰۹

جس طرح گذشتہ سال بتایا گیا تھا کمیشن نے امتحانات اور انٹرویو کے بعد یہ محسوس کیا کہ یونیورسٹی اور کالجوں کے گریجوئیٹ کا معیار بہت پست ہے - ان میں حصول علم کا شوق کم ہے - اُمیدوار تقریباً تمام مضامین کے متعلق بہت کم علم رکھتے ہیں - خاص طور پر بنیادی مضامین مثلاً حساب، فزکس، اکنامکس وغیرہ - اُردو جو کہ ملک کی قومی زبانوں میں سے ایک ہے - اس میں بھی اُمیدوار ضروری معیار پر پورے نہیں اترتے - مذہب اور تاریخ اسلام سے تقریباً بالکل ہی نابلد ہوتے ہیں - یہ حالات خاص طور پر ان کے لئے قابلِ غور ہیں، جن کے ہاتھ میں نوجوانوں کی تعلیم و تربیّت کی باگ ڈور ہے -

مالیات

سال ۱۹۶۵-۶۶ء میں ترقیاتی کاموں پر اخراجات کا ابتدائی اندازہ - ۲۱۸،۵۵ کروڑ روپے تھا۔لیکن حسبِ ذیل ترمیم شدہ اعداد و شمار کے بعد قطعی اخراجات ۱۴۱،۷۴ کروڑ ہوئے ہیں۔

	ابتدائی تخمینہ	ترمیم شدہ تخمینہ	
	جون ۱۹۶۵ء	دسمبر ۱۹۶۵ء	جون ۱۹۶۶ء
اخراجات کا کُل تخمینہ	۲۱۸،۵۵ کروڑ	۱۴۰،۰۶ کروڑ	۱۴۵،۵۶ کروڑ
کمی	۲۸ کروڑ	۱۵،۸۹ کروڑ	۳،۸۲ کروڑ
۵ فیصد کٹوتی	۹،۵۰ کروڑ	—	—
کُل رقم	۱۸۱،۰۵ کروڑ	۱۲۴،۱۷ کروڑ	۱۴۱،۷۴ کروڑ

سال ۱۹۶۶-۶۷ء کے لئے ترقیاتی اخراجات کا تخمینہ ۱۹۰،۳۷ کروڑ ہے۔اس میں بہرحال دس کروڑ کی کمی کا امکان ہے۔اس طرح کُل مہیا رقم ۱۸۰،۳۷ کروڑ روپے ہوگی۔اس پروگرام پر حسب ذیل طریق پر عمل ہوگا۔

مرکزی امداد	۶۴،۹۴ کروڑ
غیر مُلکی امداد	۵۵،۱۳ کروڑ
صوبائی امداد	۶۰،۳۰ کروڑ
کمی کا اندازہ	۱۰ کروڑ
کُل رقم	۱۹۰،۳۷ کروڑ

سنہ ۶۷-۱۹۶۶ء میں مختلف شعبوں پر ترقیاتی اخراجات حسب ذیل ہوں گے:-

پانی اور بجلی	۶۸۸۴٫۴۱	لاکھ روپے
زراعت	۳۱۶۵٫۱۸	لاکھ روپے
عملی منصوبہ بندی	۱۰۳۳٫۶۱	لاکھ روپے
صنعت وحرفت	۲۰۵۹٫۳۰	لاکھ روپے
تعلیم وتربیت	۹۵۳٫۶۸	لاکھ روپے
صحت	۵۴۵٫۹۰	لاکھ روپے
حمل ونقل ورسل ورسائل (بشمول ریلوے)	۴۱۰۲٫۰۹	لاکھ روپے
معاشرتی بہبود وافرادی قوت	۹۲٫۷۶	لاکھ روپے
غیر منظور شدہ منصوبوں کے لئے مجموعی رقم	۲۰۰	لاکھ روپے
کل رقم	۱۹۰۳۶٫۹۳	لاکھ روپے
کمی	۱۰۰۰٫۰۰	لاکھ روپے
نقد حاصل	۱۸۰۳۶٫۹۳	لاکھ روپے

سنہ ۶۶-۱۹۶۵ء کے ترمیم شدہ تخمینے اور سنہ ۶۷-۱۹۶۶ء کے ترقیاتی اخراجات کا تقابلی جائزہ حسب ذیل ہے:-

ریجن	ترمیم شدہ تخمینہ سنہ ۶۶-۱۹۶۵ء	میزانیہ سنہ ۶۷-۱۹۶۶ء
سابق صوبہ سرحد	۴٫۵۶ کروڑ	۱۲٫۳۸ کروڑ
سابق پنجاب	۲۳٫۸۰ کروڑ	۴۷٫۴۸ کروڑ
سابق بہاولپور	۲٫۲۳ کروڑ	۱٫۹۹ کروڑ
سابق سندھ	۲۱٫۱۵ کروڑ	۲۷٫۵۲ کروڑ
سابق بلوچستان	۲٫۲۲ کروڑ	۳٫۵۲ کروڑ
کراچی	۳٫۹۲ کروڑ	۱۱٫۳۶ کروڑ
سرحدی علاقے	۱٫۱۱ کروڑ	۱٫۵۷ کروڑ
صوبائی سکیمیں	۸۱٫۰۶ کروڑ	۸۲٫۹۰ کروڑ
غیر مختص رقم	—	۲ کروڑ
کمی	—	۱۰ کروڑ
	۱۴۰٫۰۵ کروڑ	۱۸۰٫۳۷ کروڑ

بعض سکیمیں ایسی ہیں جن کا کسی خاص علاقے سے تعلق نہیں۔ اگر صوبائی سکیم کے لئے مختص رقم کا تجزیہ کیا جائے اور اسے علاقائی رقوم میں شامل کیا جائے تو ہر ریجن کے لئے مختص شدہ رقم جدول بالا میں دکھائی ہوئی رقم سے زیادہ ہوگی۔ چونکہ صوبائی سکیمیں کسی علاقے سے متعلق نہیں۔ لہذا صوبے کے لئے مختص رقم بطور مجموعی دکھائی گئی ہے۔ صوبائی سکیموں کی رقم میں ۱۹۶۰-۶۱ سے ۱۹۶۶-۶۷ء تک ۶۰.۷۷ فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ یعنی ۱۹۶۰-۶۱ء میں یہ رقم ۴۶.۶۶ کروڑ تھی جبکہ ۱۹۶۶-۶۷ء میں ۸۲.۹۰ کروڑ ہے۔

تعمیری پروگرام

مغربی پاکستان میں دیہی تعمیری پروگرام ۱۹۶۳ء میں اس خلیج کو پُر کرنے کے لئے شروع کیا گیا تھا جو شہری اور دیہی علاقوں میں موجود ہے۔ دوسرا مقصد یہ تھا کہ ملک میں سکولوں، ہسپتالوں، منڈیوں اور دیگر اداروں کا جال بچھا دیا جائے۔ حکومت کی طرف سے ڈسٹرکٹ کونسلوں کو گرانٹ دی جاتی ہے اور وہ اُسے تحتی اداروں کو اُن کے پروگراموں کے مطابق تقسیم کرتی ہیں۔ پروگرام کی نگرانی بھی ڈسٹرکٹ کونسلوں کے ذمے ہے اور ہر ماہ پروجیکٹ ڈائرکٹر حکومت کو کام کے متعلق اپنی رپورٹیں بھیجتے ہیں۔ دیہی تعمیرات کے پروگرام کا ڈائرکٹریٹ ضلعوں کے پروگراموں کی تشخیص کرتا ہے اور پالیسی کے متعلق تمام اہم فیصلے اعلٰے اختیارات کی کمیٹی میں کئے جاتے ہیں۔

مغربی پاکستان میں دیہی تعمیرات کے پروگرام کی ترقی کو دیکھتے ہوئے حکومت نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اس پروگرام سے دیہی علاقوں میں بالکل بیکار اور جزوی طور پر کام کرنے والے لوگوں کے لئے بڑی مفید ملازمتوں کا سلسلہ ہاتھ آیا ہے۔ اندازہ ہے کہ ۱۹۸۵ء میں ختم ہونے والے پنجسالہ منصوبے تک زراعت کے شعبے میں مزدوروں کی تعداد ایک کروڑ پندرہ لاکھ ہو جائے گی۔ اس طرح دیہی تعمیرات کے پروگرام کو جاری رکھنے کا جواز موجود ہے، جو ۱۹۶۳ء میں شروع ہوا تھا۔ اور یہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک تمام زرعی محنت کشوں کو کام مہیا نہ ہو جائے۔ گذشتہ اڑھائی سال میں اضلاع کو ۲۵ کروڑ روپے کی گرانٹ دی جا چکی ہے۔ اس میں سے ۳۱ جنوری ۱۹۶۶ء کو ڈیڑھ کروڑ روپے باقی تھے۔ ورنہ تمام روپیہ کام پر لگ چکا ہے۔

۱۹۶۵-۶۶ء کے پہلے چھ ماہ میں کُل خرچ کا اندازہ ۴.۳۲ کروڑ روپے ہے۔ پچاس فیصد رقم رسل و رسائل پر ۲۵ فیصد آب رسانی کی سکیموں پر اور باقی ۲۵ فیصد دوسرے منصوبوں پر خرچ ہوگی۔ توقع ہے کہ سالِ رواں کے آخر تک اس شعبے میں ۱۶ ہزار منصوبے مکمل ہو جائیں گے۔

۱۹۶۶-۶۷ء کے مالی سال میں اس مفید کام کے لئے ۵ کروڑ روپیہ مختص کیا گیا ہے۔

کیا گیا کہ قانون آباد کاری سرکاری اراضیات (پنجاب) ۱۹۱۲ء کا اطلاق تمام صوبہ مغربی پاکستان پر کر دیا جائے۔ اِس مقصد کے لئے صوبائی اسمبلی کے سرمائی اجلاس میں پیش کرنے کے لئے ایک مسودۂ قانون تجویز کیا جا چکا ہے۔

۴۔ مسودۂ قانون (ترمیم مغربی پاکستان) رسوم عدالت ۱۹۶۶ء :-

تمام صوبے میں رسوم عدالت کی شرحوں میں معقولیت اور انہیں اعشاری سکوں میں تبدیل کرنے کی غرض سے ایک مسودۂ قانون مرتب کر لیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ مسودۂ قانون صوبائی اسمبلی کے سرمائی اجلاس میں پیش ہو سکے گا۔

۵۔ مسودۂ قانون مزارعین مغربی پاکستان :-

اس کا منشاء صوبے کے مختلف علاقوں میں رائج قوانینِ مزارعین کی ترمیم و تدوین ہے۔

مجوزہ قانون کا مقصد تمام صوبے میں حقیقت اراضی کے نظام کو مستحکم بنیادوں پر قائم کرنا اور مالکانِ اراضی اور مزارعین کے درمیان تنازعات کو رفع کرنے کا مناسب طریقہ کار مہیا کرنا ہے۔

مسودۂ قانون ہذا صوبائی اسمبلی کے سرمائی اجلاس میں پیش کیا جا سکے گا۔

۶۔ قوانینِ حق شفع :-

مغربی پاکستان میں یکساں قانون حق شفع رائج کرنے کے لئے صوبائی اسمبلی کے سرمائی اجلاس میں ایک مسودۂ قانون پیش کئے جانے کی توقع ہے۔

۷۔ کورٹ آف وارڈز :-

۸۔ حصولِ اراضی :-

صوبے کے مختلف علاقوں میں کورٹ آف وارڈز اور حصولِ اراضی سے متعلق نافذ قوانین کی مغربی پاکستان کی اساس پر ترمیم و یکسانی کے لئے مسودۂ قانون تیار کیا جا رہا ہے۔

سیلاب، قحط، ٹڈی دل، آتش زدگی اور دیگر آفات

سیلاب، قحط، ٹڈی دل یا دیگر بیماریوں، ژالہ باری، آتش زدگی، وبا یا کسی دیگر آفت سے متاثرہ یا متاثر ہونے والے علاقوں میں نظم و نسق کی نگہداشت اور بحالی کے لئے ضروری کارروائی قانون (انسداد و امداد) قومی آفات مغربی پاکستان ۱۹۵۸ء کے تحت کی جاتی ہے۔ مغربی پاکستان ترمیمی قانون نمبر ۱ بابت ۱۹۶۴ء کے تحت اس قانون کا اطلاق کوئٹہ، ڈیرہ اسماعیل خان اور پشاور کے ڈویژنوں کے قبائلی علاقوں پر بھی ہوتا ہے۔

۱۔ ٹڈی دل:۔

ٹڈی دل کی نقل و حرکت کی کہیں سے اطلاع موصول نہیں ہوئی گو حیدر آباد، خیر پور، بہاولپور اور کراچی کے ڈویژنوں کے کچھ حصوں میں وسیع بارشوں کے باعث ٹڈیوں کی افزائش نسل کے لئے سازگار حالات پیدا ہو گئے تھے۔ تمام متعلقہ حلقوں کو خبردار کر دیا گیا تھا۔ موسم خزاں میں بھارت کی طرف سے مغرب کی طرف اور مغربی پاکستان میں ٹڈیوں کی افزائش گرما کے علاقوں سے مکران اور خاران پر سے ہوتے ہوئے منتشر ٹڈیوں اور چھوٹے چھوٹے ٹڈی دلوں کی نقل و حرکت متوقع تھی۔ مارچ ۱۹۶۶ء میں دلبندین، کوئٹہ ڈویژن میں ٹڈیوں کے ایک الگ تھلگ جھنڈ کا پتہ چلا۔ مئی ۱۹۶۶ء میں اکا دکا ٹڈیاں چاغی ضلع میں دیکھنے میں آئیں۔ تاہم صورتِ حال قابو میں رہی۔

۲۔ دریا:۔

۱۹۶۵ء کے سیلاب کے موسم میں دریاؤں میں پانی کی سطح انتہائی سیلاب کے نشان تک بلند نہیں ہوئی لیکن شروع میں سیل کوہ سے کچھ نقصان ہوا۔ دریائے گھگر (بھارت) کا سیلابی پانی بھی بھارت کے علاقہ بجنور قدیم تک پہنچ کر رک گیا۔ اور اس کا پاکستانی علاقے تک پہنچنے کا امکان بہت ہی کم تھا۔ مقامی حکام کو اس امر کے لئے کافی وقت مل گیا۔ کہ وہ سیلابی پانی کا رخ چولستان کی طرف موڑنے کی سکیم کے مطابق حفاظتی بند کو مکمل کر سکیں۔

۳۔ سیلابی حفاظتی سکیم:۔

سیلاب زدگان کی امداد کے مختلف اقدامات اور مختلف سیلابی حفاظتی سکیموں کی رفتارِ کار کا جائزہ۔ ۲۲ دسمبر ۱۹۶۵ء کو ایک

جلسے میں لیا گیا جو ممبر (ریونیو) بورڈ آف ریونیو اور ریلیف کمشنر مغربی پاکستان نے طلب کیا تھا۔

۱۔ سیلابی امدادی جیپیں :۔

ہنگامی حالات میں امداد کے کاموں کی انجام دہی کے لئے ۱۱ سیلابی امدادی جیپیں رکھی گئی ہیں۔ جنگ کے ہنگامی حالات کے دوران ان جیپوں نے امدادی اقدامات کی تنظیم کے ضمن میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔

۲۔ سیلابی امدادی کشتیاں :۔

سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں ہنگامی حالات کے دوران امدادی کاموں کی انجام دہی کے لئے ۲۷۵ سیلابی امدادی کشتیاں موجود ہیں۔ سال ۶۶-۱۹۶۵ کے دوران مرمت، نگہداشت اور نئی کشتیوں کی خریداری کے لئے ۴۳،۲۸۰ روپے کی رقم مقامی حکام کو مختص کی گئی تھی۔

۳ - وائرلیس سیٹ :۔

اے۔ آئی۔ جی۔ پولیس (ٹیلی کمیونی کیشنز) کے زیر نگرانی سیلاب سے بروقت خبردار کرنے کے لئے ۳۲ وائرلیس سیٹوں کا ایک سلسلہ قائم ہے۔ اے۔ آئی۔ جی۔ پولیس (ٹیلی کمیونی کیشنز) کی طرف سے کُل ۴۲ وائرلیس سیٹ نصب کئے گئے تھے جن میں آٹھ وائرلیس سیٹوں کا اضافہ ادارہ ہوا جو پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے (واپڈا) کی ملکیت ہیں۔ قحط اور ٹڈی دل کے بارے میں اطلاعات بہم پہنچانے کے علاوہ یہ وائرلیس سیٹ بھارتی فوجوں کے حملے کے نتیجے میں رونما ہونے والے گذشتہ ہنگامی حالات کے دوران امدادی کاموں کو منظم کرنے کے سلسلے میں بھی معاون ثابت ہوئے۔

۴۔ لائف جیکٹ :۔

۲۹۱ لائف جیکٹیں متاثرہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں میں پہلے ہی تقسیم کی جا چکی ہیں۔ ریلیف کمشنر کے احکام کے تحت اُن کی مکمل جانچ پڑتال کر لی گئی تھی۔

۵۔ بچاؤ دستے :۔

ناظم شہری دفاع، مغربی پاکستان لاہور کی طرف سے بیس بچاؤ دستے قائم کئے گئے ہیں، جنہیں ریلیف کمشنر مغربی پاکستان

کے احکام کے تحت متاثرہ اضلاع میں مامور کیا جاتا ہے۔ ہر دستہ ایک بحری کشتی، ایک آوٹ بورڈ موٹر، ایک لانچ سادہ کشتی ایک سپین کی آؤٹ بورڈ موٹر اور ایک موٹر جیپ معہ متعلقہ ضروری لوازمات پر مشتمل ہوتا ہے۔

۶۔ آفات اور امداد :۔

۱۔ کسی آفت کی صورت میں ہنگامی امداد کو پورا کرنے کے لئے ۳،۱۰،۰۰۰ روپے کی رقم ان ڈویژنوں کے کمشنر صاحبان کی تحویل میں دے دی گئی تھی جو بالعموم بھاری بارشوں اور سیلابوں کی زد میں رہتے ہیں۔

۲۔ اس رقم میں کراچی میں بھاری بارشوں کی وجہ سے ۲۰،۰۰۰ روپے اور مردان (پشاور ڈویژن) میں ژالہ باری سے نقصان زدگان کی امداد کے لئے ۵۰،۰۰۰ روپے کا مزید اضافہ کرنا پڑا۔

۳۔ (۱)۔ ضلع لورالائی کے برخان سب ڈویژن میں بڑا خوفناک زلزلہ آیا ضلع لورالائی کو آفت زدہ علاقہ قرار دے دیا گیا۔ اور ریلیف کمشنر کے اختیارات کمشنر کوئٹہ ڈویژن اور ڈپٹی کمشنر لورالائی کو تفویض کر دیئے گئے۔

ب۔ دو لاکھ روپے سے زیادہ رقم زلزلے سے متاثر ہونے والے افراد میں تقسیم کی گئی۔ ریلیف کمشنر مغربی پاکستان کی حسب خواہش جناب اے۔ ایم۔ خان لغاری سی۔ ایس۔ پی ممبر (جوڈیشل) بورڈ آف ریونیو نے ذاتی طور پر امدادی کاموں کی نگرانی فرمائی۔

۴۔ ۱،۴۴،۸۰۰ روپے کی مجموعی رقم کمشنر کراچی ڈویژن کی تحویل میں دی گئی تاکہ کراچی کے مضافات میں جھگیوں میں اتفاقی طور پر آگ لگ جانے کے متعدد حادثات سے متاثر ہونے والوں کی امداد و اعانت کی جاسکے۔ مکران اور لاڑکانہ کے اضلاع سے بھی آتش زدگی کے حادثات کی اطلاع موصول ہوئی اور متاثرہ افراد کی فوری امداد کے لئے مقامی حکام کو بالترتیب ۳،۱۰۰ روپے اور ۴،۱۲۵ روپے کی رقوم مختص کی گئیں۔

تقاوی قرضے ۱۹۶۵-۶۶ء :۔

حکومت مغربی پاکستان نے مالی سال ۱۹۶۵-۶۶ء کے دوران ڈویژنل کمشنران کو مبلغ ۶۰،۵۰،۰۰۰ زیر قانون ترقی زمین ۱۸۸۳ء و مبلغ ۵۴،۹۰،۵۰۰ زیر قانون کاشتکاران ۱۹۵۸ء تقاوی قرضہ جات کے لئے دیئے۔ یہ قرضہ جات ضرورت مند کاشتکاروں کو زرعی پیداوار کے بڑھانے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ جن کی مدد سے وہ ٹیوب ویل، اعلیٰ بیج، کھاد اور جدید چھوٹی قسم کے زرعی آلات حاصل کر سکتے ہیں۔ تقاوی آسان شرائط آدائیگی اور شرح سود کی کمی کی وجہ سے ایک مقبول دیہی قرضہ ہے، جو کہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کی ہے۔سروے ڈیپارٹمنٹ کو بحالیات کے عملے کی مدد کے لئے متعین کر دیا گیا ہے۔تاکہ سروے اور پیمائش کے کام میں آسانی ہو اور اُمید کی جاتی ہے کہ یہ کام جلد از جلد ختم ہو جائے گا۔

کوئٹہ کا بحالیاتی افسر مختلف مراحل پر مشتمل ایک تحصیل کے بعد دوسری تحصیل میں بحالیاتی کام کر رہا ہے۔ بارخان، چمن اور کوہلو تحصیل اور ماڑی اور بگٹی کے علاقوں میں بحالیاتی کام مکمل ہو چکا ہے۔ پنج پائی۔لوری اور موسیٰ خیل کی تحصیلوں میں کام جاری ہے۔ان علاقوں میں کام کی تکمیل کے بعد بحالیاتی افسر فورٹ سینڈیمن اور کاکڑ خوراسان کی تحصیلوں میں کام شروع ہوگا۔

ایسے علاقوں کی کافی تعداد ہے جو ہنوز غیر آباد ہیں یا جن میں آباد کاری کا کام تو ہو چکا ہے۔لیکن معینہ وقت ختم ہونے کی وجہ سے جہاں دوبارہ آباد کاری ہونی ہے۔ ریونیو بورڈ نے اس آباد کاری کے لئے ایک جامع پروگرام وضع کر لیا ہے جس پر فنڈوں کی موجودگی میں بتدریج عمل درآمد ہوگا۔

منصوبہ بندی و ترقیات

اس محکمہ کو مختلف قومی تعمیر کے محکمے اپنی سکیمیں بھیجتے ہیں۔ محکمہ مرکزی حکومت کے وسائل کی روشنی میں ان کی چھان بین کرتا ہے۔ معاشی تحقیق اور منصوبوں پر کام کی ترقی کی نگرانی کرنا بھی اسی محکمہ کا کام ہے۔ ترقیاتی کاموں میں اس محکمے کا کام مرکزی وزارتوں یا ایجنسیوں اور صوبائی محکموں کے مابین رابطہ قائم رکھنا ہے۔ اس کے علاوہ یہ محکمہ پالیسی بنانے اور ترقیاتی سرگرمیوں میں صوبائی محکموں یا ایجنسیوں کو اُن کی رہنمائی کے لئے اعداد و شمار بھی مہیا کرتا ہے۔

اس محکمے کے حسب ذیل شعبے ہیں:۔

(۱) شعبۂ معاشیات (۲) شعبۂ ترقیات (۳) اعداد و شمار کا بیورو

شعبۂ معاشیات:۔

شعبۂ معاشیات محکمہ خزانہ کے تعاون سے معاشی منصوبہ بندی کا کام کرتا ہے۔ مختلف قومی تعمیر کے محکموں کو اُن کے سالانہ ترقیاتی پروگرام تیار کرنے اور ایسے پروگراموں کی تقسیم کار میں مدد دیتا ہے۔ سنہ ۶۶-۱۹۶۵ء میں ترقیاتی بجٹ ۱۸۱ کروڑ ۵ لاکھ ۷۰ ہزار روپے کا تھا۔ اس سال کا ترمیم شدہ بجٹ ۱۴۰ کروڑ ۵ لاکھ ۹۳ ہزار ہوا۔ جس میں ۵۲ کروڑ ۳۰ لاکھ ۱۸ ہزار غیر ملکی زرمبادلہ شامل تھا۔ یہ رقم مختلف سیکٹروں میں اس طرح تقسیم کی گئی:۔

سیکٹر

پانی اور بجلی:۔

	ترمیم شدہ بجٹ سنہ ۶۶-۱۹۶۵ء	زرمبادلہ (قرضہ / امداد)
پانی	۲۹ کروڑ ۱۳ لاکھ ۱۷ ہزار روپے	۶ کروڑ ۲۵ لاکھ ۱۴ ہزار روپے
بجلی	۲۰ " ۴۹ " ۶۷ " "	۱۰ " ۲۰ " ۶۷ " "
میزان	۴۹ " ۶۲ " ۸۴ " "	۱۶ " ۴۵ " ۸۱ " "

زراعت:-

	ترمیم شدہ بجٹ سنہ ۱۹۶۵-۶۶ء	زر مبادلہ قرضہ / امداد
زراعت اور زرعی قرضے	۱۹ کروڑ ۲۵ لاکھ ۵۹ ہزار روپے	۱۳ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے
نسل کشی حیوانات	۱ " ۲ " ۴۶ " "	۰ " ۲۳ " ۲۴ ہزار "
آباد کاری زرعی اصلاحات	۲ " ۳۴ " ۴۲ " "	۰ " ۱۸ " ۵۰ " "
امداد باہمی اور دیہی قرضے	۰ " ۳۷ " ۱۰ " "	۰ " ۰ " ۲۶ " "
ماہی پروری	۰ " ۷ " ۵۱ " "	۰ " ۰ " ۵۰ " "
ذخیرہ خوراک	۰ " ۲۰ " ۴۰ " "	۰ " ۰ " ۰ " "
دیہی تعمیراتی پروگرام	۱۰ " ۰ " ۰ " "	۰ " ۷ " ۰ " "
میزان	۳۴ کروڑ ۲۳ لاکھ ۱ ہزار	۱۴ کروڑ ۲۹ لاکھ ۵۰ ہزار

تعمیراتی منصوبہ بندی اور تعمیرِ مکانات:-

بنیادی تعمیر	۱۱ لاکھ ۵۴ ہزار روپے	۵۰ ہزار روپے
مقامی بلدیات کی امداد	۹۶ " ۰ " "	۴۳ لاکھ ۹۰ " "
تعمیر مکانات عمومی	۱ کروڑ ۲۵ " ۴۷ " "	۷۵ " ۰ " "
دیہی آب رسانی کی سکیمیں	۶۶ " ۴۸ " "	۱۲ " ۸۸ " "
شہری آب رسانی کی سکیمیں	۶۲ " ۸۷ " "	۱۸ " ۹ " "
سرکاری ملازموں کے لئے مکانات	۵۷ " ۴۶ " "	۱ " ۴۴ " "
سرکاری دفاتر اور عمارات	۷۸ " ۷۳ " "	۹ " ۸۰ " "
میزان	۴ کروڑ ۹۸ لاکھ ۴۶ ہزار روپے	۱ کروڑ ۵۱ لاکھ ۶۱ ہزار روپے

صنعت وحرفت، تعلیم اور صحت:-

صنعت وحرفت	۸ کروڑ ۷۴ لاکھ ۲۷ ہزار روپے	۵ کروڑ ۲۹ لاکھ ۲ ہزار روپے
تعلیم و تربیت	۸ " ۵۷ " ۴۰ " "	۰ " ۸۳ " ۱۲ " "
صحت	۷ " ۱۵ " ۸۰ " "	۱ " ۶۰ " ۵۵ " "
میزان	۲۴ کروڑ ۴۷ لاکھ ۴۷ ہزار روپے	۷ کروڑ ۷۲ لاکھ ۶۹ ہزار روپے

حمل ونقل، رسل ورسائل :-

	ترمیم شدہ بجٹ ۶۶-۱۹۶۵ء	زر مبادلہ قرضہ/ امداد
رسل ورسائل	۶ کروڑ ۷۱ لاکھ ۲۳ ہزار	۱ کروڑ ۴۵ لاکھ ۹۰ ہزار
ریلوے	۱۹ ” ۶۴ ” ۵۲ ”	۱۰ ” ۸۴ ” ۶۷ ”
میزان	۲۶ ” ۳۵ ” ۷۵ ”	۱۲ ” ۳۰ ” ۵۷ ”
معاشرتی بہبود	۰ ” ۲۰ ” ۴ ”	۰ ” ۰ ” ۰ ”
افرادی قوت اور ملازمتیں	۰ ” ۱۸ ” ۳۶ ”	۰ ” ۰ ” ۰ ”
ایندھن اور معدنیات	۰ ” ۰ ” ۰ ”	۰ ” ۰ ” ۰ ”
علاقہ کی ترقی کے لئے رقوم	۰ ” ۰ ” ۰ ”	۰ ” ۰ ” ۰ ”
میزان کل	۱۴۰ کروڑ ۵ لاکھ ۹۳ ہزار	۵۲ کروڑ ۳۰ لاکھ ۱۸ ہزار

قومی تعمیر کے محکمے اپنی تمام سکیمیں اس محکمے کو جانچ پڑتال کے لئے ارسال کرتے ہیں۔

شعبۂ معاشیات اس بات کی تسلی کرتا ہے کہ سکیمیں پنجسالہ منصوبے کے مطابق ہیں۔ بڑی محتاط چھان بین کے بعد وہ صوبائی ترقیاتی مجلس عمل کے روبرو رکھی جاتی ہیں جو انہیں منظور کرتی ہے۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری (ترقیات) اور محکمہ خزانہ کے سیکرٹری اس مجلس کے مستقل رکن ہیں۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری (ترقیات) مجلس کے جلسوں کی صدارت کرتے ہیں۔ متعلقہ محکمے کا سیکرٹری مجلس کا نامزد ممبر ہوتا ہے۔ ۵۰ لاکھ سے کم غیر متوالی لاگت اور ۲۰ لاکھ سے کم مالیت کی متوالی سکیمیں یہ مجلس منظور کرتی ہے۔ وہ سکیمیں جن کی مالیت ۵۰ لاکھ روپے سے زائد غیر متوالی اور ۲۰ لاکھ سے زائد متوالی ہو تو قومی اقتصادی کونسل کو بھیجی جاتی ہیں۔ شعبۂ معاشیات مختلف اضلاع اور ریجنوں کے مابین سالانہ ترقیاتی پروگراموں کی رقوم کو تقسیم بھی کرتا ہے جولائی ۱۹۶۶ء سے ایک شعبۂ رابطہ بھی قائم کیا گیا ہے۔ اس شعبے کا کام محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے مختلف شعبوں کی کارکردگی کو مربوط کرنا ہے۔ اس شعبہ میں ایک تحقیقی مرکز قائم کرنے کی بھی تجویز ہے۔ اس سلسلے میں معاشی صورت حال کی رپورٹیں تیار کی گئی ہیں۔ اور تحقیقی مسائل پر غور وفکر کا کام ہو رہا ہے۔

حسب ذیل مطبوعات چھاپی گئی ہیں :-

۱۔ ۶۵-۱۹۶۰ء کے سالانہ ترقیاتی پروگراموں کی ریجن، ڈویژن اور ضلع وار تقسیم۔

۲۔ ۶۶-۱۹۶۵ء کے سالانہ ترقیاتی پروگراموں کی ریجن، ڈویژن اور ضلع وار تقسیم۔

منصوبہ بندی و ترقیات کے کام میں عوام سے امداد و تعاون حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مثلاً تیسرا پنجسالہ منصوبہ تیار کرتے ہوئے ڈویژنل اور ضلعی کونسلوں سے ان کی تجاویز مانگی گئی تھیں۔ کمشنر ڈویژنل کونسلوں کی سہ ماہی میٹنگ کرتے ہیں تاکہ ترقیاتی منصوبوں پر کام کا جائزہ لیا جائے۔

شعبۂ منصوبہ جات :۔

اس محکمے میں شعبۂ منصوبہ جات صوبائی سطح پر مرکزی حکومت کے پروجیکٹ ڈویژن کا مدمقابل ہے۔ اس شعبے کا کام حسب ذیل ہے :۔

۱۔ منظور شدہ منصوبوں پر ترقی کے کام کی رفتار تیز کرنا۔
۲۔ منصوبوں کے کام کی رپورٹوں کو دیکھنا۔ انہیں مربوط کرنا اور پھر حکومت کی اطلاع کے لئے جامع نوبتی رپورٹیں تیار کرنا۔
۳۔ توقعات کے ساتھ عملی کام کا مقابلہ کرنا اور اصل خرچ اور تخمینوں کا تقابل۔
۴۔ تاخیر اور مشکلات کی نشاندھی کرنا اور ان کا حل تجویز کرنا۔

ان فرائض سے عہدہ برآ ہونے کے لئے شعبۂ منصوبہ جات سنہ ۱۹۶۲ء کی آخری سہ ماہی میں قائم کیا گیا تھا۔ یہ شعبہ درج ذیل خطوط پر کام کرتا ہے :۔

موقع پر منصوبوں کا معائنہ :۔

شعبۂ منصوبہ جات کے افسر موقع پر جاکر کام کی رفتار کا جائزہ لینے، کام کے راستے میں مشکلات کو سمجھنے اور اُن کے حل تجویز کرنے کے لئے دورے کرتے ہیں۔ وہ انتظامی افسروں کے فائلوں کا تفصیل کے ساتھ مطالعہ کرتے ہیں اور پھر محکمۂ متعلقہ کو اپنے معائنے کی رپورٹیں ضروری کارروائی کے لئے ارسال کرتے ہیں۔ وہ ان رپورٹوں میں اپنی تجاویز اور سفارشات بھی شامل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ معائنہ کمیٹی اور انتظامی محکموں کے افسروں کے مشترک رابطہ اجلاس بھی کرتے ہیں جن میں تمام امور متعلقہ پر بحث کی جاتی ہے۔

سال زیر تبصرہ میں اس قسم کے ۴۳ معائنے کئے گئے۔ ان میں ۵ معائنے بجلی اور پانی کے منصوبوں کے ہیں — ۴ معائنے شعبۂ تعلیم کے، ۸ معائنے شعبۂ صنعت کے منصوبوں کے، ایک حمل و نقل اور رسل و رسائل کے بارے میں اور دو معائنے معاشرتی بہبود اور افرادی قوت کے منصوبوں سے متعلق ہیں۔

اس سال علاقہ وار سکیموں کے کام کی تشخیص اور معائنے پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔

شعبۂ منصوبہ جات کا دوسرا اہم فرض یہ ہے کہ وہ جاری سکیموں کی تکمیل میں کفایت کا خیال رکھے۔ یہ کام اور طریق کار متواتر ہوتا رہتا ہے۔

ایک اور اہم کام اس شعبے کا یہ ہے کہ وہ مرمت کی وجہ سے غیر استعمال شدہ پڑی ہوئی مشینری کا معائنہ کرتا ہے۔ اور اس میں سے ایسی مشینری کی فہرست تیار کرتا ہے جو مرمت کے بعد کام میں آسکتی ہے یا جو مرمت کے قابل نہیں۔ پھر وہ ایسی مشینری کو ٹھکانے لگانے کی تجاویز پیش کرتا ہے۔ یہ کام ایک سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد ہے جس کے سربراہ ایڈیشنل سیکرٹری منصوبہ بندی و ترقیات ہوتے ہیں۔

شعبۂ منصوبہ جات محکمے کی طرف سے ریجنل سیمینار بھی منعقد کراتا ہے۔ تاکہ معاشی مسائل کو اچھی طرح سمجھا جاسکے۔

اعداد و شمار کا بیورو :۔

محکمے کے تحت یہ بیورو (۱) صوبائی اعداد و شمار میں رابطہ پیدا کرتا ہے۔ (۲) صوبائی محکموں کے اعداد و شمار کے شعبوں کو تکنیکی معلومات فراہم کرتا ہے۔ اور ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ (۳) صوبائی محکموں کے جمع کردہ اعداد و شمار کو مشینی طریقوں سے ترتیب دیتا اور اس کے جدول تیار کرنے میں مدد دیتا ہے۔ (۴) صوبائی حکومت کو اعداد و شمار سے متعلق پالیسی وضع کرنے میں مشورہ دیتا ہے اور اعداد و شمار کے امور پر مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے مابین رابطہ قائم رکھتا ہے۔

سال زیر تبصرہ کے دوران بیورو نے حسب ذیل مطبوعات شائع کیں :۔

۱۔ کتابچہ اعداد و شمار مغربی پاکستان ۱۹۶۴ء۔
۲۔ چارٹ بک، بعض معاشی و معاشرتی اعداد و شمار ۱۹۶۵ء۔
۳۔ زراعتی اعداد و شمار مغربی پاکستان ۱۹۶۴ء۔
۴۔ ۵۲ اہم صنعتوں کے متعلق اعداد و شمار ۱۹۶۴ء۔
۵۔ قیمتوں کے ہفتہ وار بلیٹن، ستمبر ۱۹۶۵ء سے اب تک۔

درج ذیل مطبوعات جلد ہی شائع ہونے والی ہیں :۔

۱۔ کتابچہ اعداد و شمار مغربی پاکستان ۱۹۶۵ء۔
۲۔ اہم صنعتوں کے اعداد و شمار کی رپورٹ ۱۹۶۴ء۔

بیورو نے درج ذیل کام بھی اپنے ذمہ لئے ہیں:۔

۱۔ محنت کشوں کی بہبودی کے محکمے نے مزدوروں کی بہبودی کے جائزے کا کام مکمل کیا تو اس کے اعداد و شمار بیورو نے تیار کئے۔

۲۔ چاول کے علاقہ اور اس کی شرح پیداوار کا جائزہ ۱۹۶۵ء کے لئے مکمل ہو گیا ہے۔

۳۔ ڈسٹرکٹ گزٹیرز۔
گزٹیر کے ابتدائی اعداد و شمار کے جدول بورڈ آف ریونیو کو بھیجے گئے تھے جو منظور ہو چکے ہیں اور مرتب کئے جا رہے ہیں۔

۴۔ اعداد و شمار کے بیورو کا اعداد و شمار کی قومی کونسل، اس کی مشاورتی کمیٹی اور دیگر کارکن گروپوں سے قریبی رابطہ رہا ہے

مواد کو ترتیب دینے کے طریقِ کار کی رفتار:۔

بیورو کے مشینی شماریات کے شعبے نے مشینوں سے اعداد و شمار کی ترتیب کا حسب ذیل کام بھی سنبھالا ہے:۔

۱۔ مصنوعات بنانے والی صنعتوں کے شمار کا کام برائے ۶۴-۱۹۶۳ء۔

۲۔ فصلِ ربیع ۶۵-۱۹۶۴ء میں زیرِ کاشت رقبے کے اعداد و شمار برائے ۶۵-۱۹۶۴ء۔

۳۔ فصلِ خریف ۱۹۶۵ء میں زیرِ کاشت رقبے کے متعلق اعداد و شمار کی ترتیب۔

۴۔ دیہی تعمیراتی پروگرام برائے ۱۹۶۵ء کے اعداد و شمار کی ترتیب۔

۵۔ مغربی پاکستان کے ۳۲ اضلاع میں رجسٹرڈ کارخانوں کی فہرست۔

۶۔ انسدادِ ملیریا کی ادویہ کے اثرات کے اعداد و شمار۔

۷۔ پاکستان میں شرح پیدائش سے متعلق اعداد و شمار۔

۸۔ افزائش تولید کی روک تھام سے متعلق اعداد و شمار۔

قبائلی علاقے

۱۹۴۷ء کے بعد اس علاقے کی ترقی پر زیادہ سے زیادہ توجہ دوسرے پنجسالہ منصوبے کے دوران دی گئی۔ اس دوران میں ایک جامع پروگرام مرتب کیا گیا اور اُسے عملی جامہ بھی پہنا دیا گیا۔ دُوسرے پنجسالہ منصوبے کے دوران ہر شعبے سے متعلقہ سکیمیں نہایت کامیابی کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچا دی گئیں۔ البتہ آبپاشی کے سیکٹر میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ کیونکہ ضروری مواد میسر نہ ہونے کی وجہ سے بروقت سکیمیں تیار نہ ہو سکیں۔ پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژنوں سے ملحقہ قبائلی علاقوں کی ترقی کے لئے اس منصوبے میں ۶،۰۰،۹۰،۰۰،۶۰۰ روپے کی مجموعی رقم رکھی گئی تھی۔ جس میں سے ۴،۲۰،۷۸،۳۹۶٫۰۰ روپے کی رقم منصوبے کے اختتام تک صرف ترقیاتی سکیموں پر خرچ کی گئی۔

اس دوران حسب ذیل مدوں پر مندرجہ ذیل رقوم خرچ کی گئیں:-

۱۔ زراعت	۴۴۵۲۵۳۳	روپے
۲۔ پرورش حیوانات	۲۱۱۲۶۳۴	"
۳۔ جنگلات	۶۱۲۷۱۴۵	"
۴۔ ماہی گیری	۲۷۹۹۰۴	"
۵۔ تعلیم	۶۷۹۸۸۹۲	"
۶۔ صحت	۵۹۶۱۸۲۳	"
۷۔ رہائشی تعمیرات	۱۵۳۰۲۷۶	"
۸۔ صنعت	۸۸۹۰۹۹	"
۹۔ آبپاشی	۱۲۱۹۴۹۳	"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زرعی شعبہ

ترمیم شدہ گرانٹ	منظور شدہ بجٹ
۵۱۲۶۶۰	۵۰۴۱۵۴

زرعی شعبے کو ترقی دینے کے لئے یہ تجویز کی گئی کہ ۳۱۶۰ ایکڑ زمین کو تیرہ ۱۳ بُل ڈوزروں اور چار پہیوں والے ٹریکٹروں کے ذریعے ہموار کیا جائے۔ اس تجویز کے تحت ½ ۱۵۲۶ ایکڑ زمین کو قابلِ کاشت بنا دیا گیا۔ اِس کمی کی وجہ یہ تھی کہ منظور شدہ رقم میں سے ایک بڑی رقم "فرنٹیئر ریجن میں زمین کی بحالی اور ترقی" کے لئے علیحدہ کی گئی۔ ۱۴۵۰۰۰ پھلوں کے پودوں کی بجائے ۱۸۷۶۷۹ پودے مختلف علاقوں میں تقسیم کئے گئے۔ پودوں اور فصلوں کو ضرر رساں کیڑے مکوڑوں سے بچانے کے لئے ۱۵۹۴۸۰۰ پھلوں کے پودوں اور ۱۱۷۲۶۹ ایکڑ زمین پر کاشت شدہ فصلوں اور سبزیوں پر جراثیم کُش دوائیاں چھڑکی گئیں۔ اور اُن کو ہر لحاظ سے محفوظ کیا گیا۔ اِس مد میں وظیفے کے لئے مختص کردہ رقم کو مؤثر طریقے پر استعمال کیا گیا۔

پرورشِ حیوانات

ترمیم شدہ گرانٹ	منظور شدہ بجٹ
۶۰۰۴۴۷	۶۲۵۱۸۰

پرورشِ حیوانات کے شعبے میں ملازمین نے جاری سکیموں کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے تسلی بخش کام کیا۔ "فرنٹیئر ریجن میں مویشیوں کی افزائشِ نسل" کی سکیم کے تحت بتیس بیل خریدے گئے۔ فنڈ کے نہ ہونے کی وجہ سے "وزیری بھیڑوں کی افزائشِ نسل" کی سکیم کے تحت وہ ننوا مینڈھے نہ خریدے جا سکے جو پروگرام میں شامل تھے۔ اینیمل ہسبنڈری کالج لاہور میں چھ نشستوں کے لئے صرف ایک امیدوار میسر آ سکا۔ اِن نشستوں کے لئے منتخب شدہ امیدواروں کو مناسب وظیفہ دیا جاتا ہے۔

تعلیمی مد

ترمیم شدہ گرانٹ	منظور شدہ بجٹ
۱۵۱۹۵۰۰	۲۰,۲۰,۰۰۰

۶۶-۱۹۶۵ء کے دوران قبائلی طلباء کے لئے ۸۹۱ لاکھ روپے کی رقم بطورِ وظیفہ مقرر کی گئی۔ ہنگامی حالات اور ۱۰ فیصد کٹوتی کی وجہ سے پُوری کی پُوری رقم استعمال کی جا سکی۔ اِس دوران میں اِس مقصد پر کل ۵۲ء۷ لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔ تھانہ کالج کی عمارت تعمیر کی گئی ہے جبکہ دُوسری تعمیرات مثلاً بجلی کی فراہمی، کھیلوں کے میدان اور سڑک کی تعمیر وغیرہ پر تسلی بخش کام جاری ہے۔ سکیم میں جن تنیس[۳] پرائمری سکولوں کا قیام شامل تھا اُن میں سے اٹھارہ[۱۸] سکول پشاور ڈویژن میں قائم کرنے تھے۔ جن میں سے سات سکول ۶۵-۱۹۶۴ء اور چار سکول ۶۶-۱۹۶۵ء میں مکمل کئے گئے۔ دورہ میرا میں پرائمری سکول کا کام ۶۷-۱۹۶۶ء میں مکمل ہو جائے گا۔ صدہ (کرم ایجنسی) اور تھانہ (مالاکنڈ ایجنسی) میں ہائی سکولوں کی جو عمارات زیرِ تعمیر تھیں اُن کا ۵، فیصد اور ۸۰ فیصد حصہ بالترتیب مکمل کیا جا چکا ہے۔ تانُوس اور دُرباط کے پرائمری سکولوں کی عمارتیں بننی شروع ہو گئی ہیں۔ جن کا ۲۰ فیصد حصّہ تا حال تعمیر کیا جا چکا ہے۔ یہ مقامات ضلع ہزارہ میں واقع ہیں۔ پرائمری اور مڈل سکولوں کے لئے جو فنڈز منظور کئے گئے تھے وہ واپس کر دیئے گئے۔ کیونکہ "صوبائی ترقیاتی ورکنگ پارٹی" نے سکیموں کی بخوبی وضاحت نہیں کی تھی۔

شعبۂ جنگلات

منظور شدہ بجٹ	ترمیم شدہ گرانٹ
۱۰۴۹۰۰۰	۹۹۱۱۲۰

فرنٹیئر ریجن میں جنگلات لگانے اور سڑکوں پر درخت اگانے کی سکیم کے تحت ۶۶-۱۹۶۵ء میں ۱۰۰۲۰۰ ایکڑ زمین پر جنگلات اگائے گئے۔ اس کے علاوہ ½ ۹۶ میل لمبی سڑکوں پر سایہ دار درخت لگائے گئے۔ اِن کی مناسب حفاظت اور دیکھ بھال کے سوا مندرجہ ذیل کام بھی سرانجام دیئے گئے۔

۱۔ سڑکوں پر سے بے کار اشیاء کو ہٹایا گیا — ۱۰ میل

۲۔ تخم کاری — ۱۵۱۷ ایکڑ

۳۔ زمین کے کٹاؤ کی روک تھام — ۳۰ ایکڑ

دیر میں جنگلات اگانے کی سکیم پر کام رو بہ ترقی رہا۔ ۷/۸ ۷ ایکڑ زمین پر جو ذخیرے پہلے ہی سے قائم کئے گئے تھے اُن کی اچھی طرح دیکھ بھال کی گئی۔ نوسو ایکڑ پر مشتمل زمین کو زیر جنگلات لایا گیا۔ اس کے علاوہ

۱۲۵

،میل لمبی سڑک پر سایہ دار درخت لگائے گئے۔ ایک سو پچیس میل لمبی سڑکوں کے کناروں پر جو پہلے سے درخت لگائے گئے تھے اُن کی اچھی طرح حفاظت کی گئی۔ چودہ سو ایکڑ زمین کو ۲۸۷۴۵۲ چک ڈیموں کی تعمیر کی بدولت محفوظ کیا گیا۔ دیر کے علاقے میں مزید ۱۱۱۸۸۱ چک ڈیم بنائے گئے۔ اور ۴۸۰۰ ایکڑ زمین پر دوبارہ کاشتکاری کی گئی۔

دیر اور چترال میں ۱۰۰ میل لمبی سڑکوں کی تعمیر کی جو سکیم مرتب کی گئی تھی اُن میں سے اِن علاقوں میں اب تک چھ میل پانچ فرلانگ اور ۳۱ گز تک لمبی سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ جو ۷ ۳ میل لمبی سڑک تعمیر کی گئی تھی اُس کو اچھی طرح مرمت کیا گیا ہے۔ ہزارہ اور مردان کے لئے جو سکیمیں تیار کی گئی تھیں اُن کے تحت مردان میں ۴ میل لمبا اور ہزارہ میں ۸ میل ۴ فرلانگ لمبا راستہ تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کے سوا سولہ میل لمبے راستے کی حفاظت کی گئی جو پہلے سے بنایا گیا تھا سال کے دوران قبائلی علاقوں کے مختلف جنگلاتی ذخیروں سے ۱۰۵۳۲۷۴ قلمیں حاصل کی گئیں۔

شعبۂ ماہی گیری

ترمیم شدہ گرانٹ	منظور شدہ بجٹ
۱۶۵۰۰۰	۱۱۳۰۰۰

شعبۂ ماہی گیری میں ماہی گیری کی چار سکیموں پر کام تسلی بخش طریقے پر جاری رہا۔ یہ سکیمیں وارسک، کرم چترال اور سوات میں چلائی جا رہی ہیں۔ ان سکیموں کے تحت مندرجہ ذیل کام مکمل کیئے گئے:۔

موزوں جوہڑوں، تالابوں اور ندیوں میں مختلف اقسام کی مچھلیوں کی افزائشِ نسل	۱۷۱۵۶۰
ذخیروں سے مختلف اقسام کی مچھلیوں کو مختلف جگہوں پر پانی میں ڈالا گیا	۶۵۶۷۵
آمدنی	۱۲۲۳

شعبۂ صحت

منظور شدہ بجٹ ۵،۴۸،۴۰۰ روپے

ترمیم شدہ گرانٹ ۳،۰۱،۲۴۰ روپے

انسداد ملیریا کی سکیم کے تحت جو عملہ مقرر کیا گیا تھا اُس نے تسلی بخش طور پر کام کیا۔ عملے نے خصوصاً چترال، مہمند، خیبر ایجنسی اور دیر کے علاقوں میں مفید کام کئے۔ جن میں کچھ سرگرمیوں کی تفصیل یہ ہے:-

۱- گاؤں جن پر جرم کش دوا چھڑکی گئی	۷۵۳
۲- آبادی جس کی حفاظت کی گئی	۳۳۶۵۹۹
۳- گاؤں جن کا سروے کیا گیا	۳۲۸
۴- بچے جن کی تلی کا معائنہ کیا گیا	۹۰۶۱
۵- ڈی۔ ڈی۔ ٹی جو استعمال کی گئی	۲۹۷۳۲ پونڈ
۶- مکانات جن پر چھڑکاؤ کیا گیا	۲۸۱۰
۷- کمرے جن پر چھڑکاؤ کیا گیا	۶۰۷۸
۸- انسدادِ ملیریا کی دوائیاں جو تقسیم کی گئیں	۱۲۲۴۲ گولیاں

قبائلی علاقوں کے ۴۹ کمپاؤنڈرز زیرِ تربیت رہے۔ مالاکنڈ ایجنسی میں لوئے آگرہ کے مقام پر ہسپتال نے نئی عمارت میں کام شروع کر دیا ہے۔ اور ضروری عملہ کی تقرری پہلے سے عمل میں لائی گئی ہے۔ ڈوگرہ پکیٹ میں ہسپتال اور کوارٹروں کی تعمیر مکمل ہونے والی ہے۔ خوار باجوڑ کے علاقے میں بستروں کے ہسپتال کی تعمیر کا کام ختم ہونے والا ہے۔ ریاست چترال میں دروش کے مقام پر پہلے سے قائم شدہ ہسپتال میں ٹی۔ بی کلینک اور وارڈ قائم کرنے کے لئے ۱۳۰,۰۰۰,۶۰۰ روپے کی کل رقم منظور کی گئی تھی۔ جس میں سے محکمہ تعمیرات ۲۰,۰۰۰,۶۰۰ روپے کی رقم کام مذکور پر خرچ کر چکا ہے۔ اور بقایا رقم کو اس لئے استعمال میں نہ لایا جا سکا کہ ٹھیکیدار نے آگے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ اور دوسرا ٹھیکیدار پولیٹیکل ایجنٹ کو منتخب کرنا تھا۔ اسی طرح ۴۵ شفاخانوں کی رقم سکیم کے مکمل نہ ہونے کی وجہ سے واپس کر دی گئی۔

شعبۂ آبپاشی

منظور شدہ بجٹ	ترمیم شدہ گرانٹ
۱۹۰۵۶۰۰	۱۹۰۵۶۰۰

"سروے اور آبپاشی کی سکیم" کے لئے بجٹ میں ۶۰۰،۰۰۰،۵۰۰ روپے کی رقم رکھی گئی تھی۔ جس سے

کٹوتی کی وجہ سے ۶۰۰،۰۰۰،۲۰۰ روپے کی رقم رہ گئی ۔ اس کے باوجود بھی چیف انجینئر نے متعلقہ سکیموں کے لئے ضروری رقوم فراہم کیں ۔ پشاور ڈویژن میں متعدد آبپاشی کی سکیموں پر سال کے دوران اخراجات کا تخمینہ ۱۳،۱۳،۱۰،۶۶،۰۰ روپے لگایا گیا ہے ۔ مالاکنڈ ایجنسی کے کوٹ لفٹ سکیم پر ترقی کا کوئی کام جاری نہ رکھا جا سکا ۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی کہ پمپ دستیاب نہ ہو سکے اور دوسری یہ کہ ٹیوب ویل تک بجلی کا کنکشن نہیں تھا ۔ "دریائے باڑہ کی نہروں کی سکیم" چونکہ ابھی تک زیر غور ہے ۔ اس لئے اس سکیم پر سال کے دوران کوئی رقم خرچ نہ کی جا سکی ۔

سڑکوں کا شعبہ

منظور شدہ بجٹ	ترمیم شدہ گرانٹ
۲۱،۲۲،۰۰۰	۲۱،۷۲،۰۰۰

اس شعبے کی حسب ذیل سکیمیں مکمل کی گئی ہیں ۔

۱ ۔ چترال میں مواصلات کی بہتری کی سکیم

۲ ۔ سرامیلہ کلدیہ سے قلات تک تنگہ سڑک کی کشادگی اور مرمت کی سکیم

۳ ۔ گنڈف سے لگبانی تک سڑک کی تعمیر

چکدرہ تھانہ روڈ ، تھانہ بازار کی سڑک اور چکدرہ تیمارگرہ سڑک پر ترقی کا کام تارکول کی نایابی کی وجہ سے قدرے سست رہا ۔ خارنواگی سڑک پر کوئی کام نہ ہو سکا ۔ کیونکہ رقم کی منظوری نہیں تھی ۔ باقی سڑکوں پر کام تسلی بخش طور پر جاری رہا ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں میونسپل کمیٹیوں کی بھی نمائندگی ہوتی تھی جس کی وجہ سے دیہی علاقوں کی نمائندگی میں کمی ہو جاتی تھی۔ اب صرف دیہی علاقوں کے لئے ضلعی کونسلیں مخصوص کر دی گئی ہیں اور میونسپل کمیٹیوں کی نمائندگی ڈویژنل کونسلوں میں ہوتی ہے۔ ڈویژنل کونسل کا ڈھانچہ بھی ضلعی کونسلوں کے ڈھانچے کے مطابق بنایا گیا ہے اور ان میں بھی کل ۹۰ رکن ہوتے ہیں۔ ضلعی کونسلوں میں اس مرتبہ پہلی بار وائس چیئرمینوں کا انتخاب ہوا۔

صوبے میں پہلی میعاد کے دوران کل ۸۰ میونسپل کمیٹیاں تھیں اب دوسری میعاد میں ان کی تعداد ۸۷ کر دی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شہری آبادکاری کا کام بڑی خوبی سے انجام دیا جا رہا ہے۔ بنیادی جمہوریتوں کی پہلی مدت میں میونسپل کمیٹیوں میں چند غیر سرکاری اراکین کی نامزدگی کی جاتی تھی۔ اس مرتبہ نامزدگیوں کا طریقہ ختم کر دیا گیا اور تمام غیر سرکاری نشستیں انتخابات کے ذریعے پُر کی گئیں۔ انتخابات کا یہ طریقہ ایک خاص مقصد کے تحت رائج کیا گیا اس کی وجہ سے عورتیں اور اقلیتی فرقوں کے نمائندے بھی رکن بن سکے ہیں۔

وارڈ کمیٹیوں کے ڈھانچے کی اصلاح بھی خاطر خواہ نتائج کی حامل رہی۔ صوبے کے طول و عرض میں چالیس ہزار وارڈ کمیٹیاں قائم کی گئیں۔ ہر انتخابی یونٹ کے لئے ایک وارڈ کمیٹی تشکیل کی گئی جس کا سربراہ متعلقہ بنیادی جمہوریت کا رکن ہوتا ہے۔ وارڈ کمیٹی پانچ اراکین پر مشتمل ہوتی ہے اس طرح مزید ایک لاکھ سے زائد افراد اس نظام کی سرگرمیوں میں شرکت کر سکیں گے۔

لوکل کونسلوں اور میونسپل کمیٹیوں کے مسائل کو حل کرنے میں امداد کے لئے اس سال کے دوران صوبائی وزیر بنیادی جمہوریت نے ڈویژنل کانفرنسوں کے انعقاد کا طریقہ رائج کیا۔ صوبائی وزیر کی صدارت میں اس طرح کی کانفرنسوں میں بنیادی جمہوریتوں کے سیکرٹری، ڈویژنل کمشنر، ڈپٹی کمشنر، لوکل کونسلوں کے نمائندے اور متعلق محکموں کے ذمہ دار افراد بھی شرکت کرتے ہیں لہٰذا خاص خاص مسائل زیر بحث آتے ہیں اور ان پر اسی وقت فیصلے صادر کئے جاتے ہیں۔

لوکل باڈیز کی مالی حالت درست کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دی گئی ہے۔ میونسپل کمیٹیوں میں بجٹ سے متعلق اصلاحیں کی گئیں۔ انھیں ترقیاتی منصوبے بنانے اور اپنے علاقوں میں ترقی کی رفتار بڑھانے کا اختیار دیا گیا۔ آب رسانی اور نکاس کی سکیموں پر تقریباً تمام اہم قصبوں میں عمل ہو رہا ہے۔

صوبے کے تمام بڑے شہروں میں امپروومنٹ ٹرسٹ قائم کئے گئے ہیں۔ ان ٹرسٹوں نے شہروں کی ترقیاتی سکیمیں شروع کر دی ہیں۔ کراچی ڈولپمنٹ انتھارٹی اور لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ بڑے پیمانے پر ترقیاتی سکیموں

عمل پیرا ہیں۔ ہزارہ ہل امپروومنٹ ٹرسٹ ایک نئے پہاڑی مقام ایوبیہ کی ترقی میں مصروف ہے۔

تربیّت

مغربی پاکستان میں بنیادی جمہوریتوں کے چالیس ہزار اراکین کو ثقافتی، عدالتی، انتظامی، ترقیاتی اور شہری ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے خاصی تربیت کی ضرورت تھی۔ حکومت کو اس بات کا احساس تھا لہذا ۷ مارچ ۱۹۶۶ء کو صوبائی وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ نے ضلع شیخوپورہ میں فیروز وٹواں کے مقام پر دوسرے تربیتی پروگرام کا افتتاح کیا اور اس کے فوراً بعد صوبے میں تقریباً ۲۳۰ تربیتی مرکزوں نے کام شروع کر دیا۔ اپریل ۱۹۶۶ء کے اواخر تک ۸۰۷ مرکزوں میں یونین کونسلوں اور ٹاؤن کمیٹیوں کے ۳۲۶۷۲ اراکین نے اپنی تربیت مکمل کی۔ ان مرکزوں میں تربیت کی مدت ایک ہفتہ تھی۔ تربیت دینے کا کام تحصیل کونسلوں کے سیکرٹری، ڈویلپمنٹ افسر، سپروائزر اور یونین کونسلوں کے چنے ہوئے سیکرٹریوں نے انجام دیا۔ ہر تربیتی مرکز میں ۲۴ یونین کونسلوں اور ٹاؤن کمیٹیوں کے اراکین اور چیئرمینوں نے تربیت حاصل کی۔

صوبے کے ۲۳ کنٹونمنٹ بورڈوں اور ۸۷ میونسپل کمیٹیوں کی ۷۹۹ یونین کمیٹیوں کے لئے مزید ۲۰۸ تربیتی مرکز قائم کئے گئے۔ یہ تربیتی مرکز یونین کمیٹیوں کے دفتروں میں قائم کئے گئے۔ جہاں ملحقہ یونین کمیٹیوں کے چالیس اراکین کے گروپ تربیت حاصل کرتے تھے۔ اس پروگرام کے علاوہ زیر تبصرہ سال کے دوران لالہ موسیٰ اور ٹنڈوجام میں بنیادی جمہوریتوں کے تربیتی اداروں میں یونین کونسلوں کے سیکرٹریوں کے لئے چار اِن سروس تربیتی کورس شروع کئے گئے اور اسی دوران پری سروس تربیتی کورس بھی جاری رہے۔

دیہی ترقیاتی پروگرام

زیر تبصرہ سال یعنی ۱۹۶۵-۶۶ء میں مغربی پاکستان میں دیہی ترقیاتی پروگرام کا تیسرا سال مکمل ہوا۔ یہ پروگرام ۱۹۶۳ء کے آخر میں اس لئے شروع کیا گیا تھا تاکہ دیہی علاقوں کی معاشی حالت بہتر بنائی جاسکے۔ شہری اور دیہی علاقوں کے معاشی فرق کو ختم کیا جاسکے۔ ملکی اور صوبائی سطحوں پر منصوبہ بندی ہو اور بنیادی جمہوریتوں کی وساطت سے رائج شدہ بلدیاتی نظام میں نئی جان پڑجائے۔ تاہم اب اس امر پر زور دیا جارہا ہے کہ دیہی علاقوں کی پیداوار میں اضافہ کیا جاسکے اور دیہات کے باشندوں کی موروثی خاصیتوں کو ملک کی ترقی میں صرف کیا جاسکے۔

پروگرام کا دوسرا سال ۳۰ ستمبر ۱۹۶۰ء کو ختم ہوا۔ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارتی جارحیت کا آغاز ہوا لہٰذا دیہی علاقوں میں ترقیاتی سرگرمیاں کچھ عرصے کے لئے ملتوی کر دی گئیں۔

اس سال دیہی ترقیاتی پروگرام کا باقاعدہ جائزہ لیا گیا اور ڈویژنل سطح پر بنیادی جمہوریتوں کے افسروں کی تربیت کا اہتمام کیا گیا۔ اس سال کی سب سے زیادہ نمایاں خصوصیت معاشرتی بہبود اور ہاؤسنگ سیکٹروں کے تکمیل شدہ منصوبوں میں مقامی شرکت کی بڑھتی ہوئی شرح تھی۔ حکومت کی طرف سے دی گئی امداد کے ہر روپیہ پر مقامی ذرائع سے ۲۶ پیسے کا اضافہ کیا گیا۔ اسی طرح سے تعلیم اور زراعت کے شعبوں میں نجی ذرائع سے لگائے ہوئے مقامی سرمایے کی شرح میں بھی اضافہ ہوا اور امدادی رقم کے ہر ایک روپے پر مقامی طور پر ۲۰ پیسے مزید لگائے گئے۔ تعلیم کے شعبے میں مقامی افراد نے سرکاری مدد کی ۶۷ء۱۹۸ لاکھ روپے کی رقم کے مقابلے میں ۸ء۳۹ لاکھ روپے جمع کئے۔ اسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعلیمی سہولتوں کی توسیع و ترقی میں دیہی علاقوں کے لوگ کس قدر دلچسپی اور وسعت قلب سے کام لے رہے ہیں۔

زیر نظر سال کے دوران کی نمایاں خصوصیت اسی پروگرام کے اغراض و مقاصد میں توسیع ہے۔ آبپاشی، زراعت اور خوراک کے شعبوں میں نئے طرز کے پروجیکٹ شروع کئے گئے امید کی جاتی ہے کہ ان پروجیکٹوں کی شمولیت کی وجہ سے دیہی معیشت مزید بہتر ہو جائے گی۔

ہر ڈویژن میں ایک ڈویژنل ایویلوایشن ٹیم قائم کی گئی تاکہ ہر موقع تفتیشی سیمپل سروے اور زیر عمل پروجیکٹوں کی دیکھ بھال کے ذریعے ان کی افادیت کا جائزہ لیا جائے۔ ان ہی ٹیموں کے ذمے پروجیکٹ کمیٹیوں کے حسابات اور دیگر اخراجات کی جانچ پڑتال بھی ہے۔

پائلٹ پروجیکٹ کے علاقے

دیہی ترقیاتی پروگرام کے نظم و نسق کے دوران یہ تجربہ ہوا کہ صوبے کے دور افتادہ علاقوں کو اگر تجرباتی علاقوں میں شامل کیا جائے تو انتظامیہ کے علم میں مزید اضافہ ہوگا۔ لہٰذا مغربی پاکستان میں پشاور، کھاریاں، ٹنڈو جام کی تحصیلوں اور اسکریپ۔۱۔ کے علاقوں میں پائلٹ پراجیکٹ کے چار علاقے قائم کئے گئے۔ ان کے قیام کا مقصد تھا کہ:۔

(۱) مقامی کونسلوں کو تربیت وغیرہ دے کر انہیں اس قابل بنایا جائے کہ وہ دیہی ترقیاتی پروگرام کے تحت اپنی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے قابل عمل پروجیکٹوں کو خود وضع کریں۔

(ii) تحصیل کی سطح پر منصوبہ بندی کرنے کے قابل ہوں - اور
(iii) دیہی ترقیاتی پروگرام کے تحت زیرِ عمل منصوبوں کے ذریعے پورا پورا فائدہ اٹھانے اور ان سے فائدے کے حصول کے لئے سرکاری محکموں اور مقامی کونسلوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ ربط پیدا کرنے کی تربیت حاصل ہو سکے -

پائلٹ پروجیکٹوں کے علاقے کی یونین کونسلوں کو سنہ ۱۹۶۶-۶۷ء کے لئے تجاویز پیش کرنے کے لئے کہا گیا ہے جو دیہی معیشت کے مختلف شعبوں سے متعلق ہوں گی - ان علاقوں کے لئے دو کروڑ روپے کی رقم علیحدہ مختص کی گئی ہے -

قومی سطح پر صفائی کی مہم

۲۳ مارچ سنہ ۱۹۶۶ء کو صوبے کی تمام میونسپل کمیٹیوں نے قومی سطح پر صفائی کی ایک مہم چلائی - صوبائی حکومت اور ڈویژنل، ضلعی اور میونسپلٹی کی سطح پر اسی سلسلے میں متعدد ہدایات جاری کی گئیں - قومی صفائی کی مغربی پاکستان کونسل نے گورنروں کی سفارشات کے پیش نظر اس مہم کی کامیابی کے لئے ضروری اقدامات کئے - کونسل نے محکمہ تعلیم سے صفائی کے متعلق ضروری ہدایات کو نصاب میں شامل کرنے کے لئے کہا -

شہری دفاع

گذشتہ ستمبر میں بھارت کے حملے کے دوران ہنگامی صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کے لئے لوکل کونسلیں اور ادارے پیش پیش رہے - قومی دفاعی فنڈ میں میونسپل کمیٹیوں اور دیہات کے متعدد اداروں نے روپیہ جمع کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا - عوام کے منتخب افراد کی صدارت میں صوبے کے تمام علاقوں میں وارڈ کمیٹیوں کی تشکیل ہوئی - ان کمیٹیوں نے شہری دفاع کے لئے دیہاتیوں کو تربیت دی اور والنٹیروں کی بھرتی کی - یہی وارڈ کمیٹیاں مفادِ عامہ اور دفاعی اہمیت کی عمارتوں کی حفاظت بھی کرتی تھیں - صوبے کے تمام دیہی علاقوں میں شہری دفاع کی چوکیاں قائم کی گئیں اور عوام کو ہر سطح پر شہری دفاع کے اصولوں کی تربیت دی گئی -

کنونشن اور سیمینار

مقامی کونسلوں نے بنیادی جمہوریتوں کے متعدد مسائل پر بحث مباحثہ کے لئے بہت سے سیمینار کئے - حیدرآباد ڈسٹرکٹ کونسل نے حیدرآباد میں بنیادی جمہوریتوں کی کنونشن کا اہتمام کیا - اسی طرح سکھر میں جشن مہران کے موقعہ

٨ -

١ -

۳۔ مغربی پاکستان آر۔ ڈبلیو پی۔ ایویلیوشن رپورٹ ۶۴-۱۹۶۳ء پہلا اور دوسرا ایڈیشن۔

۴۔ بنیادی جمہوریتیں۔ ترقیاتی اور فلاحی پہلو۔

۵۔ ایویلیوشن فارم آر ڈبلیو پی۔ ۱۹۶۵ء کی خانہ پری کے لئے ضروری ہدایات۔ (انگریزی اور اردو)

۶۔ جائزہ کار (اردو)

۷۔ مغربی پاکستان آر ڈبلیو پی۔ ابتدائی ایلویلیوشن رپورٹ ۶۵-۱۹۶۴ء

۸۔ ترقی کی سالانہ رپورٹ ۶۵-۱۹۶۴ء۔ دیہی ترقیاتی پروگرام۔

۹۔ نظام نو (اردو)

۱۰۔ مغربی پاکستان میں پائلٹ پروجیکٹ کے علاقے۔

۱۱۔ مغربی پاکستان آر ڈبلیو پی کے متعلق ہدایات کی فہرست

۱۲۔ آر ڈبلیو پی۔ ۱۹۶۶ء فارموں کو بھرنے کے متعلق ضروری ہدایات۔

۱۳۔ انتخابات کا تجربہ

۱۴۔ ترقیاتی کاموں کے متعلق اعداد و شمار کا کتابچہ۔

۱۵۔ مقامی کونسلوں کی تشکیل کے متعلق اعداد و شمار کا کتابچہ۔

۱۶۔ ماہانہ ترقیاتی رپورٹ

۱۷۔ تربیت کا مواد

(اسی میں لوکل کونسلوں کے قواعد و ضوابط ان کی ذمہ داریاں، حسابات اور دیگر فرائض کے متعلق معلومات کے لئے تیرہ ۱۳ پمفلٹ شامل ہیں)

آبپاشی

مغربی پاکستان کے خشک اور وسیع علاقے کی ضرورت کے پیش نظر پانی بڑا قیمتی وسیلہ ہے۔ ایک صدی سے بھی زیادہ مدت ہوگئی ہے کہ محکمہ آبپاشی جنگلوں کو لہلہاتے کھیتوں میں تبدیل کرنے کی غرض سے پانی کے منظم استعمال کی ترقی میں مصروف رہا ہے۔ مغربی پاکستان کی زرعی اور صنعتی معیشت پانی کے مناسب استعمال اور تقسیم پر منحصر ہے یہ مقصد مختلف دریاؤں پر ۱۶ بیراج اور بند بناکر اور تقریباً ۴۲ ہزار میل لمبی چھوٹی بڑی نہروں سے ۳ کروڑ تیس لاکھ ایکڑ اراضی کو سیراب کرکے حاصل کیا جارہا ہے۔ فصل خریف میں آبپاشی کی اِن نہروں میں دو لاکھ ۹۴ ہزار مکعب فٹ پانی فی سیکنڈ داخل ہوتا ہے۔ اس وقت دو کروڑ ۶۰ لاکھ ایکڑ اراضی کی باقاعدہ آبپاشی مکمل ہوچکی ہے جب کہ آزادی کے وقت یہ رقبہ صرف ایک کروڑ نوے لاکھ ایکڑ تھا۔ محکمہ آبپاشی کا ۶۷-۱۹۶۶ء کا پروگرام حسب ذیل مقاصد پر مبنی ہے۔

۱۔ مختلف نہری نظاموں میں باقاعدگی سے پانی مہیا کرنے کے لئے دریاؤں میں پانی کے بہاؤ کی تشخیص کا کام اور تحقیق جاری رکھنا۔

۲۔ مغربی پاکستان کے کم ترقی یافتہ علاقوں جیسے کوئٹہ اور قلات ڈویژن میں آبپاشی کی توسیع کے لئے ایسے منصوبوں کا جائزہ لینا جو تکنیکی اور اقتصادی اعتبار سے قابل عمل ہوں۔

۳۔ مختلف نہری سلسلوں میں پانی کی تقسیم کا کام برقرار رکھنے کے لئے بڑے بڑے ہیڈ ورکس اور نہری نظاموں کو درست حالت میں رکھنا۔

۴۔ تھور سے متاثر اراضی کو بحال کرنا اور کسانوں کو اس پر مناسب فصلیں اگانے کی تجاویز پیش کرنا۔

۵۔ وقت پر زمین کی رطوبت دور کرنے کے لئے سطح پر نالوں اور نالیوں کے جال بچھانا۔

۶۔ آبپاش علاقوں، آبادیوں اور شہری تعمیرات کو دریاؤں اور نالوں کے خطرناک سیلابوں سے بچانا۔

۷۔ آب رسانی کے لئے مختلف ڈھانچوں کے باکفایت ڈیزائنوں، تعمیر اور کام سے متعلق مسائل پر اعداد و شمار کا

تجزیہ کر کے تحقیق کرنا۔

ان مقاصد سے عہدہ برآ ہونے کے لئے محکمہ آبپاشی کو ابتداً ۱۹۶۵-۶۶ء میں ۸ کروڑ ۱۹ لاکھ روپیہ دیا گیا تھا اس میں کثیر المقاصد ترقی اور آبپاشی کے منصوبوں کے لئے دو کروڑ ستائیس لاکھ روپے مساحت اور تفتیش کے لئے ۴۷ لاکھ، ٹیوب ویلوں اور چھوٹی سکیموں کے لئے ۷۷ لاکھ، پانی کے نکاس، اراضی کی بحالی اور ٹیوب ویلوں کی سکیم کے لئے ایک کروڑ ۲۳ لاکھ، سیلابوں کے کنٹرول کی تعمیرات کے لئے ۸۳ لاکھ اور کھلی نہروں کے لئے دو کروڑ ۳۵ لاکھ روپے شامل ہیں۔ گذشتہ جنگ کے بعد ان رقوم پر نظر ثانی کرنی پڑی۔ ترمیم شدہ رقم برائے ۱۹۶۵-۶۶ء چار کروڑ ۹۴ لاکھ تھی اسی نسبت سے مختلف شعبوں کے لئے روپیہ مختص کیا گیا۔

۱۹۶۵-۶۶ء کے ترمیم شدہ بجٹ میں "زیادہ خوراک اگاؤ" کی چھوٹی سکیموں پر زیادہ زور دیا گیا کہ ان کے نتائج جلد سامنے آتے ہیں۔ خوراک اور چارہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر میٹھے پانی کے علاقوں خصوصاً دریائے ستلج اور راوی کے ساتھ ساتھ اور نہری نظاموں کے پچھلے علاقوں میں جو شہروں کے قریب ہیں ٹیوب ویل نصب کرنے کی تجویز ہوئی۔ ایسے مقامات پر بجلی بھی آسانی سے پیدا ہو سکتی تھی۔ چنانچہ لاہور، بہاول پور، بہاولنگر اور ملتان کے اضلاع میں پانچ سکیمیں شروع کی گئیں۔ اس پر ۶۴ لاکھ روپیہ صرف ہوا اور ۲۵۳ ٹیوب ویل لگائے گئے۔ اس منصوبے پر پوری طرح کام ہوگا تو ایک لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہوگی جس سے ۱۹ ہزار ۵۰۰ ٹن اناج اور ۲۴۵۰۰ ٹن دوسری فصلیں سالانہ پیدا ہوں گی۔

آبپاشی کی ترقی کا اسی طرح کا بجٹ ۱۹۶۶-۶۷ء کے لئے ہے۔

۱۹۶۶-۶۷ء کے لئے آبپاشی کے پروگرام کے لئے ۶ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں یعنی ۴ کروڑ ۵۳ لاکھ روپیہ جاری سکیموں کے لئے اور دو کروڑ ۲۷ لاکھ روپیہ نئی سکیموں کے لئے ہے۔

اس رقم میں مختلف شعبوں کے لئے رقوم کی تقسیم اس طرح ہے:۔

کثیر المقاصد ترقی اور آبپاشی (۱ کروڑ ۱۰ لاکھ)

یہ رقم وارسک کی اونچی سطح کی نہروں، کرم گڑھی کے منصوبے، بولان ڈیم، شاہ پور برانچ، نارا پمپنگ سکیم اور پیہر آبپاشی سکیم کے لئے حاصل کردہ اراضی کے معاوضے اور بعض دوسری متعلقہ تعمیرات پر خرچ ہوگی۔ یہ سکیمیں دراصل ۱۹۶۵-۶۶ء کے آخر میں مکمل ہو جاتیں۔

بی۔ آر۔ بی۔ ڈی اور بی۔ ایس نہروں پر بھی ہنگامی تعمیرات کا کام ہونا ہے۔ یہ بتانا مناسب ہے — کہ

بی۔ آر۔ بی۔ ڈی لنک نہر وہی نہر ہے جس سے مرکزی باری دواب اور دیپال پور کے ایک حصہ کو پانی مہیا ہوتا ہے اور اسی نہر نے بھارتی حملے کے وقت ہماری دفاعی لائن کا کام دیا ہے۔ یہ ۱۹۵۱ء میں اسی مقصد کے لئے تعمیر ہوئی تھی۔

دریاؤں پر کنٹرول کی تعمیرات اور غلام محمد بیراج، گدو بیراج، تونسہ بیراج کی نگہداشت کا کام بھی ہو رہا ہے ہزارہ کے ضلع میں غیر دائمی نہر پر بھی تعمیرات جاری ہیں۔ اس شعبے کے تحت کوئی نیا کام نہیں ہوگا۔

مساحت اور تحقیق کا کام (۴۳ لاکھ)

کوئٹہ، خیرپور اور حیدرآباد کے علاقوں میں مساحت اور تفتیش و تحقیق کا کام جاری رہے گا۔ اس پروگرام میں ضروری شقیں تحقیق کی آسانیاں مہیا کرنا اور آبپاشی کے تحقیقی ادارے میں ریڈیو آئی سوٹوپ کے استعمال کو رواج دینا ہے۔ نئی سکیموں میں دریاؤں کے پانی کا مشاہدہ، دریائی علاقوں میں ٹیوب ویل لگانا ہے۔

ٹیوب ویل اور آبپاشی کی چھوٹی سکیمیں (دو کروڑ ۸۴ لاکھ)

تجویز ہے کہ اس شعبے میں جاری کاموں کے لئے ۷۶ لاکھ روپیہ مختص کیا جائے۔ اس سے محکمہ آبپاشی ٹیوب ویل لگانے کی ۹ سکیمیں مکمل کر سکے گا جو زیر عمل ہیں۔ ان میں سے ایک پشاور، دو ضلع ہزارہ، ایک ضلع میانوالی، دو ضلع لاہور، ایک ضلع بہاولنگر، ایک ضلع ملتان اور ایک ضلع بہاولپور میں ہے۔ ضلع کیمبل پور میں ایک سکیم اور کوئٹہ قلات ڈویژنوں میں آبپاشی کی ۹ چھوٹی سکیموں پر کام جاری رہے گا۔

اس شعبے میں "زیادہ خوراک اگاؤ" کیلئے ٹیوب ویلوں کی بڑی وسیع سکیم شامل ہے۔ ۶۷-۱۹۶۶ء میں ۶ کروڑ ۷ لاکھ روپے کے خرچ سے چالیس سکیمیں شروع ہوں گی، ایک کروڑ ۴۶ لاکھ روپے سالِ رواں میں مختص ہو چکے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت ۲۲۰۰ چھوٹے ٹیوب ویل لگائے جائیں گے جن سے ۸ لاکھ ۸۰ ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہوگی۔ چھوٹے ٹیوب ویلوں کے لئے ۶۷-۱۹۶۶ء میں ایک کروڑ ۲۴ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ توقع ہے کہ سال کے ختم ہونے تک ۷۷۰ ٹیوب ویل نصب کر دیئے جائیں گے جن سے ۳ لاکھ آٹھ ہزار ایکڑ اراضی کو پانی مل سکے گا۔

کھلی نہریں (ایک کروڑ ۱۷ لاکھ)

اس وقت کوئٹہ کے علاقے میں ۴۰ جگہ کام ہو رہا ہے جس کے لئے ۹۴ لاکھ روپیہ مختص ہے۔ چھ نئی سکیمیں شروع ہوں گی جن کے اخراجات کی رقم ۲۲ لاکھ روپیہ ہے۔

پانی اور بجلی کا ترقیاتی ادارہ (واپڈا)

مندرجہ ذیل امور کی تحقیقات، سروے، منصوبہ بندی اور ان سے متعلق سکیموں کی تعمیر و تکمیل واپڈا کے ذمے ہے۔

۱۔ آبپاشی، پانی کی فراہمی اور پانی کے نکاس کی نالیاں کھودنا اور پانی کے وسائل کو تفریحی استعمال کے قابل بنانا۔

۲۔ بجلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم کا بندوبست کرنا اور بجلی گھروں اور گرڈ سٹیشنوں کی تعمیر، دیکھ بھال اور انہیں چلانا۔

۳۔ سیلابوں پر قابو پانا۔

۴۔ سیم کی روک تھام اور سیم و تھور زدہ زمینوں کو قابل کاشت بنانا۔

۵۔ درون صوبہ دریاؤں میں جہاز رانی اور کشتی رانی کا بندوبست کرنا۔

۶۔ ادارے کی سرگرمیوں کے باعث عوام کی صحت پر مرتب ہونے والے برے اثرات کی روک تھام کرنا۔

ان کے علاوہ یہ ادارہ مندرجہ بالا معاملات کے متعلق کسی سکیم یا منصوبے پر حکومت مغربی پاکستان یا حکومت پاکستان کی جانب سے فنی نگہداشت یا انتظامی اور مالی امور انجام دینے کے لئے ایجنٹ کے طور پر بھی کام کر سکتا ہے۔

سندھ طاس کی متبادل تعمیرات

پانی اور بجلی کے میدان میں متذکرہ بالا فرائض کے علاوہ واپڈا کو منصوبہ سندھ طاس کی عظیم الشان تعمیرات کی تکمیل کا کام بھی سونپا گیا ہے۔ یہ کام پانی ذخیرہ کرنے والے دو بندوں (دریائے جہلم پر منگلا بند اور دریائے سندھ پر تربیلہ بند) قریباً ۴ سو میل مجموعی طوالت کی دریاؤں کو ملانے والی آٹھ الحاقی نہروں، دریاؤں کے پانچ رخ موڑ ڈھانچوں (جن میں ایک دروازوں والی سائفن بھی شامل ہے) کچھ ٹیوب ویلوں اور پانی کے نکاس کی نالیوں کی تعمیر پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ اس منصوبے میں تین الحاقی نہروں اور تین مشرقی دریاؤں سے پانی حاصل کرنے

والے نظام آبپاشی کی تجدید واصلاح بھی شامل ہے۔

منصوبہ سندھ طاس کی تعمیرات کو تین مراحل میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں منگلا بند (جس کی تعمیر دوسرے مرحلے میں بھی جاری رہے گی) تین الحاقی نہریں یعنی تریمو سدھنائی میلسی بہاول نہری سلسلہ۔ سدھنائی بیراج اور میلسی سائفن کی تعمیر شامل ہے۔ دوسرے مرحلے میں منگلا بند کے باقی ماندہ کام کی تکمیل کے علاوہ رسول قادر آباد بلوکی سلیمانکی سلسلے کی الحاقی نہریں اور قادر آباد رسول اور مرالہ کے مقامات پر تین بیراجوں کی تعمیر شامل ہے۔ تیسرا مرحلہ چشمہ جہلم اور تونسہ پنجند الحاقی نہروں چشمہ بیراج اور تربیلہ بند کی تعمیر پر مشتمل ہے۔

پہلے مرحلے کی تعمیرات

پہلے مرحلے کے دوران مکمل ہونے والا تریمو سدھنائی میلسی بہاول نہری سلسلہ اور اس کے بیراج موسم خریف (اکتوبر ۱۹۶۵ء) کے آخر تک تسلی بخش طور پر چالو کر دیئے گئے تھے۔ بعد ازاں انہیں تریمو کے مقام پر پانی کی قابل منتقلی وافر مقدار نہ ہونے کے سبب بند کر دیا گیا تھا۔ ان نہروں میں پہلی بار پانی چھوڑنے کے باعث ضروری مرمت اور دیکھ بھال ان دنوں جاری ہے۔ جس کے بعد یہ نہری سلسلہ جون ۱۹۶۶ء میں محکمہ آبپاشی کو منتقل کر دیا جائے گا۔

دوسرے مرحلے کی تعمیرات

منگلا بند اور دوسرے مرحلے کے دیگر کاموں کی تعمیراتی سرگرمیاں ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ہندوستان کے لاہور پر حملے کے نتیجہ میں ہندوستان اور پاکستان کے مابین ہونے والی جنگ کے باعث رک گئی تھیں۔ جنگ کے باعث کچھ ایسی پابندیاں عائد کی گئیں جن کے باعث رفتار کار کا متاثر ہونا لازمی تھا۔ بلیک آؤٹ کے باعث تعمیراتی کام صرف دن کے وقت تک محدود ہو گیا۔ ٹرانسپورٹ اور دیگر مواصلات پر سخت پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ کارکن خصوصاً تربیت یافتہ آپریٹروں کی قلت ہو گئی اور ضروری تعمیراتی سازوسامان کی موزوں طریق پر فراہمی قائم نہ رہ سکی۔

اس وقت جب کہ تمام سرحدوں پر ٹینکوں کی شدید جنگ جاری تھی اور مستقبل کے حالات کی بابت کوئی پیش گوئی نہ کی جا سکتی تھی۔ واپڈا نے پروگرام کے مطابق دریائے جہلم کا رخ تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا۔ سرنگوں کے دروازے ۱۴ ستمبر کو کھول دیئے گئے اور بلیک آؤٹ اور دیگر پابندیوں کے باوجود ۱۶ ستمبر کو یعنی پروگرام سے بھی ایک ہفتہ پیشتر دریا کا رخ

تبدیل کر دیا گیا۔

تیسرے مرحلے کا کام

تیسرے مرحلے کے کاموں کی منصوبہ بندی اور ڈیزائن سازی کا کام بخوبی جاری ہے۔ تونسہ پنجند الحاقی نہر کی تعمیر کا کام مارچ ۱۹۶۶ء میں شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ نہر ۱۹۶۶ء کے آخر تک مکمل ہو جائے گی۔ اس کی تعمیر کے ٹنڈر مئی ۱۹۶۶ء میں جاری کر دیئے گئے ہیں۔

۲۳ ستمبر ۱۹۶۶ء کو ہونے والی جنگ بندی کے بعد حالات کافی حد تک سدھر گئے اور تمام تعمیرات کی رفتار کار حیران کن حد تک مختصر وقت میں قبل از جنگ کے معیار تک پہنچ گئی۔ منگلا بند کا ٹھیکیدار جو دوران جنگ میں منگلا چھوڑ کر چلا گیا تھا جنگ کے بعد واپس آ گیا۔ اب تک منگلا کے رخ موڑ بند کی بلندی محفوظ حد تک پہنچائی جا چکی ہے اور یہ کام وقت مقررہ سے چار ماہ پہلے انجام دیا جا چکا ہے اور اس بند کے ٹھیکے کی مقررہ میعاد سے ایک سال پہلے مکمل ہو جانے کے امکانات ہمیشہ سے زیادہ روشن ہو گئے ہیں۔ الحاقی نہروں اور بیراجوں کی تعمیر کے دیگر کاموں میں تاخیر واقع ہوئی ہے اور کچھ ٹھیکے دار وقت کے زیاں کی تلافی کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ جون ۱۹۶۶ء تک ان کاموں کی تکمیل حسب ذیل حد تک ہو چکی ہے۔

کام	تکمیل فیصد
منگلا بند	۷۶
قادر آباد بیراج	۷۲
مرالہ بیراج	۲۷
رسول بیراج	۳۵
رسول قادر آباد الحاقی نہر	۵۶
قادر آباد رسول بلوکی الحاقی نہر	۷۰
بلوکی سلیمانکی الحاقی نہر دوم	۲۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

طویل مٹی کا بند باندھا جائے گا۔ اس بند کے ذخیرہ آب میں ۶ لاکھ ۶ ہزار مکعب فٹ پانی سما سکے گا جس سے ۸۴ ہزار ایکڑ اراضی کو سیراب کیا جائے گا تاکہ کراچی کے باشندوں کو تازہ سبزیاں، پھل اور دودھ وغیرہ فراہم کرنے کا اہتمام کیا جا سکے۔
یہاں کالونی اور ریسٹ ہاؤس کی تعمیر اور پانی اور بجلی کی فراہمی کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ سڑک کی تعمیر کا کام نصف سے زائد مکمل ہو چکا ہے۔ ۳۰ جون ۱۹۶۶ء کو مجموعی طور پر کام ۹۰۲ فی صد تک مکمل ہوا ہے۔

تاندا بند

۱۱۴ فٹ بلند اور ۲۳۴۰ فٹ طویل تاندہ بند جو قریب قریب مکمل ہو چکا ہے کوہاٹ کے نزدیک کوہاٹ توئی کا پانی ذخیرہ کرے گا۔ اس منصوبے کے دیگر حصے یعنی کوہاٹ توئی پر پل اور پانی لانے اور نکالنے والی سرنگیں پہلے ہی مکمل ہو چکی ہیں۔ اس بند کے ذخیرہ آب کی مستقل استعداد ۶۴ ہزار ۸ سو ایکڑ فٹ ہوگی۔ جس سے ۳۲ ہزار ۵ سو ایکڑ اراضی کو سیراب کیا جا سکے گا۔ ابتدائی کام اور کالونی اور سڑکوں کی تعمیر پہلے ہی مکمل ہو چکی ہے۔
تاندا بند کے ذخیرہ آب میں ۳۰ جون ۶۶ء سے پانی جمع کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔

پانی اور مٹی کا تحقیقاتی ادارہ

یہ ادارہ سابق پنجاب کے علاقے میں زیر سطح پانی کی ترقی اور مٹی اور زمین کی درجہ بندی کے لئے بدستور تحقیقات کر رہا ہے۔ انہیں تحقیقات کی بنیادوں پر زیر سطح پانی کو آبپاشی کے لئے کام میں لانے اور سیم و تھور پر قابو پانے کی سکیمیں تیار کی جاتی ہیں۔ تحقیقاتی ادارے کے پروگرام میں آزمائشی سوراخ کھودنا، سروے کرنا، آزمائشی پمپ نصب کرنا۔ پانی کی سطحوں کی پیمائش کرنا، پانی کے نمونے جمع کرنا اور ان کا تجزیہ کرنا، مٹی کا سروے کرنا اور مٹی کے نمونوں کا تجزیہ کرنا شامل ہے۔

مٹی کا سروے

منصوبہ زیریں تھل کا پہلا اور دوسرا مرحلہ جس میں آزمائشی سوراخوں کی کھدائی اور آزمائشی پمپوں کی تنصیب شامل ہے مکمل ہو چکا ہے۔ ڈیرہ غازی خاں اور کوہاٹ کے اضلاع میں سوراخوں کی کھدائی کا کام بالترتیب ۳۲ فیصد اور ۲۳ فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ وارسک کے "ری ریگولیٹنگ" منصوبے کے تحت سوراخوں

دریائے سندھ کی بڑی ترقیاتی سکیمیں

چشمہ بیراج: ارضیاتی سروے اور پشتہ تعمیر کرنے کے پتھر کے ذخیروں کے مقامات کی نقشہ سازی مکمل ہو چکی ہے۔

دریائے کرم کا طاس: اس سکیم کی ابتدائی رپورٹ مکمل ہونے کے قریب ہے۔ اس رپورٹ کا مسودہ اپریل میں مزید غور و خوض اور تبصرہ کے لئے تیار ہو جائے گا۔

دریائے چترال کی ترقیات: یہ سکیم اب کابل سوات چترال کے طاس کے منصوبے کا حصہ ہے۔ اس سکیم کی رفتار کار شق ۱۰ میں بیان کی گئی ہے۔

دائیں کنارے کی دیگر ندیاں

(الف) **منصوبہ ہیب بند** ۔ اس بند کی بنیادیں تعمیر کرنے کے لئے زیر زمین چٹانوں اور بائیں کنارے کی ارضیاتی تحقیقات جاری ہیں۔

ب) **جگلوٹ کی چھوٹے پن بجلی گھر کی سکیم:** فیلڈ آفس کی تیار کردہ ابتدائی رپورٹ پر تبصرہ مکمل ہو چکا ہے

ج) **چھوٹے پن بجلی گھروں کی سکیمیں** ۔ گلگت سکیم اپریل ۱۹۶۶ء میں چالو کر دی جائے گی۔

د) **زاندرہ میں چھوٹے پن بجلی گھر کی سکیم** ۔ کوئٹہ سے ۶۷ میل شمال مشرق کی جانب واقع زیارت کے قریب زاندرہ کو بجلی پہنچانے کے لئے ایک چھوٹا پن بجلی گھر تعمیر کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ فیلڈ آفس کی جانب سے ابتدائی رپورٹ موصول ہو گئی ہے جس میں ۵۰ کلوواٹ کے اس بجلی گھر کے لئے ایک موجودہ کاریز کو استعمال کرنے اور چند کاریزیں بنانے کی سفارش کی گئی ہے۔ مزید تفصیلات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔

واپڈا ہاؤس

گیارہ منزلہ واپڈا ہاؤس جس میں دو تہ خانے بھی شامل ہیں مال روڈ لاہور پر تیزی سے تعمیر ہو رہا ہے۔ یہ عمارت سطح زمین سے ۱۱۰ فٹ بلند ہو گی۔ اس عمارت کے ایک حصے کے طور پر ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی تجویز بھی ہے۔ اس مسجد میں بیک وقت تین سو نمازی سما سکیں گے۔ واپڈا ہاؤس کی تعمیر کا کام ۱۹۶۳ء میں شروع ہوا تھا اور اب یہ عمارت قریب قریب مکمل ہو چکی ہے۔ ان دنوں تعمیراتی کام کے آخری مراحل طے کئے جا رہے ہیں اور عمارت میں بجلی لگانے کا کام بھی

بنائے۔ ان اقدامات کے باعث ۱۵ لاکھ ایکڑ سیم و تھور زدہ اراضی کی اصلاح ہوگئی۔ جس کے بعد قومی آمدنی میں قریباً ۱۵ کروڑ روپے کا اضافہ ہوگا۔ وسطی رچنا دوآب میں انسداد سیم و اصلاح اراضی کے منصوبہ نمبر ۱ (جس کے تحت ۱۲ لاکھ ایکڑ متاثرہ اراضی کی اصلاح کے لئے ۱۷۹۶ ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں) کی کامیاب تکمیل کے بعد واپڈا انسداد سیم و اصلاح اراضی کے منصوبہ نمبر ۲ (چج دوآب) کو عملی جامہ پہنانے کے لئے زیادہ موثر طریقہ سے کام سرانجام دے رہا ہے۔

چج دوآب سکیم

واپڈا نے قریباً ۱۱ سو ٹیوب ویل نصب کرنے کے بعد ۲۲ لاکھ ایکڑ اراضی پر مشتمل منصوبہ اصلاح اراضی چج دوآب کو قریباً نصف حد تک مکمل کر لیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت دریائے چناب اور دریائے جہلم کے درمیان واقع جھنگ۔ سرگودھا اور گجرات کے اضلاع کی ۲۲ لاکھ ۷۰ ہزار ایکڑ اراضی کی اصلاح کے لئے ۲۵۰۰ ٹیوب ویل لگائے جائیں گے ۱۵۴ میل طویل سیم نالے کھودے جائیں گے اور ۳ سو میل طویل سیم نالوں کو بہتر بنایا جائے گا۔ اس منصوبے کی لاگت کا تخمینہ ۳۳ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے ہے۔ جون ۱۹۶۵ء تک ۳۰۱ ٹیوب ویل لگائے گئے جن میں سے ۱۶۳ لالیاں سکیم اور ۱۳۸ مونا سکیم کے تحت لگائے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں جون ۱۹۶۶ء کے آخر تک ۶۷۲ ٹیوب ویل بالائی جہلم کے ذیلی منصوبے کے تحت ۶ لاکھ ۲۳ ہزار ایکڑ اراضی کی اصلاح کے لئے لگائے گئے اور خادر سکیم کے تحت ایک لاکھ ستر ہزار ایکڑ رقبے کی اصلاح کے لئے ۲۱۳ ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں۔

زیریں تھل سکیم

اس سکیم کی لاگت کا تخمینہ ۲۲ کروڑ ۴۴ لاکھ ۴۰ ہزار روپے ہے۔ اس سکیم کے تحت ۱۳ لاکھ ایکڑ اراضی میں جو کہ بیشتر رنگ پور اور مظفر گڑھ نہری نظام کے تحت آتی ہے ۱۵۵۰ ٹیوب ویل لگائے جائیں گے اور ۱۵۰ میل مجموعی طوالت کے سیم نالے کھودے جائیں گے۔ سیم نالوں کی تعمیر جاری ہے اور مارچ ۱۹۶۶ء تک ۳ کروڑ ۲۵ لاکھ ۳۰ ہزار مکعب فٹ مٹی کی کھدائی کی جا چکی تھی۔ علاوہ ازیں ۵۸ ٹیوب ویل کھودے جا چکے ہیں جن میں سے ۱۹ کی آزمائش کرنے کے بعد انہیں مارچ ۱۹۶۶ تک مکمل کر دیا گیا تھا۔

کی برقی پیداوار پانچ گنا بڑھ چکی ہے۔ بالفاظ دیگر صوبے کی برقی پیداوار ۱۹۵۹ء میں ایک لاکھ ۱۹ ہزار کلوواٹ تھی اور جون ۱۹۶۶ء تک یہ پیداوار بڑھ کر ۶ لاکھ ۵۲ ہزار کلوواٹ ہو چکی ہے۔ اس طرح بجلی کے صارفین کی تعداد ۱۱۵۸۵۳ سے بڑھ کر ۳۱ مارچ ۱۹۶۶ء تک ۷۶۹۹۸۲ تک پہنچ گئی۔ اس طرح ترسیلی اور تقسیمی تاروں کی لمبائی جو کہ ۱۹۵۹ء میں ۵۹۶۱ سرکٹ میل تھی دسمبر ۱۹۶۵ء تک بڑھ کر ۲۸۱۳۱ سرکٹ میل ہو گئی — برقی صنعت کی اس ترقی کو اگر ان حقائق کے پس منظر میں دیکھا جائے کہ صوبے میں برقی پیداوار ایک لاکھ ۱۹ ہزار کلوواٹ تک پہنچانے میں قریباً ۴۰ سال کا عرصہ لگا تھا تو مغربی پاکستان میں برقی وسائل کو ترقی دینے کے لئے واپڈا کی مساعی، استعداد، رفتارِ کار اور موثر کارکردگی کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

۶۶-۱۹۶۵ء کے دوران رفتارِ ترقی

اس برس کے دوران شعبہ بجلی کے انجام دیئے جانے والے اہم ترقیاتی کاموں میں ثانوی ترسیلی و تقسیمی نظام کی تکمیل، ملتان اور لائل پور کے درمیان ۲۲۰ کلوواٹ کی ترسیلی لائن کے دوسرے سرکٹ کی تکمیل، سکھر کے گیس کے بجلی گھر کی تکمیل اور حیدر آباد کے گیس کے بجلی گھر میں ۸ ہزار کلوواٹ کے سیٹ کی تنصیب شامل ہے۔ علاوہ ازیں دسمبر ۶۵ء کے دوران خضدار میں ۱۵۰ کلوواٹ کا ایک ڈیزل سیٹ بھی نصب کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ ۲ کروڑ ۴۳ لاکھ ۹۰ ہزار روپے (بشمول ایک کروڑ ۶۳ لاکھ ۲۰ ہزار روپے زرمبادلہ) کی لاگت سے لاہور میں ۲۴ ہزار کلوواٹ کی دو گیس ٹربائنیں (جنہیں بوقت ضرورت دوسری جگہ منتقل بھی کیا جا سکتا ہے) نصب کرنے کی سکیم پر بھی کام شروع کیا جا چکا ہے۔ ان ٹربائینوں سے منگلا کا بجلی گھر تیار ہونے سے پہلے مغربی پاکستان برقی گرڈ کے علاقے میں پیدا ہونے والی برقی قلت کی کمی پوری کرنے میں مدد لی جائے گی۔ توقع ہے کہ یہ ٹربائنیں جلد کام کرنے لگیں گی۔ اس کے علاوہ حیدر آباد بجلی گھر سے ۱۵ ہزار کلوواٹ بجلی بھی جلد ہی فراہم کر دی جائے گی۔ لاہور میں نصب کی جانے والی گیس ٹربائینوں کے چالو ہو جانے اور حیدر آباد بجلی گھر سے ۱۵ ہزار کلوواٹ مزید بجلی میسر آنے سے کل برقی پیداوار جون ۶۵ء میں ۶ لاکھ ۵۲ ہزار کلوواٹ سے بڑھ کر جون سنہ ۶۶ء میں ۶ لاکھ ۶۸ ہزار کلوواٹ ہو جائے گی۔

دریں اثنا دیگر زیر تعمیر منصوبوں پر کام جاری ہے جن میں سکھر بجلی گھر کی استعداد ۲۵ ہزار کلوواٹ مزید بڑھانا اور لائل پور میں ایک لاکھ ۳۲ ہزار کلوواٹ کے گیس سے چلنے والے بجلی گھر کی تعمیر شامل ہے۔

برقی ترسیل

اس شعبے میں ملتان کے بجلی گھر کی استعداد ایک لاکھ ۳۰ ہزار کلوواٹ اور بڑھ جانے کے باعث مزید ترسیلی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے ملتان اور لائل پور کے درمیان پہلے سے موجود ڈبل سرکٹ کے ٹاوروں کے ذریعے ۲۲۰ کلوولٹ کی ثانوی سرکٹ لائن نصب کی گئی ہے۔ اس زائد سرکٹ کے ذریعے ملتان اور لائل پور میں سٹیپ اپ اور "سٹیپ ڈاؤن" سب سٹیشن مکمل ہونے پر ۲ لاکھ کلوواٹ تک برقی قوت کی ترسیل ہو سکے گی۔ یہ سکیم جس پر قریباً ۲ کروڑ ۴۴ لاکھ ۳۰ ہزار روپے لاگت آئے گی۔ صوبے میں زرعی اور صنعتی ترقیات کی بنیادوں کو مزید مستحکم بنانے کا باعث بنے گی۔

امریکہ کے ادارہ برائے بین الاقوامی ترقیات (ایڈ) سے ۸۲ لاکھ ڈالر کے قرضے کا ایک معاہدہ طے ہو چکا ہے اور شمالی ترسیلی لائنوں کی تعمیر کا ابتدائی کام شروع کر دیا گیا ہے۔ برقی ترسیل کی اس سکیم کے تحت ۲۲۰ کلوولٹ کی ۲۱۸ میل طویل اور ۱۳۲ کلوولٹ کی ۲۰ میل طویل لائنیں نصب کی جائیں گی۔ ان لائنوں سے منگلا بجلی گھر کے پہلے تین یونٹوں سے حاصل ہونے والی بجلی کی ترسیل کی جائے گی۔ اس سکیم پر آنے والے خرچ کا اندازہ ۱۲ کروڑ ۷۰ لاکھ ۷۰ ہزار روپے ہے۔ اس میں سے زرمبادلہ کا تخمینہ ۵ کروڑ ۲۳ لاکھ ۶۰ ہزار روپے ہے۔

برقی تقسیم

اس شعبے میں اضافے، تجدید اور تبدل کی سکیم کے تحت مزید توسیع کی جا رہی ہے۔ ۱۹۶۵-۶۶ء کے دوران ایک لاکھ برقی کنکشن مزید دیئے جائیں گے۔ ان میں سے ۵۲۷۳۸ کنکشن دسمبر ۶۵ء کے آخری چھ ماہ کے دوران دیئے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ اس ششماہی کے دوران ۲ ہزار ۹ سو میل مجموعی طوالت کی ترسیلی اور تقسیمی تاروں کا اضافہ بھی ہوا ہے۔

یہاں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ پانچ سال میں صوبے میں برقی ترقی گذشتہ چالیس برس میں اس میدان میں ہونے والی مجموعی برقی ترقی سے کہیں زیادہ ہے۔

اس وقت جو بجلی گھر زیر تعمیر ہیں ان میں حیدرآباد کے گیس کے بجلی گھر کی توسیعی سکیم (استعداد ۲۳ ہزار کلوواٹ)، سکھر کے گیس کے بجلی گھر کی توسیعی سکیم (استعداد ۲۵ ہزار کلوواٹ) اور لائل پور میں ایک لاکھ

۳۲ ہزار کلوواٹ کے گیس کا بجلی گھر شامل ہیں۔

ان زیر تکمیل منصوبوں کی رفتار کار کا احوال حسب ذیل ہے۔

حیدرآباد کے گیس کے بجلی گھر کی توسیعی سکیم

حیدرآباد کے علاقے میں بجلی کی مانگ اس رفتار سے بڑھ رہی ہے کہ ۲۰ ہزار کلوواٹ کا موجودہ بجلی گھر مستقبل قریب میں برقی مانگ کی کفالت نہ کر سکے گا۔ اس امر کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا کہ اس بجلی گھر کی استعداد مزید ۲۳ ہزار کلوواٹ بڑھا دی جائے تاکہ حیدرآباد کے گرد ۰۰ میل تک کے علاقے کی بجلی کی مانگ کو پورا کیا جا سکے۔ چنانچہ واپڈا نے فیصلہ کیا ہے کہ یہاں ایسے سیٹ نصب کئے جائیں جن میں سے ہر ایک کی استعداد ساڑھے سات ہزار کلوواٹ ہو اور ایک مزید سیٹ شاہدرہ (لاہور) سے یہاں منتقل کیا جائے جس کی استعداد ۸ ہزار کلوواٹ ہے حیدرآباد بجلی گھر کی توسیعی سکیم کی تکمیل کے بعد اس بجلی گھر کی استعداد ۲۰ ہزار کلوواٹ سے بڑھ کر ۴۳ ہزار کلوواٹ ہو جائے گی۔ حیدرآباد شہر کے گرد و نواح میں ۰۰ میل تک کے علاقے میں برقی ترسیل کے لئے تار کھمبوں کا سلسلہ قائم کرنا اور اس علاقے کے ۱۲ قصبوں کو بجلی کی فراہمی کا آغاز کرنا بھی اس سکیم میں شامل ہے۔

اس منصوبے میں شامل عمارتی کام مکمل ہو گیا ہے۔ برقی اور میکانکی آلات کی تنصیب کا کام بھی قریباً مکمل ہو چکا ہے۔ ترسیلی لائنیں نصب کرنے کے سلسلے میں بنیادیں تیار کرنے کا کام بھی قریب قریب مکمل ہے اور ٹاور نصب کرنے کا کام بھی ۹۵ فیصد تک انجام پا چکا ہے۔

سکھر کے گیس کے بجلی گھر کی توسیعی سکیم

یہ سکیم اس لئے بنائی گئی تھی کہ موجودہ ۲۵ ہزار کلوواٹ کا بجلی گھر اس علاقے کی روز افزوں برقی مانگ کو پورا نہیں کر سکتا تھا۔ خصوصاً جب کہ گرد و نواح میں انسداد تھور اور اصلاح اراضی کی متعدد سکیموں کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس بجلی گھر کی استعداد دوگنی کر کے ۵۰ ہزار کلوواٹ کر دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس سلسلہ میں کینیڈا نے سکیم پر خرچ ہونے والا سرمایہ فراہم کرنے پر بھی رضامندی ظاہر کی۔ اس سکیم کے تحت سوئی گیس سے چلنے والے دو سیٹ نصب کئے جائیں گے جن میں سے ہر ایک کی استعداد ساڑھے بارہ ہزار کلوواٹ ہوگی۔ اس سکیم میں ۶۶ کلوولٹ کی ترسیلی لائنوں اور ۱۱ کلوولٹ کی تقسیمی لائنوں میں توسیع بھی شامل ہے۔

اس سکیم کا عمارتی کام مکمل ہو چکا ہے اور ترسیلی لائنیں نصب کرنے کا کام زیر تکمیل ہے ۶۳ میل طویل ۱۳۲ کلوواٹ کی روہڑی ڈہرکی لائن کی بنیادیں بنانے کا کام جاری ہے اور ۶۹ میل طویل ۶۶ کلووولٹ کی لاڑکانہ دادو لائن کے ۳۸۸ پی سی سی کھمبے نصب کئے جا چکے ہیں۔ اس علاقے کے مختلف مقامات کو ملانے والی ۲۴۰ میل طویل ۱۱ کلووولٹ کی لائن نصب کرنے کا کام بھی جاری ہے جو کہ سردست ۱۰ فیصد حد تک مکمل ہوا ہے۔

لائل پور کا گیس کا بجلی گھر

اس منصوبے کی تعمیر کا مقصد اس برقی قلت کو پورا کرنا ہے جو صنعتی زرعی اور خانگی شعبوں میں تیز رفتار ترقی کے باعث پیدا ہو گی اور جو ۱۹۶۶ء میں نمایاں ہو جائے گی۔ اس بجلی گھر میں قدرتی گیس سے چلنے والے دو جنریٹنگ سیٹ لگائے جائیں گے۔ جن میں سے ہر ایک کی استعداد ۶۶ ہزار کلوواٹ ہو گی۔ یہ بجلی گھر مغربی پاکستان کے برقی گرڈ کے تجزیاتی کیلئے کے مطابق لائل پور میں قائم کیا جا رہا ہے۔ اس کے قیام کا اصل مقصد منگلا بجلی گھر سے بجلی حاصل ہونے سے پہلے ملک کے ہر شعبے میں ہونے والی ترقی کی رفتار کو برقرار رکھنا ہے۔

بجلی گھر کا فرش ۸۰ فی صد مکمل ہو چکا ہے "کولنگ ٹاور" نمبر ۱ کی بنیادیں مکمل ہو گئی ہیں جب کہ "کولنگ ٹاور" نمبر ۲ کی بنیادیں کھودی جا رہی ہیں۔ مشینیں اور دیگر آلات جائے تعمیر پر پہنچانے کے لئے بجلی گھر کی عمارت تک ریل کی لائن بچھائی جا چکی ہے۔ تیل کے ٹینک نمبر ۱ کا ۸۰ فی صد کام مکمل ہو گیا ہے جب ٹینک نمبر ۲ کا ۲۵ فیصد کام مکمل ہوا ہے۔ یہ منصوبہ ۱۹۶۶ء کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔

سکارپ نمبر ۲ اے (رچ دوآب) میں بجلی کی فراہمی

اس منصوبے کا مقصد رچ دوآب کے بالائی جہلم کے ذیلی منصوبہ کے تحت نصب کئے جانے والے ٹیوب ویلوں کو بجلی پہنچانا ہے جو سیم اور تھور زدہ زمین کی اصلاح کے لئے لگائے جا رہے ہیں۔

اس منصوبے پر اکتوبر ۱۹۶۴ء میں کام شروع کیا گیا تھا۔ اس کے تحت کھاریاں گرڈ سٹیشن سے ہیلن، بسال اور ہیڈ فقیریاں کے مجوزہ گرڈ سٹیشنوں تک ۱۳۲ کلووولٹ کی ساٹھ میل طویل ترسیلی لائن نصب کرنا۔ ہیلن بسال اور ہیڈ فقیریاں کے نزدیک تین گرڈ سٹیشن تعمیر کرنا۔ گجرات گرڈ سٹیشن میں ۱۳۲/۱۱ کلووولٹ کا ایک زائد ٹرانسفارمر نصب کرنا، ۴۰۰ اور ۱۱ کلووولٹ کی ۹۲۰ میل طویل تقسیمی لائنیں نصب کرنا۔ کھمبوں پر نصب شدہ

۸۲۵ ٹرانسفارمر مہیا کرنا اور ٹیوب ویلوں کے لئے ۸۵۰ کنکشن فراہم کرنا شامل ہے۔ نیز اس منصوبے سے چج دوآب کے علاقے ہیں انسداد سیم وتھور کے ذیلی منصوبہ اپر جہلم کے تحت لگائے جانے والے ٹیوب ویلوں کو بجلی کے کنکشن بھی فراہم کئے جائیں گے۔

۱۱ کلوولٹ کی نصب کی جانے والی لائنوں کی گذرگاہ کا سروے جاری ہے اور یہ کام ۲۰ فیصد حد تک مکمل ہوچکا ہے۔ یہ منصوبہ جون ۱۹۶۷ء تک مکمل ہوجائے گا۔

شاہدرہ (لاہور) کیلئے جنریٹر

مغربی پاکستان میں برقی مانگ کے سروے سے یہ مظہر ہے کہ صوبے کے برقی گرڈ سے بجلی کی انتہائی مانگ ۱۹۶۵ء میں ۴ لاکھ ۶۷ ہزار کلوواٹ سے بڑھ کر ۱۹۷۰ء میں ۹ لاکھ ۲۹ ہزار کلوواٹ ہوجائے گی۔ برقی مانگ میں سالانہ اضافہ کی وجہ سے ۱۹۶۶ء ہی میں مانگ کے مطابق بجلی فراہم نہ کی جاسکے گی۔ اس کمی کو کسی حد تک پورا کرنے کے لئے شاہدرہ (لاہور) میں گیس سے چلنے والے دو قابل منتقلی جنریٹر نصب کئے جارہے ہیں جن میں سے ہر ایک کی استعداد ۱۳ ہزار کلوواٹ ہوگی۔ بعدازاں اس بجلی گھر کی استعداد کو دوگنا کردیا جائے گا۔ اس سے بجلی کی فراہمی کی صورتِ حال خصوصاً لاہور کے علاقے میں خاصی بہتر ہوجائے گی۔ اس بجلی گھر کے لئے گیس ٹربائنیں منتخب کی جاچکی ہیں جنہیں وولٹیج کو بہتر صورت میں برقرار رکھنے کے لئے بھی کام میں لایا جاسکے گا۔

متذکرہ منصوبے پر جولائی ۱۹۶۵ء میں کام شروع کردیا گیا تھا اور اب قریب قریب مکمل ہوچکا ہے۔ صرف گیس جنریٹر نصب کرنے کا کام جاری ہے جو کہ ۹۵ سے ۹۸ فیصد تک مکمل ہوچکا ہے۔ دیگر تمام کام قریباً سرانجام دیئے جاچکے ہیں۔

دیہات کو بجلی پہنچانے کی سکیم

یہ سکیم سردست ملتوی کردی گئی ہے کیونکہ یوگوسلاویہ ایک طے شدہ قرضے کے تحت مطلوبہ تعداد میں کنڈکٹر فراہم کرنے پر رضامند نہیں ہے۔ بہرحال مذاکرات جاری ہیں البتہ اپریل سے دسمبر ۱۹۶۵ء کے درمیان برقی لائنوں کے قریب واقع ۱۵۲ دیہات کو بجلی فراہم کی جاچکی ہے۔

اراضی اور پانی کا ترقیاتی بورڈ

یہ محکمہ دسمبر ۱۹۶۳ء میں حسب ذیل مقاصد کے لئے قائم ہوا تھا۔

۱۔ قانون بحالی اراضی ۱۹۵۲ء کی انتظامیہ کا کام کرنا۔

۲۔ مذکورہ ایکٹ کے تحت ٹیوب ویلوں۔ دیگر آبی سکیموں، سیم اور بحالی اراضی کی سکیموں اور مقامی رقبہ جات میں سطح زمین پر نالیوں وغیرہ کی تعمیر کا کام۔

اس محکمہ کے تحت ایک اراضی اور پانی کا ترقیاتی بورڈ ہے جو بحالی اراضی کے قانون مجریہ ۱۹۵۲ء کے تحت معرض وجود میں آیا تھا۔

بورڈ

اراضی کی بحالی کی رفتار کو تیز کرنے اور سیم اور تھور سے نقصان رسیدہ رقبوں کی اصلاح اور انہیں مزید نقصان سے بچانے اور زرعی پیداوار کو بڑھانے کے لئے یہ بورڈ قائم ہوا تھا۔ بورڈ کی تشکیل اس طرح پر ہے:

۱۔ چیف سیکرٹری حکومت مغربی پاکستان	چیئرمین
۲۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری حکومت مغربی پاکستان محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات	رکن
۳۔ چیئرمین واپڈا	رکن
۴۔ چیئرمین زرعی ترقیاتی کارپوریشن	رکن
۵ سیکرٹری محکمہ مالیات حکومت مغربی پاکستان	رکن
۶۔ سیکرٹری محکمہ آبپاشی و برقیات	رکن

بہتر بیج کی فراہمی اور کیڑے مکوڑے مارنے میں مدد کرتا ہے۔

اِمداد باہمی

یہ قرضہ جات کی فراہمی، منڈی کی سہولتیں اور کھاد کی تقسیم کا ذمہ دار ہے۔

کام کا جائزہ

۲۰۴۳ ٹیوب ویل لگائے۔ ہر فصل کے لئے جو زائد پانی مہیا کیا اس کا اندازہ حسب ذیل گوشوارے سے ہوگا

سال	سنہ ۶۲-۱۹۶۱ء	سنہ ۶۳-۱۹۶۲ء	سنہ ۶۴-۱۹۶۳ء	سنہ ۶۵-۱۹۶۴ء
ربیع	۶ لاکھ ۵۵ ہزار ایکڑ فٹ	۲۱ لاکھ ۷ ۹ ہزار ایکڑ فٹ	۱۱ لاکھ ۹ ہزار ایکڑ فٹ	۱۰ لاکھ ۶۵ ہزار ایکڑ فٹ
خریف	۱۰ لاکھ ۶۵ ہزار ایکڑ فٹ	۱۴ لاکھ ایکڑ فٹ	۱۳ لاکھ ۷۰ ہزار ایکڑ فٹ	۱۳ لاکھ ایکڑ فٹ
میزان	۱۷ لاکھ ۲۰ ہزار ایکڑ فٹ	۲۵ لاکھ، ۹ ہزار ایکڑ فٹ	۲۴ لاکھ ۹، ہزار ایکڑ فٹ	۲۳ لاکھ ۶۵ ہزار ایکڑ فٹ

سیراب شدہ رقبہ

سال	سنہ ۶۳-۱۹۶۲ء	سنہ ۶۴-۱۹۶۳ء	سنہ ۶۵-۱۹۶۴ء
ربیع	۶,۲۱,۷۳۶ ایکڑ	۶,۲۹,۴۳۲ ایکڑ	۶,۳۸,۷۶۳ ایکڑ
خریف	۵,۰۱,۸۲۸ ایکڑ	۶,۰۰,۴۰۱ ایکڑ	۶,۱۵,۷۸۹ ایکڑ
میزان	۱۱,۲۹,۶۴ ایکڑ	۱۲,۲۹,۸۳۳ ایکڑ	۱۲,۵۴,۵۵۲ ایکڑ
آبپاشی فیصد	۹۹ فیصد	۱۰۸ فیصد	۱۱۰ فیصد

بحال شدہ رقبہ

اکتوبر سنہ ۱۹۶۵ء تک ۱۱,۴۰,۶۷۶ ایکڑ متاثرہ رقبے میں سے ۲,۴۷,۳۰۲ ایکڑ بحال کیا جاچکا ہے۔

زیر زمین پانی کی سطح

پراجیکٹ سے پہلے زیر زمین پانی کی سطح ۱۹ فٹ گہری تھی۔ اب مزید ۸ فٹ گہری ہو گئی ہے۔ جس سے ب
بالکل باقی نہیں رہا۔

پیداوار فی ایکڑ میں اضافہ

قابل کاشت رقبے میں ۳۲ فیصد اور فی ایکڑ پیداوار میں ۵۰،۶ فیصد کا اضافہ ہو چکا ہے۔ مختلف فصلوں کی پیداوار میں اضافے کا اندازہ حسب ذیل گوشوارے سے ہوگا:-

اوسط پیداوار فی ایکڑ

فصل	سنہ ۱۹۵۹-۶۰ء	سنہ ۱۹۶۴-۶۵ء	اضافہ فی ایکڑ	
گندم	۸،۶۶ من	۱۳،۷۷ من	۵،۱۱ من	۵۹ فیصد
جَو	۶،۱۵ من	۹،۲۰ من	۳،۰۵ من	۵۰ "
چنا	۵،۹۵ "	۸،۸۰ "	۲،۸۵ "	۴۸ "
چاول	۱۰،۵۵ "	۱۶،۵۰ "	۵،۹۵ "	۵۶ "
کپاس	۵،۱۵ "	۷،۹۰ "	۲،۷۵ "	۵۳ "
گنا	۲۶،۳۵ "	۴۰،۱۰ "	۱۳،۷۵ "	۵۲ "
مکئی	۸،۸۵ "	۱۲ "	۳،۱۵ "	۳۶ "

سنہ ۱۹۶۴-۶۵ء تک ہر کسان کی آمدنی تقریباً دوگنی ہوگئی۔ ٹیوب ویل لگانا نہایت مفید ثابت ہوا۔

زراعت

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور یہاں کی ۸۰ فیصد سے زیادہ آبادی بالواسطہ یا براہِ راست اپنی روزی زمین کی کاشت سے کماتی ہے۔ ملک کی معیشت زرعی ہے اور قومی آمدنی کا انحصار زیادہ تر زرعی اجناس کی پیداوار پر ہے جو انسانی اور حیوانی خوراک کے کام بھی آتی ہے ۔ اور بڑھتی ہوئی صنعتی ترقی کے لئے خام ال بھی مہیا کرتی ہے۔ عالمی زرعی پیداوار کے لحاظ سے پاکستان پٹ سن کے معاملے میں اوّل نمبر پر ہے چاول یں تیسرا، کپاس میں چھٹا اور گندم کی پیداوار میں اس کا دسواں نمبر ہے۔

پاکستان کا کل رقبہ ۲۳ کروڑ ۴ لاکھ ایکڑ ہے جس میں سے ۱۹ کروڑ نوّے لاکھ ایکڑ مغربی پاکستان یں ہے۔

مغربی پاکستان میں کل رقبۂ اراضی کی تقسیم مختلف شعبوں میں یوں ہے :۔

۱۔ کُل رقبہ	۱۹۸٫۷	ملین ایکڑ
۲۔ زیر کاشت رقبہ	۳۳٫۴	"
۳۔ "	۸	"
۴۔ کل زیر کاشت	۴۱٫۴	"
۵ ۔ جنگلات	۳٫۱	"
۶ ۔ ناقابلِ کاشت	۳۱٫۸	"
۷ ۔ دیگر زرعی رقبہ	۲۴٫۱	"
۸۔ وہ رقبہ جس کی ساحت نہیں ہوئی	۹۸٫۳	"

مغربی پاکستان ایک نیم بنجر خطّہ ہے جس میں مختلف اقسام کی اراضی موجود ہے۔ آب و ہوا، بلندی اور

سال زیر تبصرہ میں محکمۂ زراعت کی مختلف سرگرمیوں کا جائزہ درج ذیل ہے۔

ا۔ پودوں کا تحفظ

۱۔ رقبہ جہاں نقد آور فصلوں پر دوا چھڑکی گئی۔	۱۶۵۷۰۵۲ ایکڑ
خوراک کی فصل پر	۵۰۶۰۴۸ ″
۲۔ فصلوں سے گھاس پھونس کی صفائی	۱۲۴۰۲۰۵ ″
۳۔ مضر حیوانوں، پرندوں اور کیڑوں کا صفایا	۲۱۰۹۹۸۸ ″
۴۔ بیج کا تحفظ	۶۰۰۶۸۴ من
۵۔ بیجوں کی کیمیائی پرداخت	۲۸۷۹۹۳ ″

ب۔ توسیعی سرگرمیاں

۱۔ مظاہراتی فارم بنائے	۱۸۹۶
۲۔ کھاد ڈالنے کے مظاہرے	۳۲۲۲۴۷
۳۔ کھاد کے گڑھے بنائے	۲۸۱۳۰
۴۔ پیداوار کی نمائش کے میلے اور مقابلے	۱۱۴۳
۵۔ فلم شو	۱۵۷۹
۶۔ زراعتی لٹریچر کی تقسیم	۲۰۵۵۸۱
۷۔ جلسے جن سے عملے نے خطاب کیا	۴۳۲۲۹۱
۸۔ ضلعی، تحصیل اور یونین کونسلوں کے جلسے	۴۲۴۸۲
۹۔ بہتر بھٹیوں کی تیاری	۹۷
۱۰۔ ہل چلانے اور پیداوار کے مقابلے	۲۸۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سال ایک نیا فیچر "فارم فورم" شروع کیا گیا - اس میں فرداً فرداً فصلوں پر مباحثے ، احتیاطی تدابیر کی تفصیلات وغیرہ ہوتی ہیں۔

"فارم فورم" پہلی بار سابق پنجاب میں ایسے طریقے پر شروع ہوئے ہیں جس طرح کینیڈا اور نیوزی لینڈ میں ہوتے ہیں - بنیادی جمہوریتوں کے تعاون سے تمام یونین کونسلوں میں سامعین کے گروپ بھی منظم کئے گئے ہیں جو اس پروگرام کو باقاعدگی سے سنتے ہیں - یہ پروگرام لاہور کے علاوہ دوسرے مقامات سے بھی نشر ہوا کرے گا۔

زرعی ترقیاتی کارپوریشن

مغربی پاکستان کی زرعی ترقیاتی کارپوریشن بنیادی طور پر زراعت کے ان پانچ اولین اصولوں کو رواج دینے کا کام کرتی ہے جو خوراک وزراعت کے کمیشن نے اپنی پہلی رپورٹ میں پیش کئے تھے۔ وہ اولین پانچ اصول یہ ہیں۔
بہتر بیج۔ کھاد۔ پودوں کا تحفظ۔ کاشت کے بہتر طریقے اور قلیل المیعاد اور متوسط المیعاد قرضے۔
مذکورہ اولین پانچ اصولوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کارپوریشن کے دو شعبے کر دیئے گئے ہیں :-

(الف) باہر کے کام کاج کا شعبہ

(ب) سپلائی کا شعبہ (شعبۂ رسد)

باہر کے کام کاج کا شعبہ ایک ممبر کے تحت ہے اور شعبۂ رسد چیئرمین کے تحت کام کرتا ہے۔ باہر کے کام کا شعبہ پھر مختلف پراجیکٹوں میں منقسم ہے اور ہر پراجیکٹ (منصوبہ) کا علاقہ ایک پراجیکٹ ڈائرکٹر کے تحت ہے۔
اس وقت کارپوریشن پانچ پراجیکٹ علاقوں میں کام کر رہی ہے۔ یعنی غلام محمد بیراج۔ گدو بیراج۔ تھل۔ تونسہ بیراج وادیٔ سون اصلاح اراضی اور چھوٹے ڈیم۔

غلام محمد بیراج

اس پروجیکٹ علاقے میں کارپوریشن آبادکاروں کو بنیادی ضروریات مہیا کر کے ان کی امداد کرتی ہے۔ کل رقبہ ۲۸ لاکھ ایکڑ ہے۔ جس میں سے دس لاکھ ۶۵ ہزار ایکڑ سرکاری ہے۔ سرکاری رقبہ میں سے تقریباً دس لاکھ ۲۴ ہزار ایکڑ رقبہ آبادکاروں اور کسانوں میں تقسیم کیا جا چکا ہے۔

سال ایک نیا فیچر "فارم فورم" شروع کیا گیا - اس میں فرداً فرداً فصلوں پر مباحثے، احتیاطی تدابیر کی تفصیلات وغیرہ ہوتی ہیں -

"فارم فورم" پہلی بار سابق پنجاب میں ایسے طریقے پر شروع ہوئے ہیں جس طرح کینیڈا اور نیوزی لینڈ میں ہوتے ہیں - بنیادی جمہوریتوں کے تعاون سے تمام یونین کونسلوں میں سامعین کے گروپ بھی منظم کئے گئے ہیں جو اس پروگرام کو باقاعدگی سے سنتے ہیں - یہ پروگرام لاہور کے علاوہ دوسرے مقامات سے بھی نشر ہوا کرے گا -

---

زرعی ترقیاتی کارپوریشن

مغربی پاکستان کی زرعی ترقیاتی کارپوریشن بنیادی طور پر زراعت کے ان پانچ اولین اصولوں کو رواج دینے کا کام کرتی ہے جو خوراک وزراعت کے کمیشن نے اپنی پہلی رپورٹ میں پیش کئے تھے۔ وہ اولین پانچ اصول یہ ہیں۔
بہتر بیج ۔ کھاد ۔ پودوں کا تحفظ ۔ کاشت کے بہتر طریقے اور قلیل المیعاد اور متوسط المیعاد قرضے ۔
مذکورہ اولین پانچ اصولوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کارپوریشن کے دو شعبے کر دیئے گئے ہیں :-

(الف) باہر کے کام کاج کا شعبہ

(ب) سپلائی کا شعبہ (شعبۂ رسد)

باہر کے کام کاج کا شعبہ ایک ممبر کے تحت ہے اور شعبۂ رسد چیئرمین کے تحت کام کرتا ہے۔ باہر کے کام کا شعبہ پھر مختلف پراجیکٹوں میں منقسم ہے اور ہر پراجیکٹ (منصوبہ) کا علاقہ ایک پراجیکٹ ڈائرکٹر کے تحت ہے۔
اس وقت کارپوریشن پانچ پراجیکٹ علاقوں میں کام کر رہی ہے۔ یعنی غلام محمد بیراج ۔ گدو بیراج ۔ تھل ۔ تونسہ بیراج وادئ سون اصلاح اراضی اور چھوٹے ڈیم ۔

غلام محمد بیراج

اس پروجیکٹ علاقے میں کارپوریشن آبادکاروں کو بنیادی ضروریات مہیا کر کے ان کی امداد کرتی ہے۔ کل رقبہ ۲۸ لاکھ ایکڑ ہے۔ جس میں سے دس لاکھ ۶۵ ہزار ایکڑ سرکاری ہے۔ سرکاری رقبہ میں سے تقریباً دس لاکھ ۲۴ ہزار ایکڑ رقبہ آبادکاروں اور کسانوں میں تقسیم کیا جا چکا ہے ۔

آبپاشی

اب تک ۲۷۳۹ میل لمبی مجوزہ نہروں میں سے ۲۰۶۱ میل لمبی نہریں تعمیر ہو چکی ہیں۔ ۲۳ لاکھ ایکڑ اراضی آبپاش ہو چکی ہے۔

پانی کا نکاس

کارپوریشن نے سیم اور تھور سے بچاؤ کے لئے ۲۴،۱۵ کروڑ کی لاگت سے سطحی پانی کو نکالنے کی سکیم بنائی ہے جس سے تقریباً ۲۳ لاکھ ایکڑ زمین کا پانی نکل سکتا ہے۔ ۱۴۰۷ میل لمبی سطح زمین پر بنائی ہوئی نالیوں میں سے ۸۷۵ میل نالیاں بنائی جا چکی ہیں۔ آیندہ پانچ سال میں یہ سکیم مکمل ہو جائے گی۔

چک اور منڈیاں

جو زمین آباد ہو جاتی ہے وہاں فوراً منڈی یا چک قائم کر دیئے جاتے ہیں۔ غلام محمد بیراج کے علاقے میں ۲۲۲ چک آباد کیے جا چکے ہیں۔

مشینی کاشت

کارپوریشن نے یوگوسلادیہ سے ۹۰ ٹریکٹر منگوائے ہیں۔ یہ کسانوں کے ہاتھ قیمت خرید پر فروخت ہوں گے۔ اِس سال ایک سو ٹریکٹر مزید درآمد ہوں گے۔ کارپوریشن جلد ہی سکھر کے نزدیک ٹریکٹر سازی کا کارخانہ حکومت یوگوسلادیہ کے تعاون سے کھول رہی ہے جو ۱۹۶۷ء میں کام شروع کر دے گا۔

کسانوں کے لئے تربیتی مراکز

ایسے چھ مراکز کھولے جا چکے ہیں۔ یہاں کسانوں کو مختلف فصلوں کو بونے کاٹنے، درختوں کے تحفظ کے طریقوں، کھاد کے استعمال، بحالی اراضی، باغبانی اور آبپاشی کے طریقوں کی عملی تربیت دی جاتی ہے۔ ان مراکز میں یونین ایجنٹ کی وساطت سے تمام سہولتیں دی جاتی ہیں۔ فیلڈ سٹاف خود کسانوں سے جا کر ملتا ہے اور نہ صرف کام میں مشورہ دیتا ہے، بلکہ جملہ سہولتیں بھی فراہم کرتا ہے۔

پرورش حیوانات

علاقے میں پرورش حیوانات اور شفا خانوں کی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے چھ لاکھ ۵ ہزار روپے کی لاگت سے ایک سکیم زیر تکمیل ہے۔

اِمدادِ باہمی

اس وقت یہاں ہر قسم کی ۱۱۳ انجمنیں کام کر رہی ہیں۔

جنگلات

اس علاقے میں ساٹھ ہزار ایکڑ رقبہ جنگلات کے لئے ہے جس میں اب تک ۲۲۰۲ ایکڑ پر جنگلات لگائے جا چکے ہیں۔

تھل پراجیکٹ

آبادکاری کے تحت ۱۱ لاکھ ۳۲ ہزار ایکڑ رقبہ اب تک آباد ہو چکا ہے۔ جوہر آباد، قائد آباد، لیاقت آباد، کلر کوٹ بھکر اور لیہ میں منڈیاں قائم کر دی گئی ہیں اور سرائے مہاجر کا قصبہ آباد کیا جا رہا ہے۔ ان قصبوں میں سکول، ڈاکخانہ، ہسپتال اور بنک وغیرہ کی سہولتیں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ایک ہزار سے زائد چک آباد کئے جا چکے ہیں۔ جہاں تقریباً ۳۰ ہزار خاندان بسائے گئے ہیں اور اتنے ہی خاندان منڈیوں میں آباد ہیں۔ دس لاکھ روپے کی لاگت سے ۹۴۲ کچے مکانات جنگی بے گھروں کے لئے تعمیر کئے گئے ہیں۔

زراعت

تھل میں نہری آبپاشی سے پہلے صرف چنے کی فصل ہوتی تھی۔ مگر جب سے نہریں نکلی ہیں زراعت کے جدید طریقوں پر پوری توجہ دی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ سات ہزار ایکڑ رقبے پر صرف پھلوں کے باغات لگائے گئے ہیں۔ بعض دوسری فصلوں پر بھی تجربے کئے گئے ہیں اور بڑے حوصلہ افزا ہیں۔ سرائے مہاجر میں پانی چھڑکنے سے آبپاشی کا تجربہ کامیاب رہا ہے۔

اس وقت حسبِ ذیل زراعتی ادارے یہاں موجود ہیں :-

پھلوں کے باغات	۱۰
زرعی توسیعی مراکز	۲۲
پھلوں کی نرسریاں	۳
دوسرے فارم	۱۵

زراعت کی توسیع

اس وقت اس علاقے میں دو ایسے فارم ہیں جہاں بہتر بیج، زرعی آلات اور سبز کھاد کا استعمال ہوتا ہے۔ اس طریق سے کسانوں کو فصلیں زیادہ سے زیادہ پیداوار دے کر اس قابل بناتی ہیں کہ ان کی معاشی حالت اور معیارِ زندگی بلند ہوتا جاتا ہے اور ساتھ ہی ملک میں خوراک کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔

تحقیقی مراکز

اس علاقے میں فصلوں کے تنوع کے لئے پہلے سے کوئی مواد موجود نہیں لہذا دو تحقیقی مراکز قائم کئے گئے ہیں جو زمین کی خاصیّت اور آب و ہوا کے متعلق تحقیقات کر کے مختلف فصلوں کی اقسام کا پتہ لگاتے ہیں۔ ایک مرکز ٹھٹھہ میں اور دوسرا دادو میں ہے۔

زراعتی انجینئرنگ کی توسیعی سروس

اس سکیم کے تحت کارپوریشن علاقے کے کسانوں کو ٹریکٹروں کی مرمّت کے لئے سہولت مہیا کرتی ہے۔ اس غرض کے لئے کئی ورکشاپ قائم کئے ہیں جو مستند عملے کے تحت کام کرتے ہیں۔ اب تک ۲۴۳ ٹریکٹروں کی مرمت کی گئی ہے۔

جنگلات

عمارتی لکڑی، ایندھن اور دوسری جنگلاتی پیداوار حاصل کرنے کے لئے ساٹھ ہزار ایکڑ اراضی پر جنگلات لگانے کی سکیم

[illegible]

ލޯމާފާނު

[illegible]

[illegible]

(٧) [illegible]

(٦) [illegible]

(٥) [illegible]

(٤) [illegible]

(٣) [illegible]

(٢) [illegible]

(١) [illegible]

(٠) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کرے گا۔ اب تک اس پر ۵ لاکھ ۱۷ ہزار روپے صرف ہو چکے ہیں۔

رتی کاسی ڈیم

ضلع کیمبلپور کی تحصیل فتح جنگ سے ۲۵ میل دور موضع رتی کاسی کے نزدیک یہ ڈیم تعمیر ہو رہا ہے۔ اس سے دو ہزار ایکڑ زمین سیراب ہو گی اور اس پر ۶ لاکھ ۶۴ ہزار روپیہ صرف ہو گا۔ اس کی بنیاد رکھنے کا کام اس سال جون میں مکمل ہو چکا ہے۔ تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

چچالی ڈیم

یہ ڈیم کالاباغ ضلع میانوالی سے ۱۵ میل مغرب میں درۂ چچالی پر بنایا جا رہا ہے۔ اس پر ۲۴ لاکھ روپے صرف ہوں گے اور ۱۰ ہزار ۵۴۰ ایکڑ رقبے کو سیراب کرے گا۔

حسب ذیل جگہوں پر ڈیم تعمیر کرنے کی تجویز ہے۔ سکیم تیار کر کے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو بھیج دی گئی ہے۔

ڈیم کا نام	تخمینی لاگت	رقبہ جو سیراب ہو گا
شاہ پور ضلع کیمبل پور	۴۸ لاکھ ۹۰ ہزار	۴۳۰۸ ایکڑ
ڈھوک تہیلاں ضلع جہلم	۹ لاکھ ۵۰ ہزار	۹۳۰ ایکڑ
ڈوٹل کاس ضلع کیمبل پور	۴۸ لاکھ ۵۰ ہزار	۱۳ ہزار ۳۰۰ ایکڑ
کندر ضلع کوہاٹ	۱۸ لاکھ ۵۰ ہزار	۳ ہزار ایکڑ
گبھیر ضلع کیمبل پور	۳۵ لاکھ	" "

جونہی روپیہ مل جائے گا ان ڈیموں پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

شمالی علاقوں میں مناسب مقامات کا جائزہ

مذکورہ مقامات کے علاوہ حسب ذیل جگہوں کے متعلق بھی تحقیقات ہو رہی ہے کہ وہاں ڈیم تعمیر کئے جا سکتے ہیں اور ان کے متعلق سکیمیں تیار ہو سکتی ہیں۔ اس کام کے لئے تین لاکھ روپیہ منظور ہو چکا ہے۔

جنوبی علاقوں کی چھان بین

بعض متوقع مقامات جہاں ڈیموں کی تعمیر مناسب ہو گی حسب ذیل ہیں :-

مقام	ڈیم کی قسم	تخمینی لاگت
روتاس ضلع جہلم	پتھر سے بھرا جائے گا	۵۰ لاکھ روپے سے زائد
میر جل ضلع کیمبل پور	کنکریٹ	۱۰ لاکھ "
پپلیالی ضلع ہزارہ	اینٹوں سے تعمیر ہو گا	۸ لاکھ "
کٹھا مسرال، سرگودھا	اینٹ اور پتھر	۵۰ لاکھ "
سوڈھی جیوال، سرگودھا	کنکریٹ	۱۰ لاکھ "
چھنی بار ضلع کیمبل پور	کنکریٹ	۷ لاکھ "
گڈلیاں ضلع ہزارہ	جگہ کا معائنہ نہیں ہوا	
پوٹ ضلع کیمبل پور	گڑھے بھرے جائیں گے	۵ لاکھ ۱۰ ہزار روپے
ڈومیلی ضلع جہلم	کنکریٹ	۱۰ لاکھ روپے
قبلہ بندی ضلع ہزارہ	آہنی ڈیم	۲ لاکھ "

شعبہ سپلائی

کارپوریشن کا شعبہ سپلائی (رسد) کسانوں کے لئے زرعی پیداوار حاصل کرتا اور ان میں تقسیم کرتا ہے۔ فصلوں کے اعلیٰ قسم کے بیج، کھاد اور بہتر زرعی آلات وغیرہ کی بہم رسانی بنیادی کام ہے -

کھاد

گذشتہ پانچ سال میں کارپوریشن نے تقریباً ۵ لاکھ ٹن کھاد تقسیم کیا ہے۔ آئندہ سالوں کی تجاویز کے تحت صوبے بھر میں دس لاکھ ٹن کھاد کی تقسیم شامل ہے۔ یہ کھاد دیہی امداد باہمی کی انجمنوں اور کارپوریشن کے ڈپوؤں سے تقسیم ہو گا -

بیج

گذشتہ پانچ سالوں میں کارپوریشن نے ۳۳ لاکھ من بیج تقسیم کیا ہے ۔

آلات کشاورزی

اب تک کارپوریشن دس ہزار آلات کشاورزی فروخت کر چکی ہے ۔

بیج کی کاشت

کارپوریشن کا شعبہ سپلائی بیج کے ۲۵ فارموں کا انتظام کرتا ہے ۔ ۸ فارم پراجیکٹ علاقوں میں ہیں اور ۱۷ فارم دیگر مقامات پر ہیں ۔ ان فارموں میں گندم، کپاس، ولائتی مکئی، چنا اور چاول کے بہتر بیج کی کاشت کی جاتی ہے . پھر بیج کی آزمائش کی جاتی ہے ۔ اور اُسے صوبے بھر میں نقد قیمت کے عوض فروخت کے لئے بھیج دیا جاتا ہے ۔

بیج کی آزمائش گاہیں

اس وقت بیج کی جانچ پڑتال کے لئے ۶ تجربہ گاہیں کام کر رہی ہیں ۔ یہ لاہور، سرگودھا ۔ منٹگمری، ملتان، حیدرآباد اور رحیم یار خان میں ہیں ۔ ساتویں تجربہ گاہ سکھر میں قائم کرنے کی تجویز ہے ۔

کیمیائی کھاد

گذشتہ سال تقریباً ۴ لاکھ پچاس ہزار ٹن کیمیائی کھاد تقسیم کیا گیا ۔ آئندہ سال ۶۷-۱۹۶۶ء میں دس لاکھ ٹن کھاد تقسیم کیا جائے گا ۔

مشینری

کارپوریشن کسانوں کو ٹریکٹر، بل ڈوزر اور دیگر قسم کی مشینیں کرایہ پر دیتی ہے ۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ زرعی آلات خود بنائے جائیں اور فروخت کئے جائیں ۔ کارپوریشن نے یوگوسلاویہ سے ۹۰ ٹریکٹر درآمد کئے ہیں ۔ سکھر کے نزدیک ٹریکٹر

سازی کا ایک کارخانہ حکومت کی امداد سے تعمیر کرنے کی تجویز ہے۔ ۱۹۶۷ء میں یہ کارخانہ کام شروع کر دے گا۔

مویشیوں کے فارم

مویشیوں کی اعلیٰ نسل کے حسبِ ذیل فارم کام کر رہے ہیں۔

ٹنڈو محمد خان کے فارم میں سرخ نسل کے سندھی مویشیوں کی پرورش ہوتی ہے۔ یہاں ۳۳۶ مویشی موجود ہیں۔ اس فارم کا رقبہ ۴۴۵۲ ایکڑ ہے۔

بھاگ ناری اور بلوچی نسل کے مویشیوں کا ایک فارم استا محمد خان، گدو بیراج کے علاقے میں ہے اور یہاں ۲۵۲ مویشی ہیں۔

روہڑی میں کنڈی نسل کی بھینسوں کا فارم ہے اور ۱۱۷ بھینسیں اس فارم میں موجود ہیں۔ یہ بھینسیں دودھ دینے کے لئے مشہور ہیں۔

دھنی اور حصّار کی نسل کے مویشی

کھیری مورت میں اس نسل کے مویشیوں کی پرداخت ہوتی ہے۔ اس وقت یہاں ۱۳۱۴ مویشی اور بھیڑیں موجود ہیں۔

کھڑے ہیں۔ اُن جنگلات کو جن کا اب تک سروے نہیں کیا گیا ہے منظم انتظام کے تحت لانے کے لئے کوششیں جاری ہیں۔ اس سلسلے میں شمالی علاقوں کے دُور دراز واقع جنگلات کے ۴۰۰۰ ہزار مربع میل کے ہوائی سروے کے لئے تیاری شروع کی گئی ہے۔ اِس ہوائی سروے سے ہمیں ملک کے اِس حصے کے جنگلات کے متعلق معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ یہ کام تیزی سے جاری ہے۔

آبی انتظامات کے عملے اور رینج کے انتظامیہ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ جس کے لئے تین کروڑ بچانوے لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ جنگلات سے متعلقہ تحقیقی سرگرمیاں جاری رکھی گئیں۔ فنی ضروریات کو پُورا کرنے کے لئے موجُودہ تعلیم و تربیت اور اِن سے منسلکہ فنی اداروں کو مزید سہولتیں دی گئیں۔ دوسرے پنجسالہ منصوبے کے دوران مغربی پاکستان میں تحفظِ اراضی کے غرض سے جو علاقہ منتخب کیا گیا تھا اُس کے پچیس ۲۵ لاکھ ایکڑ رقبے میں تجزیاتی سرگرمیاں جاری رکھی گئی ہیں۔ یہ علاقہ گجرات، جہلم راولپنڈی، کیمبل پور، میانوالی اور سرگودھا کے اضلاع پر مشتمل ہے۔

چونکہ محکمہ جنگلات ملک میں جنگلات کو ترقی دینے کے لئے ایک مؤثر پروگرام پر سرگرمی سے عمل پیرا ہے اور جس کے لئے مضبوط ارادے اور فرائض کی پُرخلوص ادائیگی کی ضرورت ہے۔ اس لئے عوام کا مکمل تعاون بھی مقاصدِ مذکورہ کے لئے ازبس ضروری ہے۔ اگرچہ یہ کام بہت مشکل ہے لیکن ناممکن ہرگز نہیں۔

پرورشِ حیوانات

پرورشِ حیوانات کے سلسلے میں متعدد شعبوں کی سرگرمیاں حسبِ ذیل ہیں :-

مویشیوں کی افزائش

سال کے دوران مویشیوں کی افزائش پر خصوصی توجہ دی گئی - اس پروگرام کے تحت محکمہ کے افزائش نسل کے چھ فارم روبہ ترقی رہے - اِن چھ فارموں میں سے چار مویشیوں اور دو بھیڑوں کے ہیں - اِن فارموں نے اس مدت میں مویشیوں اور بھیڑوں کی بہترین نسلیں پیدا کیں - مویشیوں کی ملک گیر افزائش کے پیشِ نظر اِن فارموں سے عوام نے بھی فائدہ اٹھایا -

مغربی پاکستان میں سانڈوں کی افزائش کی سکیم نے مویشیوں کی افزائش اور اُن سے متعلقہ سرگرمیوں کو مزید تیز تر کر کے اُن کو تقویت پہنچائی - اس سکیم کے تحت بہترین نسل کے ۵۹۱ مختلف سانڈوں کو مغربی پاکستان کے متعدد علاقوں میں تیس روپے ماہانہ فی بیل کے حساب سے رکھا گیا -

سال کے دوران اِن بیلوں نے اِسی سکیم کے تحت ۴، ۷، ۶۲۱ گایوں کو گابھن کیا - جس سے مویشیوں کی بہترین نسل کشی جاری ہے - نسل کشی کے اخراجات کو کم کرنے اور نتائج کو جلد سے جلد حاصل کرنے کے لئے مصنوعی نسل کشی کا فنی طریقہ متعارف کیا گیا - مصنوعی نسل کشی کے آٹھ مراکز لاہور ڈویژن کو مہیا کئے گئے ہیں جو عنقریب اپنا کام شروع کر دیں گے -

کوئٹہ، حیدر آباد، چکوال، سرگودھا، ملتان اور لاہور میں مصنوعی نسل کشی کے جو پرانے مراکز قائم کئے گئے تھے وہ پہلے سے کام کر رہے ہیں - اور اِن علاقوں میں مویشیوں کی افزائش نسل کی ترقی میں نمایاں خدمات سرانجام دے رہے ہیں -

مویشیوں کی بہترین نسل پر ریسرچ کرنے کی غرض سے بہاول پور میں ایک ریسرچ سنٹر کھولا جا رہا ہے
یہ سنٹر اس سلسلے میں بہترین کارکردگی دکھائے گا۔

سال کے دوران مندرجہ ذیل منصوبے زیر مطالعہ تھے :۔

بہترین اُون، مکھن اور دُودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے بھیڑ اور بکریوں کی بہترین افزائش کی گئی۔ اس سلسلے میں متعدد سرکاری فارموں نے جو نتائج دکھائے ہیں وہ نہایت حوصلہ افزا ہیں۔ فی الحال انگورا بکری کا مقامی بکریوں اور اواسی بھیڑوں کا مقامی بھیڑوں کی کاچی نسل کا نسلی ملاپ کیا جا رہا ہے اور اس کام کے نتائج تسلی بخش رہے ہیں۔

اس کے علاوہ دیگر مختلف النسل بھیڑ اور بکریوں کا نسلی ملاپ بھی کیا گیا۔ ان نسلوں میں ایمبولٹ ہسار ڈالی، لوہی، کاچی اواسی اور قراقول شامل ہیں۔ مختلف نسلوں کی افزائش کا تفصیلی گوشوارہ جون ۱۹۶۶ء تک حسب ذیل ہے :۔

نسل	لوہی	کاچی	اواسی	قراقول	قراقول لوہی	اواسی لوہی	کاچی اواسی	قدیرآبادیں	جر[illegible] ایمبو[illegible]
مینڈھے	۲	۱	۱۰	۱	-	-	-	۵	۹
میمنے	۱۶۷	۷۴	۴۹	۱۰	-	-	-	۵۴	۱۱۱
نر جوان سٹاک	۷۹	۲۳	۲۲	۷	۲	۱۳	۱۷	۵۸	۱۸
مادہ جوان سٹاک	۱۳۲	۲۱	۱۷	۵	۳	۱۵	۲۰	۴۳	۴۲

باہر سے درآمد شدہ نسلوں اور پاکستانی انگورا نسل کا خاریوالہ میں نسلی ملاپ کیا گیا۔ یہ ملاپ پاکستان میں مہرانڈسٹریز کو متعارف کرانے کی خاطر کیا گیا۔ مرتب شدہ رپورٹ کے مطابق سال کے آخر میں تعداد حسب ذیل تھی :۔

جانور کی قسم	انگورا	بال دار بکریاں	XI	XII
بُویز	۲۸	-	۷	۷

جانور کی قسم	انگورا	بال دار بکریاں	XI	XII
نر جوان سٹاک	۳۵	—	۱۰۸	۲۷
مادہ جوان سٹاک	۳۹	—	۱۸۱	۲۶
DOES	۷۵	۳۶۳	۳۵	—
کُل	۱۷۷	۳۶۳	۳۳۱	۶۰

مختلف سرکاری فارموں میں سال کے آخر تک مویشیوں اور بھینسوں کی تعداد حسبِ ذیل تھی :-

تیس جُون ۱۹۶۶ء کو جانوروں کی تعداد

فارم کا نام	نسل	گائے	بیل	جوان سٹاک ایم - ایف		بھینس	بھینسے	جوان سٹاک ایم - ایف	
				ایم	ایف			ایم	ایف
تجرباتی فارم بہادر نگر	ساہیوال	۶۱۳	۶	۱۰۰	۴۲۶	-	-	-	-
" قادر آباد	بھینس	-	-	-	-	۱۷۱	۴	۵۲	۱۷۱
" بنیر روڈ	تھاری	۲۱۸	۳	۴۱۳	۲۱۴	-	-	-	-
" کراچی	سُرخ سندھی	۱۰۵	۴	۶۱	۱۰۹	-	-	-	-

گرانٹی فارم

مویشیوں کے سرکاری فارموں کے علاوہ تین منظور شدہ فارم بھی گذشتہ سال سے کام کر رہے ہیں۔ سال ۱۹۶۵-۶۶ء کے دوران ایک اور منظور شدہ فارم قائم کیا گیا۔ اِن کی تفصیل یہ ہے :-

۱۔ مویشیوں کی افزائش کا فارم جہانگیر آباد (ضلع ملتان)

۲۔ اللہ داد فارم ۔ (ضلع ملتان)

۳- مویشیوں کی افزائش کا فارم - شیر گڑھ - (ضلع منٹگمری)

۴- تھیرک کٹیل فارم - بنیر سر روڈ (دنیا)

ان فارموں میں مویشیوں کی تعداد کا تفصیلی جائزہ حسب ذیل ہے -

	شیر گڑھ	جہانگیر آباد	اللہ داد		
بیل	۱۵	۸	۳	-	۱
گائیں	۴۱۳	۳۶۲	۱۲۰		۳۹
نر جوان سٹاک	۱۸۱	۹۰	۳۳		۸
مادہ جوان سٹاک	۲۱۴	۳۵۹	۱۰۵		۳۹
میزان	۸۲۳	۸۱۹	۲۶۱		۸۷

اصلاحِ اراضی کے فارم

اِن فارموں کی تعداد وہی رہی جو تھی یعنی نو[9] - اِن میں سے ہر فارم میں مویشی، بھینسوں اور بھیڑوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کی گئی -

عطیاتِ اراضی

بہترین مویشیوں کی افزائش کی خاطر عطیاتِ اراضی کی سکیم پر کام جاری رہا - اب تک ضلع سرگودھا، جھنگ، لائل پور، منٹگمری، ملتان، بہاول پور کے اضلاع میں اراضی کے ۵۳ عطیات دیئے گئے ہیں - اور زمینداروں کو ٹیوب ویل اور بجلی سے متعلقہ مواد فراہم کیا گیا ہے - زمینی عطیات پر ترقی کا کام کچھ زیادہ تسلی بخش نہیں رہا - تاحال بہتری کی کوششیں جاری ہیں -

مُرغبانی

مرغبانی کی ضرورت اور اہمیت ہمیشہ سے شدّت کے ساتھ محسوس کی جا رہی ہے - لیکن بدقسمتی سے چند مشکلات اور مجبوریوں کے پیشِ نظر ماضی میں اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی جا سکی - بیماریاں، سستی خوراک

کی نایابی، درآمد شدہ مرغیوں کے لئے جغرافیائی حالات، سائنسی علم کی کمی، ملک میں اچھے پرندوں کی قلت اور اس قسم کی کچھ اور مشکلات مرغبانی کی ترقی کی راہ میں حائل رہیں۔ زیرِ تبصرہ سال کے دوران مرغیوں کی بیماریوں کی روک تھام کے لئے کئی طریقے استعمال میں لائے گئے۔ جس سے کافی حد تک کامیابی حاصل ہوئی۔ خطرناک بیماریوں کو رفع کرنے کے لئے مسلسل ٹیکے لگائے گئے۔ جس سے مرغبانی کی صنعت پر خاطر خواہ اثر ہوا۔ اِن خوشگوار کامیابیوں کی بدولت آجکل مرغبانی کی نجی افزائش نے چوزوں کی صنعت کی شکل اختیار کی ہے۔

چوزوں کی صنعت کو بہ یک وقت شہرت اور ترقی حاصل ہو رہی ہے اور نجی مدوں میں چوزوں کی بے شمار صنعتیں قائم کی گئی ہیں۔ مندرجہ ذیل دو نسلوں کو ہماری ملکی آب و ہوا نہایت راس آئی ہے۔ یہ نسلیں باہر سے منگوائی گئی ہیں۔

۱۔ نک (NICK) چوزے

۲۔ شاورز (SHAVERS)

حکومت نے مغربی پاکستان میں مرغبانی کے جو فارم قائم کر دیئے ہیں۔ اُن میں پرندوں اور انڈوں کی پیدائش خوش افزا ہے۔ اِن فارموں سے عوام کو پرندے اور انڈے دیئے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ فارم مکمل طور پر عوامی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے اس لئے نجی کاروبار واحد حل نظر آتا ہے۔

بیماریوں کی روک تھام

صوبہ بھر میں مویشی خطرناک بیماریوں کے شکار چلے آ رہے ہیں۔ محکمہ پرورش حیوانات نے اِن بیماریوں کی روک تھام کے لئے بھرپور کوششیں جاری رکھیں۔ اس ضمن میں حیواناتی ہسپتالوں اور شفاخانوں میں متعینہ عملے نے اِن مہلک بیماریوں کے انسداد کے لئے شاندار خدمات سر انجام دی ہیں۔

سٹاک اسسٹنٹوں کی سکیم کے تحت سٹاک اسسٹنٹوں کا جو عملہ یونین کونسلوں کی سطح پر مقرر کیا گیا تھا اُسنے زمینداروں کے گھروں تک طبی امداد پہنچانے کے سلسلے میں نہایت مفید کام کئے ہیں۔ اب تک ۱۵۰۰ یونین کونسلوں کی ضروریات پوری کی گئی ہیں۔ تیسرے پنجسالہ منصوبے میں مزید ۱۵۰۰ یونین کونسلوں کو سٹاک اسسٹنٹ دیئے جائیں گے۔

حیوانات کو مہلک امراض سے بچانے کے لئے ویٹرنری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے اس میدان میں بہت اہم

رکرداراداکیاہے۔ خصوصاً ویکسین اور دوسری متعلقہ دوائیوں کی پیداوار میں اِس انسٹی ٹیوٹ کا کام قابلِ تحسین ہے۔

حیوانات کے ہسپتال اور شفاخانے جو ۶۵-۱۹۶۴ء میں یا اس سے قبل کھولے گئے تھے اپنے اپنے کاموں میں تیزی کے ساتھ منہمک رہے۔ حیوانات کو مہلک امراض سے بچانے کے لئے اِن ہسپتالوں اور شفاخانوں نے اپنا کام خوبی کے ساتھ جاری رکھا۔ اور کافی کامیابی حاصل کی۔ ان اِداروں کے کچھ کاموں کا مختصر سا خاکہ حسبِ ذیل ہے :-

جانوروں کی تعداد جن کا علاج کیا گیا	۴۶۱۵۷۳
وہ دیہی جانور جن کو طبی امداد پہنچائی گئی	10.199
جانور جن کو آختہ کیا گیا	۴۲۹۱
جانور جن کو ٹیکے لگائے گئے	۱۴۳۳۸۶

مویشیوں اور بیماریوں پر ریسرچ

مویشیوں اور اُن کی بیماریوں پر ریسرچ کرنے کے لئے ایک پروگرام مرتب کیا گیا تھا۔ جس کو عملی شکل دی گئی۔

دو تحقیقی مراکز کھولے گئے۔ ایک کو بیماریوں اور دوسرے کو مویشیوں کی افزائش پر ریسرچ کرنے کا کام دیا گیا۔ یہ دونوں مراکز علی الترتیب ویٹرنری اور ریسرچ اور مویشیوں کی افزائش کے فارموں کے صدر دفاتر کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔

بیماریوں سے متعلق ریسرچ اور روک تھام

بیماریوں پر کنٹرول پانے کی خاطر جو تحقیقی کام ہو رہا ہے۔ اُس کی روشنی میں ویکسین کی تیاری کے نئے طریقے اختیار کئے گئے ہیں۔ جن سے ایک طرف تیاری کے خرچ میں کمی واقع ہوئی ہے اور دوسری طرف

کے دوران داخلہ لیا۔

اِس ادارے میں ویٹرنری سائنس اور پرورشِ حیوانات کی نظری اور عملی تعلیم دی جاتی ہے۔ آج کل پوسٹ گریجویٹ تعلیم کے لئے بھی انتظامات ہو رہے ہیں۔ قوی امید کی جاتی ہے کہ پرورشِ حیوانات اور ویٹرنری سائنس کے مختلف میدانوں میں آئندہ سال ایم ایس سی کی کلاسیں شروع کی جائیں گی۔

کالج میں سٹاک اسسٹنٹوں کو تربیت دینے کے لئے کلاسیں بھی جاری ہیں۔ تاکہ تربیت حاصل کرنے کے بعد اُن کی تقرری اُسی میدان میں ہو سکے۔ زیرِ تبصرہ سال کے دَوران ۳۵ طلباء اِسی کلاس میں زیرِ تربیت رہے۔

ماہی پروری

ساحلِ مکران

ساحلِ مکران کی ماہی پروری کی سکیموں پر صوبائی محکمہ ماہی پروری نے جولائی ۱۹۶۴ء میں کام شروع کیا۔ جبکہ مرکزی محکمہ ماہی پروری حکومتِ پاکستان نے یہ سکیمیں صوبائی محکمہ کو منتقل کیں۔ ماہی گیروں کی فوری ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے گوادر اور جیوانی تحصیلوں کا سروے کیا گیا اور ماہی گیروں کو مچھلی پکڑنے کے آلات ترد۔ بادبانی کپڑا۔ مچھلی پکڑنے کے کانٹے اور نیلون کا دھاگہ وغیرہ سستے داموں مہیا کئے گئے۔
پسنی۔ گوادر اور اُڑماڑا غیر سرکاری فش کیورنگ یارڈ کا سروے مکمل کیا گیا۔ اور نمک پیدا کرنیوالے ذخائر اور نمک بنانے والی سہولتیں جوکہ اہم بندرگاہوں پر میسّر تھیں اُن کا جائزہ بھی لیا گیا۔ ماہی گیروں اور اُنکے سامان اور اعداد و شمار کی رپورٹ مکمل کی گئی۔ مچھلی کثیر مقدار میں بیرونی ممالک کو بھیجی جاتی تھی۔ گوادر۔ پسنی اور اُڑماڑا میں محکمہ کسٹم کے ریکارڈ سے اندازہ لگایا گیا کہ ۱۹۶۵ء میں تقریباً ساڑھے پانچ لاکھ من مچھلی برآمد کی گئی۔

بہبودیٔ ماہی گیران

گذشتہ سال محکمہ کی کوششوں سے بُوبک کے مقام پر ایک ڈسپنسری قائم کی گئی۔ نیز منچھر جھیل کے لئے ایک گشتی ڈسپنسری بنائی گئی۔ اِن دونوں ڈسپنسریوں نے نہایت اعلٰے کام کیا۔ بُوبک روڈ ریلوے سٹیشن اور منچھر جھیل کے درمیان ایک فشریز کالونی تھوڑے ہی عرصہ میں بن جانے کی اُمید ہے۔
اِس سال یورپین کارپ کا عمل تولید ۶۶/۳/۱۶ سے لے کر ۶۶/۵/۷ تک گیارہ دِن جاری رہا۔ کیڑے مکوڑے اور دیگر آبی جاندار پرورش کئے گئے۔ اور نوزائیدہ فرائی کو بطور خوراک دیئے گئے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پہاڑی علاقوں میں کارپ مچھلی کی پرورش

کارپ مچھلی کی تاریخ میں اِس سال پہلی مرتبہ رہو، موری اور ٹھیلا کے بچوں کو ریاست سوات کے ایک پرائیویٹ فش فارم میں ڈالا گیا۔ یہ فش فارم ریاست سوات کے دارالخلافہ سیدو شریف سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ پہلے یہ ایک معمولی گڑھا تھا لیکن اب یہ مچھلی پیدا کرنے کا ایک اچھا تالاب بن گیا ہے۔ اس کا رقبہ ڈھائی ایکڑ اور گہرائی تین سے بیس فٹ تک ہے۔ یہ تالاب سوات میں ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا ملک کے اِس حصہ میں پہلا نجی فش فارم ہے۔ جہاں کافی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ اور توقع کی جاتی ہے کہ بہت سے شوقین شکاری یہاں آئیں گے۔

محکمۂ ماہی پروری کی ترقیاتی سکیمیں

مستقل سکیموں کے علاوہ اکیس دُوسری سکیمیں —— تیرہ ترقیاتی (۱۲ جاری اور ایک نئی) اور آٹھ غیر ترقیاتی (چار جاری اور چار نئی) ۶۶-۱۹۶۵ء میں آٹھ لاکھ نو ہزار روپیہ کے خرچ سے چلائی گئیں۔ اُن سکیموں کی فہرست معہ سالانہ تخمینے برائے سال ۶۶-۱۹۶۵ء درج ذیل ہیں۔

ا۔ ترقیاتی سکیمیں

۱۔ جاری سکیمیں

نمبر شمار نام سکیم	تخمینہ برائے ۶۶-۱۹۶۵ء لاکھوں میں
۱۔ چھناواں میں زائد تحقیقاتی سہولتیں	۰.۴۸
۲۔ سردخانوں اور باربرداری کی سہولتیں	۰.۷۷
۳۔ نہروں کی بندی کے موقع پر مچھلیوں کی حفاظت	۰.۵۹
۴۔ دارسک میں مچھلیوں کی ترقی	۰.۳۷
۵۔ فنی تعلیم کے لئے وظائف کی سکیم	۰.۱۳
۶۔ منچر جھیل میں مچھلی کے تحفظ و ترقیاتی وسائل	۰.۶۰
۷۔ ساحلِ مکران پر ترقیاتی سکیمیات	۰.۷۸

نمبر شمار	نام سکیم	تخمینہ برائے ۶۶-۱۹۶۵ء لاکھوں میں
۸	پسنی فِش کیورنگ یارڈ کی تجدید	۰.۲۷
۹	گوادر فِش کیورنگ یارڈ کی تجدید	۰.۴۱
۱۰	کرّم ایجنسی میں ترقیٔ سمکیات	۰.۱۰
۱۱	ریاست سوات میں ٹراؤٹ مچھلی کی افزائش	۰.۳۱
۱۲	ریاست چترال میں ٹراؤٹ مچھلی کی افزائش	۰.۳۳
		۵.۵۴

نئی سکیمیں

۱۳	شعبۂ تجویز و تجدید برائے ڈائرکٹوریٹ سمکیات	۰.۵۷
		۵.۱۱

۲- غیر ترقیاتی سکیمیں

ا- جاری سکیمیں

۱۴	وادیٔ کاغان میں ٹراؤٹ مچھلی کی افزائش	۰.۱۸
۱۵	مغربی پاکستان میں میٹھے پانی کے وسائل کا جائزہ	۰.۲۱
۱۶	راولپنڈی کے دریائے سوان میں غلاظت کے اثرات کی تحقیق	۰.۲۰
۱۷	بہاول پور و حیدرآباد ڈویژن میں مچھلی کے وسائل کا جائزہ	۰.۱۲
		۰.۷۱

ب- نئی سکیمیں

۱۸	ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن میں ترقیٔ سمکیات۔	۰.۳۵
۱۹	ڈائرکٹر سمکیات مغربی پاکستان کے لئے زائد عملہ۔	۱.۵۴

نمبر شمار	نام سکیم	تخمینہ برائے ۶۶-۱۹۶۵ء لاکھوں میں
۲۰	غیر مستعمل آبی ذخائر کا بہتر استعمال	۰٫۰۶
۲۱	نہر ناڑہ اور اُس سے ملحقہ ڈھنڈوں میں ترقیٔ سمکیات	۰٫۳۲
		۲٫۲۷
	میزان	۲٫۹۸
	کُل میزان	۸٫۰۹

ٹریننگ

محکمۂ سمکیات کے عملے اور پرائیویٹ ماہی گیروں کی ٹریننگ کے لئے سمکیات کی ٹریننگ کا سنیٹر لاہور چھاؤنی میں عرصہ اُڑھ سال سے کام کر رہا ہے۔ اس مرکز میں طلباء اور ایسے پروفشیل کالجوں کے اساتذہ جن میں سمکیات ایک مضمون کی حیثیت سے پڑھایا جاتا ہے۔ مثلاً پرورش حیوانات کا سرکاری کالج اور مغربی پاکستان کے تیدیوں کے ملے کا سکول وغیرہ کو سمکیات کی فنی تربیت دی جاتی ہے۔ سیکرٹری صوبائی محکمۂ زراعت نے اُن پرائیویٹ فارغ التحصیل طلباء کو جنہوں نے چھ ماہ کا فش فارمنگ کا کورس کامیابی کے ساتھ مکمل کیا تھا سندات عطا فرمائیں۔

نشرواشاعت

سابقہ سال کی طرح اس سال بھی محکمانہ کارگذاری کی رپورٹیں اور اِس سال کی طبع شدہ کتابچوں کی فہرست حسبِ ذیل ہے۔

۱۔ ڈائرکٹوریٹ سمکیات مغربی پاکستان کی چھٹی سالانہ رپورٹ برائے ۶۵-۱۹۶۴ء۔

۲۔ مغربی پاکستان میں سرکاری پانی کے نام اور محلِ وقوع۔

۳۔ زراعت نامہ جنوری ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۳، ۱۴۔

۴۔ زراعت نامہ اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۱، ۱۲۔

۵۔ مغربی پاکستان میں میٹھے پانی کی مچھلیوں کی فروخت۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1. [illegible]
2. [illegible]
3. [illegible]
4. [illegible]

مچھلی کی پیداوار

سال ۱۹۶۵-۶۶ء میں میٹھے پانی سے مچھلی کی کُل پیداوار ۶,۲۵,۰۰۰ من ہوئی۔ جبکہ سابقہ سال میں کُل پیداوار ۵,۹۶,۰۰۰ من تھی۔ سمندری پانی سے پسنی۔ گوادر اور اڑماڑا سے تقریباً ۱۴،۵۲۹،۷ میٹرک ٹن یعنی تقریباً ۳,۸۳,۹۰۰ من مچھلی کی پیداوار کی اطلاع دی گئی ہے۔

اجراء لائسنس شکار مچھلی

سال ۱۹۶۵-۶۶ء میں ۱۳,۰۸۲ لائسنس برائے شکار ماہی جاری کئے گئے جن کی ڈویژن وار تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام ڈویژن	تعداد لائسنس جاری شدہ	کیفیت
۱	چترال	۱۱۶	
۲	سانگھڑ	۳۶	
۳	لاہور ڈویژن	۶۸۷۲	
۴	ملتان ڈویژن	۳۷۶	
۵	خیرپور ڈویژن	۱۵۴۸	
۶	کاغان	۸۸۳	
۷	راولپنڈی ڈویژن	۲۰۰۶	
۸	حیدرآباد ڈویژن	۳۲۸	
۹	کوئٹہ قلات ڈویژن	۱۹۰	
۱۰	سرگودھا ڈویژن	۵۲۰	
۱۱	دارسک	۱۹۱	
۱۲	ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن	۱۶	
	میزان	۱۳,۰۸۲	

۲۔ قانونی چارہ جوئی

شکار کے قانون و قواعد پر سختی سے پابندی کرائی جاتی ہے ۔فیلڈ اسٹاف نے اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف مقدمات درج کئے ۔ زیرِ تبصرہ سال میں ۳۴۹۳ افراد نے شکار کے قواعد کی خلاف ورزیاں کیں ۔ ان کے چالان رجسٹر کئے گئے اور ۳۲۱۱ افراد کو سزا دی گئی ۔ اور ۳۴۱۹۹ روپیہ بطور جرمانہ وصول کئے گئے ۔

۳۔ کیڑے مکوڑوں کی تباہی

یہ محکمہ کیڑے مکوڑوں کی تباہ کاریوں کی طرف اپنی بھرپور توجہ دیتا ہے ۔ جو شکار کی نسلوں کی نئی پود کو نقصان پہنچاتی ہیں ۔ زیرِ تبصرہ سال میں ۱۲۱۴ گیدڑ ۶۶۲ جنگلی بلیاں اور ۱۶۱۷ شکاری پرندے تباہ کئے گئے ۔

۴۔ تشہیر

محکمہ کی نشر و اشاعت کے مختلف طریقے ہیں ۔ مناسب مقاموں پر نوٹس بورڈ لگائے جاتے ہیں ۔ شکار کے خاص خاص قوانین و ضوابط کی تشہیر شکاریوں میں کی جاتی ہے ۔ اور دورہ کرنے والا عملہ اپنے دوروں کے دوران عوام کو لیکچر دیتا ہے ۔ شکار کی مطبوعہ ہدایات ، کتابیں اور رنگین نقشے تقسیم کئے جاتے ہیں ۔

۵۔ لائسنسوں کا اجراء

اس محکمہ کو مختلف قسم کے شکار کے لائسنسوں اور اجازت ناموں کے اجراء سے آمدنی ہوتی ہے ۔ یہ محکمہ نہ صرف یہ کہ خود کفیل ہے بلکہ ہر سال صوبائی خزانے میں بچی ہوئی کافی بڑی رقم داخل کرتا ہے ۔

محکمہ شکار نے شکار کھیلنے کے لئے ہر قسم کے لائسنس جاری کئے ۔

۶۔ نظم و نسق

محکمہ شکار کے چار علاقائی دفاتر کام کر رہے ہیں جو کہ لاہور ، حیدرآباد ، پشاور ، کراچی اور کوئٹہ میں اسسٹنٹ گیم وارڈنوں کے تحت چلائے جاتے ہیں ۔ مرکزی علاقہ (سابق پنجاب اور بلوچستان) ڈپٹی گیم وارڈن کے ماتحت ہے ۔ ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر میں ایک گیم انسپکٹر اور ایک گیم کا نگران رہتا ہے ۔ گیم کا نگران ضلع کے تھانے میں رہتا ہے ۔

کی پیش کش کی ان سے اناج خرید لیا گیا۔ اسی طرح صارفین کے لئے درآمد شدہ گندم گودام کی شرح پر مہیا کرنے کا انتظام کیا گیا۔ سوائے سرحدی علاقوں کے گندم کی قیمتوں اور حمل ونقل پر کوئی کنٹرول نہیں رہا۔ سرحدی علاقوں میں گندم کی حمل ونقل کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اجازت نامے جاری کرنے کے مجاز تھے۔ ملوں سے اٹھانے کے لئے آٹے کے نرخ مقرر کئے گئے۔ اور گندم کی دونوں اقسام کے لئے اس کی مصنوعات تیار کرنے پر قیود عائد کر دی گئیں۔

نجی تجارت کے لئے گندم کی حمل ونقل

خوردنی اجناس کی قیمتوں اور منڈیوں میں ان کی آمد کے متعلق معلومات فراہم کرنے کی غرض سے صوبے بھر میں ۱۸۷ مارکٹنگ مراکز کام کرتے رہے۔ ۶۶-۱۹۶۵ء میں ۳ لاکھ ۹۱ ہزار ۲۹۰ ٹن گندم مختلف منڈیوں میں لائی گئی جب کہ گذشتہ سال یہ مقدار ۲ لاکھ ۸۲ ہزار ۱۳۴ ٹن تھی۔

گندم کی قیمتیں

مختلف جگہوں پر گندم کے نرخ ساڑھے پندرہ روپے سے لے کر ساڑھے اٹھارہ روپے تک رہے۔ تاہم دسمبر ۱۹۶۵ء سے مارچ ۱۹۶۶ء تک کے مہینوں میں نرخ ذرا بڑھ گئے کیونکہ وہ سال کا اختتام تھا۔ اس بارے میں محکمے نے بہت احتیاطی تدابیر اختیار کیں جو نرخوں کو ایک سطح پر رکھنے میں مفید ثابت ہوئیں۔

درآمد اور گندم کی تقسیم

گندم کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ۶۶-۱۹۶۵ء میں باہر سے ۷ لاکھ ۲۱ ہزار ۲۴۷ ٹن گندم منگوائی گئی۔ اس میں گذشتہ سال کی بچی ہوئی ۲ لاکھ ۵۲ ہزار ۸۲۸ ٹن گندم شامل کر کے کل مقدار ۹ لاکھ ۷۴ ہزار ۵۲ ٹن ہوگئی۔ گندم اور آٹے کے نرخوں کو مناسب سطح پر رکھنے کے لئے محکمہ خوراک اپنے گوداموں سے ملوں، چکیوں اور نجی تاجروں کو وقتاً فوقتاً گندم دیتا رہتا ہے۔ اس سال محکمے نے ۷ لاکھ ۱۹ ہزار ۷۸۵ ٹن گندم ایسی ہی ضروریات کے لئے دی۔ جب کہ گذشتہ سال یہ مقدار ۱۱ لاکھ ۷۴۴ ٹن تھی۔ اس کمی کی وجہ یہ تھی کہ ہنگامی حالات کی وجہ سے گندم کا سٹاک روک لیا گیا تھا۔ تاہم گندم کی سپلائی اور نرخوں کی صورتِ حال صوبے بھر میں تسلی بخش رہی۔

چاول

محکمے نے مرکزی حکومت کے لئے لاہور ریجن سے اعلیٰ قسم کا اور حیدرآباد اور خیرپور ڈویژن سے کنگنی اور جوشی قسم کا چاول خریدا۔ لاہور سے اعلیٰ قسم کا چاول ایک لاکھ ۴۶ ہزار ۱۳۱ ٹن برآمد کے لئے خریدا گیا۔ انڈونیشیا اور مشرقی پاکستان کے لئے ۱۷ ہزار ۴۷۶ ٹن ٹوٹا خریدا گیا۔ ۲ لاکھ ۱۴ ہزار ۸۲۷ ٹن چاول حیدرآباد سے مشرقی پاکستان بھیجا۔

اس کے علاوہ راشن ڈپوؤں سے مقامی طور پر تقسیم کرنے کے لئے ۱۱ ہزار ۲۱۴ ٹن باسمتی چاول صوبائی حکومت کے حساب میں خریدا گیا۔ اس کی قیمت ۳۲ روپے ۸۰ پیسے فی من بالائی علاقوں میں اور ۳۴ روپے ۸۰ پیسے فی من کراچی میں رہی۔

شکر

۱۹۶۵-۶۶ء میں گنے کی پیداوار ۲۲ لاکھ ۲۸ ہزار ۶۰۰ ٹن تھی۔ جب کہ گذشتہ سال یہ مقدار ۱۸ لاکھ ۳۷ ہزار ۳۰۰ ٹن تھی۔ مغربی پاکستان میں شکر سازی کے کارخانوں نے ۳ لاکھ ۸۰ ہزار ۸۷۶ ٹن شکر تیار کی۔ یہ مقدار گذشتہ سال ایک لاکھ ۶۴ ہزار ۳۳۲ ٹن تھی۔ مغربی پاکستان میں شکر کی ضروریات ۳ لاکھ ٹن سالانہ کے لگ بھگ ہیں۔ اس طرح اس سال ۸۰ ہزار ٹن شکر فاضل پیدا ہوئی۔

۱۹۶۵-۶۶ء کے لئے شکر کی پالیسی مرتب کرتے وقت گنا پیدا کرنے والوں، صنعت شکر سازی اور صارفین سب کے مفادات کا خیال رکھا گیا۔ گنے کی معیاری اقسام کے لئے ۲ روپے ۵۰ پیسے فی من کا نرخ مقرر کیا گیا۔ زیادہ سے زیادہ پیداوار بڑھانے کی تحریک کے پیش نظر صوبائی حکومت کی شکر کی ضروریات کی حد ایک لاکھ ۱۲ ہزار ٹن مقرر کی گئی۔ اس سے زائد اور فاضل مقدار کے لئے ملوں کو آزادانہ فروخت کی اجازت دی گئی۔ صارفوں کو شکر کے بارے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ زیادہ پیداوار کی وجہ سے شکر عام بازار میں ۵۴ روپے فی من سے ۶۰ روپے فی من تک فروخت ہوتی رہی۔

ذخیرہ کرنے کے انتظامات

اسوقت گوداموں کی تعمیر کے دو منصوبوں پر عمل ہو رہا ہے۔ ۲ کروڑ ۳۵ لاکھ روپے کی لاگت سے ایک لاکھ ۳۵ ہزار ٹن کی گنجائش کے مزید گودام ۱۹۶۶-۶۷ء کے دوران مکمل ہو جائیں گے۔ ان میں سے ۵۷ ہزار ٹن کے لئے فاضل پیداوار کے علاقوں میں اور ۷۸ ہزار ٹن کے لئے کمی والے علاقوں میں تعمیر ہوں گے۔ دوسرا منصوبہ جس کے تحت ۲ کروڑ ۹۶ لاکھ روپے کی لاگت

سے ایک لاکھ ۴۸ ہزار ٹن کی گنجائش کے لئے گودام تعمیر ہوں گے زیرِ عمل ہے۔ تیسرے منصوبے کے اختتام پر جب ۶ لاکھ ۴۴ ہزار، ۲۴۰ من اناج کے لئے گودام تعمیر ہو جائیں گے۔ تو ۲ لاکھ ۷۰، ہزار ۱۴۰ ٹن اناج فاضل علاقوں ہیں اور ۳ لاکھ ۴۷، ہزار دو سو ٹن کمی والے علاقوں میں ذخیرہ کیا جا سکے گا۔

سمگلنگ کی روک تھام

کنٹرول والے علاقوں سے دیگر علاقوں میں چاول اور دھان کی سمگلنگ کو روکنے کے لئے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے تحت آٹھ انسدادی سفری ٹیمیں سرگرم عمل ہیں۔ کنٹرول والے علاقوں کی ناکہ بندی ضروری ہے۔ دوسرا اہم کام جو محکمہ خوراک کررہا ہے وہ ملاوٹ کے خلاف مہم ہے۔ انفورسمنٹ افسر کے تحت دو ٹیمیں اس سلسلے میں کام کررہی ہیں۔ ان ٹیموں کو خالص خوراک کے آرڈیننس کے تحت "انسپکٹر" کے اختیارات حاصل ہیں۔ ایسے ہی اختیارات ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولروں اور محکمے کے گزٹڈ افسروں کو ہیں۔ جو خوراک کے نمونے حاصل کرکے سرکاری تجزیہ گاہ کو بھیج سکتے ہیں۔

بہبودیٔ عمّال

نظامتِ بہبودِ عمّال مغربی پاکستان میں مزدوروں کی بہبودی و تحفظ کا انتظام کرتا ہے۔ آجروں اور مزدوروں کے مابین خیرسگالی کی فضا پیدا کرنے اور انتظامیہ اور کارکنوں میں باہمی صحتمندانہ تعلقات استوار کرنے کے علاوہ اس کی ذمّہ داری صنعتی میدان میں سکون و آشتی، حفاظتی انتظامات کی برقراری اور مزدوروں کے لئے بہبودی و آسائش کی ایسی تدابیر اختیار کرنا ہے جو اُن کی صحت، تحفظ اور کام کرنے کے لئے بہتر حالات کی ضامن ہوں۔

یاد ہوگا کہ گذشتہ سال تمام قوم کے ساتھ مزدوروں نے بھی بھارتی حملے کی وجہ سے مصائب برداشت کئے۔ سرحدی علاقوں میں بعض کارخانوں کو نقصان پہنچنے کی وجہ سے بعض صنعتیں اور پیشہ ورانہ کام کاج میں جو رکاوٹیں پیدا ہوئیں انہیں بخوشی قبول کیا گیا۔ مزدوروں نے بڑی فعال ہمت اور متواتر جوش و خروش کی بنا پر حملے کے اثرات کا مقابلہ کیا۔ فوجی اہمیت کی تمام سڑکوں، ہوائی اڈوں اور دیگر تعمیرات کی مرمت یا کر رتعمیر میں انہوں نے رضا کارانہ طور پر کام کیا۔ انہوں نے دفاعی فنڈ میں اپنی بساط سے بڑھ کر چندہ دیا۔ اس جگہ جنگ سے پیدا شدہ صورتِ حال کا ذکر کرنا کسی عذر کی وجہ سے نہیں بلکہ اس جذبۂ آزادی کی نشاندہی کرنا ہے جو ہمارے کارکنوں اور مزدوروں میں موجود تھا۔ اس سے مقصود یہ واضح کرنا بھی ہے کہ نامساعد حالات کے باوجود محنت کے میدان میں کوئی سستی پیدا نہیں ہوئی بلکہ اس میں اور زیادہ جوش و خروش پیدا ہوگیا جیسا کہ آئندہ تفصیلات سے ظاہر ہوگا۔

معائنہ

۱۹۶۵-۶۶ء کے دوران ۲۱۳ کارخانے رجسٹر کئے گئے اور رجسٹرڈ کارخانوں کی فہرست سے ۹۷ کارخانوں کا نام خارج کیا گیا۔ کارخانوں کے انسپکٹروں نے ۶۳۳۷ کارخانوں کا معائنہ کیا۔ نتیجتہً قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں پر ۱۲۲۱۶ مقدمات چلائے گئے جن میں سے ۲۲۴۲ مقدمات کے فیصلے دیوانی عدالتوں نے کئے۔ اس کے علاوہ کارگیروں کے معاوضہ

کے قانون مجریہ ۱۹۲۳ء کے مطابق ۱۳۱۱ مقدمات کا فیصلہ ہوا اور ۲,۹۷,۹۸۴.۴۸ روپے بطورِ معاوضہ مزدوروں کو ادا کئے گئے۔ نظامت بہبود عمال نے عدالتوں سے درخواست کی ہے کہ محکمے کے متعلقہ مقدمات کا فیصلہ تیز رفتاری سے کیا جائے۔ روڈ ٹرانسپورٹ ورکرز آرڈیننس ۱۹۶۱ء کے تحت تقریباً ایک لاکھ کارکن آتے ہیں۔ اس سلسلے میں سال زیرِ تبصرہ کے دوران ۱۹۲۲ معائنے کئے گئے۔ ۸۶۷۴ مقدمات عدالتوں میں دائر ہوئے۔ قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں پر ۱۶۵۰۴ روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

قانون کے تحت کوئی وزن یا پیمانہ یا وزن کرنے اور ناپنے کا آلہ اس وقت تک تجارتی مقاصد کے لئے استعمال نہیں ہو سکتا جب تک اس محکمے کا متعلقہ انسپکٹر اس کی تصدیق نہ کرے۔ ایسے تمام اوزان اور پیمانے مقررہ معیار کے مطابق دیکھے جاتے ہیں اور پھر ان پر انسپکٹر اپنی مہر لگاتا ہے۔ اس کے لئے ایک مقررہ فیس بھی لی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں حسب ذیل گوشوارہ تفصیلات پر مبنی ہے۔

مقدمات	جرمانہ	آلات جن کی تصدیق کی گئی	فیس کی رقم
۳۶۱۰	۵۵,۷۳۹.۰۶	۹,۵۸,۹۶۲	۷,۲۰,۱۸۹.۵۵

کانوں کے قانون مجریہ ۱۹۲۳ء کے تحت ۱۳۴ معائنے کئے گئے اور خلاف ورزی کے ۶۰۰ مقدمات چلائے گئے۔ ۸۳ مقدمات ایسے لوگوں کے خلاف درج ہوئے جو قانونی خلاف ورزیوں کی تلافی سے قاصر رہے۔ اس کے نتیجے میں ۲۸۰۳ روپے بطورِ جرمانہ وصول ہوئے۔ مغربی پاکستان کی کانوں میں ۲۶ مہلک اور ۱۴۸ دیگر حادثات رونما ہوئے۔

کانوں کے مالکوں کو ایسے مستند لوگوں کی خدمات مہیّا کرنے کے لئے جو حفاظتی خطوط پر ان کی کانوں میں کام کر سکیں، نظامت ہذا امتحانات کا انتظام کرتی ہے۔ اکتوبر ۱۹۶۵ء میں جو امتحانات ہوئے ان کے نتائج درج ذیل ہیں۔

۱. زیرِ زمین سردار سرٹیفکیٹ کا امتحان ۳۷
۲. درجہ دوم منتظم کان کنی سرٹیفکیٹ ۳۰
۳. درجہ اوّل " " " " " " " ۲۰
۴. سرویرز سرٹیفکیٹ ۲۰

اس کے علاوہ حسب ذیل قوانین کے تحت کئی دیگر امتحانات کا انتظام کیا گیا۔

۱. صنعتی و تجارتی ملازمت (سٹینڈنگ آرڈرز) آرڈیننس ۱۹۶۰ء
۲. مغربی پاکستان مراعات زچگان آرڈیننس ۱۹۵۸ء

افرادی قوت اور دفاترِ روزگار

جولائی ۱۹۶۵ء میں ایک دفترِ روزگار بہاولپور میں کھولا گیا جس سے ایسے دفاتر کی تعداد ۱۷ ہو گئی۔ اکتوبر ۱۹۶۵ء میں ایک اور دفتر ہنگامی حالات کے تحت سکھر میں کھولا گیا۔

دفاترِ روزگار میں ۲،۹۷،۵۷۹ افراد نے ملازمتوں کے لئے رجوع کیا۔ جن میں ۲۳،۳۴۱ سابق فوجی اور ۴۵۲۵ خواتین شامل ہیں۔ سہولت کے لئے تمام یونین کونسلوں میں رجسٹریشن کا انتظام تھا۔ لیکن کوشش کے باوجود لوگوں نے ادھر کم توجہ کی۔
آجروں نے دفاترِ روزگار کو ۷۵،۰۰۰ آسامیوں کی ضرورتیں ارسال کیں جن میں سے ۶۹،۰۰۰ کو ملازمتیں دلوائی گئیں۔ ان میں سے ۶۵۴۲ سابق فوجی اور ۱۰۷۴ خواتین تھیں۔

دفاترِ روزگار کی وساطت سے ۱۸۶۶ افراد کو اپنے اضلاع سے باہر کے اضلاع میں ملازمتیں دلوائی گئیں۔

۱۹۶۵-۶۶ء میں لازمی ملازمین کے آرڈی نینس مجریہ ۱۹۴۸ء کے تحت ۳۶،۰۰۰ اشخاص کا رجسٹریشن کیا گیا۔

برطانیہ میں ملازمت کے لئے ۱۰۸۰ افراد کی درخواستیں حکومتِ برطانیہ کو بھیجی گئیں۔ ایسے افراد میں ڈاکٹر، مدرسین اور سائنس کے گریجویٹ تھے جن کا پیشہ ورانہ تجربہ بھی تھا۔

پاکستانیوں کو دیگر دوست ممالک میں ملازمتیں دلانے کی کوششیں جاری رہیں۔ مشرقِ وسطیٰ اور افریقہ کے ممالک کی طرف سے بہت سی ڈاکٹروں، انجینیروں، اکاؤنٹنٹوں اور دوسرے شعبوں کی آسامیوں کے لئے درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔ ایک غیر ملک سے ایک وفد امیدواروں کا انٹرویو لینے کے لئے پاکستان آیا تھا جس کے بعد ۱۰۹ اشخاص کو ملازمتوں کی پیشکش کی گئی۔

صوبے میں ایسے اداروں کا ایک جائزہ لیا گیا جو بیس یا بیس سے زائد آدمیوں کو ملازم رکھتے ہیں اور وہاں ملازمت کی سطح پر حالات دیکھنے کے لئے ۵۶۱۸ اداروں کا معائنہ کیا گیا۔ تکنیکی اور پیشہ ورانہ تربیت دینے والے اداروں کا معائنہ بھی کیا گیا۔ ایسے اداروں کی تعداد ۵۸۸ ہے۔ اس کے متعلق تفصیلی رپورٹ شائع کر دی گئی ہے۔
اس کے علاوہ حسبِ ذیل خصوصی جائزے بھی لئے گئے۔

۱۔ جنگ سے متاثرہ علاقوں کے غیر زراعت پیشہ بے گھروں کی مردم شماری۔
۲۔ سابق فوجیوں کو واپس بلانے کے نتائج کا جائزہ۔
۳۔ اعلیٰ تعلیم دینے والے ادارے۔

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء سے ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء تک ایبٹ آباد میں محکمہ تعلیم پشاور اور افرادی قوت کی قومی کونسل کے تعاون سے ایک سیمینار منعقد ہوا۔ اس میں ہائی سکولوں کے ۴۰ ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹریسوں نے شرکت کی۔

ہنگامی صورتِ حال کے دوران دفاتر روزگار کو حسب ذیل آرڈی نینسوں سے متعلق ذمہ داریاں پوری کرنی پڑیں

۱۔ ملازمتوں کے آرڈی نینس مجریہ ۱۹۶۵ء کا کنٹرول۔

۲۔ لازمی ملازمت (افواج) کا آرڈیننس ۱۹۶۵ء۔

۳۔ سول پائینر فورس آرڈی نینس۔

مختلف کام بڑھ جانے کی وجہ سے محکمۂ محنت کے بہت سے افسروں اور عملے کو دفاتر روزگار کی معاونت کے لئے مقرر کیا گیا۔ یہ تعاون بڑا تسلّی بخش رہا اور تمام ذمہ داریاں بخیر و خوبی انجام پائیں۔

ملازمتوں کے کنٹرول کے آرڈی نینس مجریہ ۱۹۶۵ء کے تحت مقامی مشاورتی کمیٹیاں قائم کی گئیں۔ ان کمیٹیوں کے چیئرمین کمشنر یا ان کے نامزد نمائندے ہوتے تھے۔ ہر قسم کے فیصلے کرنے اور ملازمتوں کے کنٹرول کے آرڈی نینس کی پابندی کرانے میں ان کمیٹیوں نے بڑی قابلِ قدر خدمات انجام دیں۔

عمومی بہبودی

کانوں کے مزدوروں کی بہبودی کی تنظیم

اس تنظیم نے کانوں کے مزدوروں کی بہبودی کے سلسلے میں بڑا کام کیا۔ مغربی پاکستان کے کوئلے کے میدانوں میں کارکنوں کی بہبودی کی کئی سکیمیں رائج کی گئی ہیں۔ اس تنظیم کی سرگرمیاں ۱۹۶۵-۶۶ء کے دوران یہ تھیں۔

جو کوئلہ کانوں سے سڑک، دریا یا ریل کے ذریعے باہر جاتا ہے اس پر ۵۰ پیسے فی ٹن ٹیکس لیا جاتا ہے۔ اس ٹیکس کی مقدار گذشتہ سال کے مقابلے میں بیس ہزار روپے زائد رہی۔ خلاف ورزی کرنے والے کانوں کے مالکوں پر تاوان ڈالا گیا۔

۱۹۶۵-۶۶ء کے دوران ٹیکس کی کل آمدنی ۵،۴۰،۸۰۰ روپے تھی۔ یہ رقم مزدوروں کی بہبودی پر خرچ کی جاتی ہے۔

صنعتی تعلقات کا ادارہ، لاہور

یہ ادارہ نومبر ۱۹۶۳ء میں قائم ہوا تھا۔ یہ صوبائی حکومت کے محکمہ بہبودیٔ عمال کا جزوِ لاینفک ہے۔ اس کا کام

ملکہ بہبودیٔ عمال کے افسروں، دوسرے سرکاری محکموں اور آجروں اور ٹریڈ یونینوں کے نمائندوں کو تربیت دینا ہے۔ اس ادارے کے مقاصد یہ ہیں۔

۱۔ اپنے باہری کام کرنے والے عملے کی ضروریات پوری کرنا اور محنت اور ملازمتوں کی انتظامیہ کی تربیت کو ترقی دینا۔

۲۔ ایسے علم اور معلومات کی تشہیر کرنا جو آجروں اور مزدوروں کے درمیان اچھے تعلقات قائم رکھنے میں معاون ہو

۳۔ محنت کی انتظامیہ سے متعلق اشخاص میں ایک معیاری قابلیت برقرار رکھنا۔

اس ادارے میں حسب ذیل مضمون پڑھائے جاتے ہیں۔

۱۔ صنعتی تعلقات اور اجتماعی افہام و تفہیم۔

۲۔ انتظامیہ و معائنۂ محنت۔

۳۔ تحفظ اور صحت۔

۴۔ اوزان اور پیمانے۔

مغربی پاکستان مشاورتی بورڈ برائے محنت

اس بورڈ میں تین فریق شامل ہیں۔ مزدوروں، آجروں اور سرکاری محکموں کے برابر نمائندے اس بورڈ میں ہوتے ہیں۔ یہ بورڈ محنت کی انتظامیہ کے مابین خوشگوار تعلقات، محنت سے متعلق پالیسی اور قوانین سازی میں مدد دیتا ہے۔ گذشتہ سالوں میں اس بورڈ نے معاشرتی بہبود اور بہبودیٔ عمال کی سرگرمیوں میں نمایاں کام کیا۔

کم سے کم اجرتوں کا بورڈ

یہ بورڈ ۱۹۶۲ء میں قائم ہوا تھا۔ اس بورڈ میں دو ممبر اور ایک چیئرمین ہوتا ہے۔ ممبروں میں ایک نمائندہ آجروں کا اور ایک آزاد ممبر ہوتا ہے۔

معاشرتی تحفّظ کا ادارہ

ملک میں معاشرتی تحفّظ کے آرڈیننس کے تحت یہ پہلا ادارہ قائم ہوا ہے۔ اس ادارے کا اپنا سرمایہ ہوگا۔ جو مزدوروں اور آجروں سے اجرتوں کے ۲ فیصد اور ۴ فیصد کے حساب سے حاصل کیا جائے گا۔ اس ادارے کی

راہنمائی کے لئے ۳ رکنی کمیٹی ہو گی جس کے چیئرمین چیف سیکرٹری ہیں ۔ فی الحال اس کا کام کراچی اور لائل پور کے ٹیکسٹائل ملز کے علاقوں سے متعلق ہو گا اور بیماری اور چوٹ وغیرہ لگ جانے کے خطرات کا ازالہ کرے گا ۔

مستقبل کی تدابیر

حال ہی میں مزدوروں کے مشاورتی بورڈ نے پراویڈنٹ فنڈ سکیم اور مناسب قانون بنانے کے لئے سفارشات کی ہیں ۔ یہ قانون نافذ ہو گیا تو بہبودئ عمال کے میدان میں انقلاب آجائے گا ۔ دوسرے قوانین محنت کو بھی مزدوروں کی ضروریات سے ہم آہنگ بنایا جا رہا ہے ۔

صنعتی عدالتیں

لاہور

صنعتی تنازعات کے آرڈیننس کے تحت ایسے تنازعوں کا فیصلہ کرنے کے لئے یہ عدالتیں قائم کی گئیں۔ اس طریق کار میں پہلا مرحلہ یہ ہے کہ دفعہ ۵ کے تحت افسر راضی نامہ مصالحت کی کوشش کرتا ہے اور اگر وہ ایک مقررہ مدّت کے اندر فیصلہ کرانے میں ناکام رہے تو وہ ناکامی کا ایک سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ جس فریق کو یہ سرٹیفکیٹ مل جائے وہ آرڈیننس مذکورہ کی دفعہ ۱۲ کے تحت قائم شدہ صنعتی عدالت سے چارہ جوئی کے لئے رجوع کرسکتا ہے۔

اس عدالت کے پاس جولائی ۱۹۶۵ء کو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے تمام کاروبار میں اور صوبے کی تمام صنعتوں میں حسب ذیل تنازعے فیصلے کے لئے موجود تھے۔ عدالت کا اختیار سماعت ملتان، بہاولپور اور سرگودھا ڈویژن کے تمام علاقوں تک ہے۔

صنعتی تنازعات کے قانون کی دفعہ ۵ (۵) کے تحت	۴۵ مقدمات
زیر دفعہ ۳۱	۳۱ "
" ۱۵	۱ "
" ۲۰	۵ "
" ۲۶	۱۱ "
" ۲۸	۳۸ "
" ۳۰	۳ "
" ۳۵	۳ "
ٹریڈ یونینوں کے قانون کے تحت اپیل	۱ "

ٹریڈ یونینوں کے قاعدہ ۱۶ کے تحت ۲ مقدمات

" " " ۱۹ کے تحت ۱ "

میزان ۱۴۱ "

ستمبر ۱۹۶۵ء میں بھارت نے پاکستان پر حملہ کر دیا۔ پاکستان کا ہر شہری اپنے فرض اور حب الوطنی کے احساس سے سرشار ہو گیا۔ چنانچہ آجروں اور مزدوروں میں ایک باہمی سمجھوتہ طے پایا کہ ہنگامی حالات میں قطعاً خوشگوار ماحول برقرار رکھا جائے گا۔

یکم ستمبر ۱۹۶۵ء سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۵ء تک کام کی رفتار یہ تھی :-

قانونی دفعہ	موصول شدہ مقدمات	فیصلے
۵ (۵)	۲	۴
۳۱	۱	۱۴
۱۵ (۲)	-	۱
۲۰	۱	-
۲۶	۳	۲
۲۸	۶	۱۹
۳۰	-	۳
۳۵	۱	۳
۱۱	۱	-
	۱۵	۴۶

۶ نومبر ۱۹۶۵ء سے پہلے ایک اور صنعتی عدالت بھی موجود تھی یعنی صنعتی عدالت (شمالی زون) لاہور۔ اس کا حلقہ اختیار پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان، راولپنڈی، لاہور، کوئٹہ اور قلات کے ڈویژنوں اور محکمہ ڈاکخانہ جات و تار تک تھا۔ مذکورہ تاریخ کو یہ عدالت توڑ دی گئی اور اس کا سارا کام اس عدالت کو مل گیا۔ تفصیل یہ ہے :-

زیر دفعہ ۵ (۵) ۱۸ مقدمات

" ۲۶ ۲ "

زیر دفعہ ۲۸	۱۶ مقدمات
" ۳۰	۷ "
" ۳۱	۱۱۷ "
" ۳۵	۱ "
متفرقات	۴ "
بحالی کی درخواست	۱
	۱۶۶

۱۳ نومبر ۱۹۶۵ء کو حکومت مغربی پاکستان نے صنعتی تنازعوں (راضی نامہ اور قانونی کارروائی) کا ایک حکم جاری کیا۔ جس کے تحت افسران راضی نامہ کو ناکامی کا سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے روک دیا گیا۔ انہیں ہدایت کی گئی کہ جب وہ کوئی راضی نامہ کرانے میں ناکام رہیں تو حکومت کو ایک رپورٹ ارسال کریں۔ جس میں اپنی کوششوں کا ذکر کریں اور فریقین کے پورے بیانات اور حالات تحریر کریں۔ یہ وجہ بھی بتائیں کہ وہ راضی نامہ کرانے میں کیوں ناکام رہے۔ اس کے بعد اگر حکومت کی تسلی ہو جائے کہ واقعی یہ تنازع صنعتی عدالت کو بھیجنے کا ہے تو وہ اس سے رجوع کرے گی۔ اس بات پر غور کرے گی کہ اس مقدمہ کا کوئی حصہ یا پورا مقدمہ عدالت کو بھیجنا مفاد عامہ کے منافی تو نہیں۔ جو کچھ فیصلہ ہو گا۔ فریقین متعلقہ کو اس کی اطلاع دی جائے گی۔

یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے ۳۱ جنوری ۱۹۶۶ء تک کے مقدمات کی تفصیل جن میں شمالی زون کی صنعتی عدالت سے منتقل شدہ مقدمات بھی شامل ہیں:۔

دفعہ	رسید	فیصلے
۵(۵)	۲۴	۲۰
۳۱	۱۳۸	۱۳
۱۰(۱)(و)	۲	-
۱۵	۲	-
۲۰	۲	۳
۲۶	۱۴	۶

دفعہ	رسید	فیصلے
۲۸	۶۵	۱۶
۳۰	۹	۷
۲۵	۲	-
	۲۵۸	۶۵

یکم جنوری سنہ ۱۹۶۶ء سے ۳۰ رجون سنہ ۱۹۶۶ء تک کے مقدمات :-

دفعہ	رسید	فیصلے
۵(۵)	۲۲	۲۷
۳۱	۱۱۱	۷۶
۱۴	۲	۳
۱۵	۷	-
۲۶	۱۰۶	۳۲
۲۸	۱۲۳	۸۶
۳۰	۸	۱۴
۳۵	۶	۸
بحالی کی درخواستیں	۵	۱۰
اپیل	۴	۳
زیر دفعہ ۶ درخواست	۱	-
قاعدہ ۱۶ کے تحت	-	۲
	۴۰۳	۲۶۴

۱۳ رجون سنہ ۱۹۶۶ء کو صنعتی تنازعات (راضی نامہ اور عدالتی چارہ جوئی) کا حکم منسوخ کر دیا گیا لیکن ساتھ ہی حکومت نے اعلان کیا کہ اگر اس دوران میں کسی افسر راضی نامہ کی رپورٹ مذکورہ حکم کے تحت موصول ہوئی تو اس پر اس طرح کارروائی کی جائے گی گویا مذکورہ حکم منسوخ نہیں ہوا ہے۔

اس عدالت کو ٹریڈ یونین ایکٹ ۱۹۲۶ء کے تحت اپیل کی سماعت کے اختیارات بھی ہیں - یہ عدالت افرادی قوت کے ٹریبونل کی حیثیت سے بھی کام کرتی ہے -

کراچی

کام میں آسانی کے لئے حکومت نے دو آزاد صنعتی عدالتیں اوّل و دوئم (سابقہ مرکزی) کراچی میں اس سال کے آغاز میں قائم کی تھیں -

حکومت مغربی پاکستان نے سابق مرکزی صنعتی عدالت کی تشکیل نو بطور عدالت ۲ کی جس نے ۱۴ جون ۱۹۶۵ء سے کام شروع کیا - اس کے بعد ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو ۱ صنعتی عدالت توڑ دی گئی اور اب یہی عدالت کام کر رہی ہے - منسوخ شدہ عدالت کا تمام کام بھی اسی عدالت کو منتقل کر دیا گیا - کُل ۳۰۶ مقدمات پہلی عدالت سے منتقل ہوئے - ۳۰ جون ۱۹۶۶ء تک کل مقدمات ۶۲۹ اس عدالت میں زیر سماعت تھے - اس کے علاوہ روزانہ نئے مقدمات بھی موصول ہوتے رہے - اس عدالت کی حیثیت مستقل ہے اور اس کے برقرار رکھنے کا دار و مدار صنعتوں کے فروغ پر ہے - صنعتی میدان میں سکون و اطمینان بھی اس عدالت کی کارکردگی پر منحصر ہے -

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عدالت کی تشکیل پر روشنی ڈال دی جائے - چیئرمین اور ممبران کے علاوہ عدالت کا ایک رجسٹرار بھی ہے جو دفتر میں انتظامیہ کا سربراہ ہے - چیئرمین اکثر مقدمات میں اپیل سننے کا اختیار رکھتے ہیں - رجسٹرار کو عدالت کے تمام عملہ محرری کے تقرر اور برطرفی کے اختیارات ہیں - جب کوئی درخواست آتی ہے تو رجسٹرار اس کا معائنہ کرنے کے بعد اس کی تاریخ سماعت مقرر کر دیتا ہے پھر عدالت کا ریڈر اس کا اندراج رجسٹر میں کر کے تاریخ مقررہ پر اسے مسل کے ساتھ عدالت میں پیش کر دیتا ہے - رجسٹرار فریقین کے نام سمن جاری کرتا ہے - مقدمات کی فہرست عدالت کے باہر چسپاں کر دی جاتی ہے - روزانہ کافی مقدمات کی سماعت ہوتی ہے -

مسلوں کے معائنہ یا نقل حاصل کرنے کے لئے کوئی فیس نہیں لی جاتی -

عدالت بعض مقدمات میں سرسری سماعت کا طریق کار بھی اختیار کرتی ہے تاکہ تنازعے کا جلد فیصلہ ہو جائے - تمام ریکارڈ برقرار رکھا جاتا ہے -

فریقین کو خرچہ سے بچانے کے لئے عدالت مناسب موقعوں پر دورہ بھی کرتی ہے اور مقدمات کی سماعت متعلقہ مقامات پر کرتی ہے - ہنگامی حالات میں کفایت کے پیشِ نظر یہ دورے معطل کر دیئے گئے تھے اب پھر جاری ہو گئے ہیں -

صنعت و حرفت

سال ۶۵-۱۹۶۴ء میں دوسرا پنجسالہ منصوبہ کامیابی سے ختم ہوا۔ اس میں جو مالی اور عملی حدود صنعت کے لئے مقرر کئے [illegible] سب مکمل ہوئے۔ بہ حیثیت مجموعی ہر شعبے میں سالانہ ۵ فیصد اضافہ ہوا۔ سرمایہ کاری کی سطح قومی پیداوار کے ۱۸ فیصد [illegible] پہنچ گئی اور قومی آمدنی منصوبہ کی مقررہ حد ۲۴ فیصد سے بڑھ کر ۲۹ فیصد ہو گئی۔ قومی معیشت کے معیار کے بلندی میں [illegible] شعبے کا بڑا کردار ہے۔

تیسرا پنجسالہ منصوبہ جولائی ۱۹۶۵ء میں شروع ہوا جو دوسرے منصوبے سے زیادہ وسیع و جامع ہے۔ اس کی رو سے شعبۂ صنعت کے لئے ۱۲ ارب ۸۸ کروڑ روپیہ مختص ہے۔ اس میں سے ۸ ارب ۳۰ کروڑ نجی سرمایہ اور باقی سرکاری ہوگا۔ مغربی پاکستان کے لئے ۵ ارب ۸۳ کروڑ روپیہ ہے جس میں ۴ ارب ۵۰ کروڑ نجی شعبہ میں اور ایک ارب ۳۳ کروڑ سرکاری سرمایہ ہوگا۔ اس طرح دوسرے پنجسالہ منصوبے کی سرمایہ کاری پر بڑا بنیادی اضافہ ہوا ہے۔

منصوبے سے صنعتی پروگرام کے بڑے بڑے مقاصد ظاہر ہیں۔ جو سرمایہ کاری کے حدود ہیں ان تک پہنچنا ہے اور قومی پیداوار میں صنعت کاری کے کردار کی اہمیّت کو پیشِ نظر رکھنا ہے۔ اس مقصد کے لئے درآمدات کا متبادل ذریعہ تلاش کرنا، برآمدات کی آمدنی اور زیادہ سے زیادہ ملکی خام مال کے استعمال پر زور دینا ہے۔ بھاری مشینری کے کارخانے لگانا اور موجودہ صنعتوں کی پیداوار میں اضافہ پر خاص توجہ دی جائے گی۔ لہٰذا ملک کے دونوں حصّوں میں بھاری اوزار بنانے والے، بھاری انجینئرنگ اور بھاری برقی مصنوعات کے کارخانے لگائے جا رہے ہیں۔ ایک پیٹرو کیمیائی کارخانہ کا قیام بھی زیر غور ہے۔ کیمیائی کھاد کی پیداوار میں اضافہ کی سکیمیں بھی ہو رہی ہیں۔ ایسی صنعتوں کے سلسلے میں سرکاری سرمایہ سے اہم اضافے ہوں گے۔ تاہم نجی سرمایے سے بھی بنیادی اور دفاع میں کام آنے والی صنعتیں قائم کی جائیں گی۔

صنعتی سرمایہ کاری کا جدول

تیسرے پنجسالہ منصوبے کے تقاضوں کے مطابق صنعتی سرمایہ کاری کے جدول کی تیاری کا کام شروع کر دیا گیا تھا۔ مگر غیر ملکی امداد کے رک جانے اور بھارتی حملہ کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑا تھا۔ آخر نومبر ۱۹۶۵ء میں حکومت نے صنعتی سرمایہ کاری کے جدول کا اعلان کیا۔ جس کے تحت ۶۳ شقیں ہیں۔ ایک ارب ۹۰ کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ مغربی پاکستان اور ایک ارب ۶۱ کروڑ ۳۹ لاکھ مشرقی پاکستان کے لئے مختص ہوا۔ اس کے ساتھ چھوٹی اور درمیانی صنعتوں کے لئے جدول تیار ہوا۔ جس میں مغربی پاکستان کے لئے مزید ۱۳ کروڑ ۲۵ لاکھ روپے منظور ہوئے۔ اس رقم میں سے بھاری، درمیانی اور چھوٹی صنعتوں کے ضمن میں مارچ ۱۹۶۶ء تک ۹۴ کروڑ ۷ ، ۹ لاکھ روپیہ لگایا جا چکا ہے۔ پہلی جدول کی سات صنعتوں کے حدود اور درمیانی اور چھوٹی ۱۸ صنعتوں کے حدود ختم ہو چکے ہیں۔ یہ صورت حال دیکھ کر حکومت نے تیسرے پنجسالہ منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے صنعتی سرمایہ کاری کا ایک وسیع اور جامع جدول جاری کیا۔ جس میں دو سو صنعتیں شامل ہیں۔ اور مغربی پاکستان میں اس کے تحت کل ۵۸ کروڑ ۶۰ لاکھ روپیہ لگے گا۔ اس میں سے ۵۶ کروڑ ۷ لاکھ بھاری اور درمیانی صنعتوں پر اور دو کروڑ ۵۳ لاکھ چھوٹی صنعتوں پر خرچ ہوگا۔ مغربی پاکستان کا حصہ ملکی سرمایہ کاری کا ۵۴ فیصد ہے اس جامع جدول کے اجرا کے چار ماہ کے اندر ۱۳ بھاری صنعتوں اور ۳ چھوٹی صنعتوں کے مقررہ حدود ختم ہو چکے ہیں۔ دوسرے شعبوں میں بھی دھڑا دھڑ منظوری دی جا رہی ہے۔ معقول شرائط، اور صحت مندانہ سرمایہ کاری کا ماحول مہیا کرکے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ نجی شعبے میں تیسرے پنجسالہ منصوبے کی سرمایہ کاری دوسرے منصوبے سے نہیں بڑھ جائے گی۔

سال زیر تبصرہ کے متعلق یہ ہے کہ اس میں صنعتی سرگرمیاں تسلی بخش رہی ہیں اور جنگ کے باوجود کام کی رفتار میں کوئی فرق نہیں آیا۔ صنعتی پیداوار جو ۶۰-۱۹۵۹ء میں (آغاز کا سال) ۱۰۰ تھی ۶۵-۱۹۶۴ء میں ۲۰۱،۷ ہو گئی۔

صنعتوں کی باضابطگی

صوبے میں بعض صنعتیں سرکاری اجازت کے بغیر چلائی جا رہی تھیں۔ ان میں سے بعض ایسے اچھے طریق پر چل رہی تھیں کہ ان صنعتوں کا مقابلہ کرتی تھیں جنہیں درآمدی سہولتیں سرکاری طور پر مہیا تھیں۔ چنانچہ ایسی صنعتوں کو بھی درآمدی

سہولتیں دینا ضروری سمجھا گیا تاکہ وہ اپنا معیار بلند کریں اور برآمد کے علاوہ ملکی منڈیوں میں صحت مندانہ مقابلہ کریں۔ یہ کام انہیں باضابطہ بنانے کے ذریعے کیا گیا اور اس سال بھی مقررہ طریق کے مطابق جاری رہا۔

صنعتی جائزہ

اب تک ۴۵ صنعتوں کا جائزہ ان کی پیداوار کی مقدار کی بنیاد پر اور ۱۸ صنعتوں کا جائزہ ان کی پیداواری صلاحیت کی بنیاد پر لیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ اس محکمے نے محکمۂ زراعت کی شراکت سے ۳۷۹ کپاس بیلنے کے کارخانوں کا معائنہ کیا ہے۔ ایسی ہی تشخیص بناسپتی گھی کی صنعت کے متعلق ہو چکی ہے۔

۱۶ صنعتوں کے متعلق رپورٹیں آخری مرحلے میں ہیں۔ اُن میں پارچہ بافی، رنگ روغن، چھاپے خانے، صابن سازی، ہوز پائپ، موٹروں کے پُرزے، بسوں کی باڈیاں بنانا، پنسل تراش، بجلی کا سامان، ہوزری، جوتے، دانتوں کے پیسٹ، ریلیف نقشے، آئینہ سازی، چاول چھڑنا اور آٹا پیسنے اور سرد خانوں کی صنعتیں شامل ہیں۔

لائسنس جاری کرنے کے سلسلے میں اب تک ۳ ہزار صنعتی اداروں کا معائنہ کیا جا چکا ہے جو تقریباً کل تعداد کا ۷۰ فیصد ہے۔

صنعتی علاقے (اسٹیٹس)

سال رواں میں چھ صنعتی علاقوں کے قیام اور آبادکاری کا کام جاری رہا۔ ہر علاقے کی تفصیل یہ ہے:۔

صنعتی علاقہ سکھر

اس سکیم کا کل رقبہ ۱۳۸۰ ایکڑ ہے جس میں سے اب تک ۸۷۲ ایکڑ حاصل کیا جا چکا ہے۔ ۱۷ لاکھ روپے اب تک یہاں تعمیرات پر خرچ ہو چکے ہیں۔

سڑکوں کی تعمیر کا پہلا مرحلہ ختم ہو چکا ہے۔ دفتروں اور مکانوں کی تعمیر مکمل ہونے والی ہے۔ قطعات اراضی کی تقسیم کا کام بھی تیار ہے۔

اس علاقے میں تین کارخانوں کو قطعات دیئے جا چکے ہیں۔ سنہ ۱۹۶۶-۶۷ء کے دوران دس پلاٹ اور دے دیئے جائیں گے۔

صنعتی علاقہ پشاور

۸۸۴ ایکڑ رقبہ حاصل کیا جا چکا ہے۔ مساحت ہو چکی ہے اور تعمیر کے نقشے منظور کر دیئے گئے ہیں۔ سڑکوں کی تعمیر کے لئے انجن اور خام مسالہ خرید لیا گیا ہے۔ ۶۷-۱۹۶۶ء میں ساڑھے سات لاکھ روپے تعمیراتی کاموں پر اور صرف ہوں گے۔ قطعات اراضی کی تقسیم بھی شروع ہے۔

صنعتی علاقہ ملتان

۱۴۱۰ ایکڑ زمین لے لی گئی ہے۔ ۱۸ لاکھ ۶۳ ہزار پانچسو روپیہ معاوضہ دینے کے لئے کلکٹر کو دے دیا گیا ہے ۶۷-۱۹۶۶ء میں اس علاقے کو ٹھیک ٹھاک کرنے پر دس لاکھ روپے صرف ہوں گے۔ سڑک بنانے کے انجن اور دوسرا سامان خرید لیا گیا ہے۔ قطعات اراضی کی تقسیم بھی شروع ہونے والی ہے۔

صنعتی علاقہ جہلم

۱۵۰۰ ایکڑ میں سے ۱۱۳۰ ایکڑ زمین حاصل کر لی گئی ہے۔ ۶۶-۱۹۶۵ء تک مختص رقم ساڑھے بارہ لاکھ ہے مساحت ہو چکی ہے۔ ابتدائی کام شروع ہے۔ تعمیرات کا کام بھی شروع ہونے والا ہے۔

صنعتی علاقہ رحیم یار خان

اس علاقے کی درستی کا کام معرض التوا میں ہے۔ کیونکہ محکمے کو روپیہ نہیں ملا۔ بہر حال ۱۹۰۰ ایکڑ رقبہ منتخب کر لیا گیا ہے اور جونہی سرمایہ فراہم ہو گا کام شروع کر دیا جائے گا۔

صنعتی علاقہ سرگودھا

۹۰۰ ایکڑ زمین کے حصول کا کام جاری ہے اور عنقریب قبضہ ملنے والا ہے۔ مساحت ہو چکی ہے اور نقشے تیار ہیں اب تک کپڑے کے ایک کارخانے کو تعمیر کی اجازت ملی ہے۔ توقع ہے کہ پانچ اور اداروں کو الاٹمنٹ ہو جائے گی۔

نئے صنعتی علاقے

پتوکی اور سادھوکی میں دو نئے صنعتی علاقے قائم کرنے کی سکیم تیار کی گئی ہے اور صوبائی مجلس عمل کے زیر غور ہے

سالانہ ترقیاتی پروگرام

ترقیاتی سکیموں کی صورتِ حال ذیل کے گوشوارے سے ظاہر ہوگی :-

نام سکیم	تخمینی لاگت مدت تکمیل	سنہ ۱۹۶۶-۶۷ء کے لئے مختص رقم
نئی سکیمیں		
(۱) صنعتی تحقیقی مراکز اور متعلقہ ورکشاپ کی تنظیم نو	۲۴،۲۴ لاکھ ۱۹۶۷-۶۸ء	۵ لاکھ
(۲) روہڑی اور واہ کی سیمنٹ فیکٹریوں کی توسیع و تجدید	۱۵ کروڑ	ایک کروڑ
میزان	۱۵،۲۴،۰۰،۰۰۰،۲۴ روپے	ایک کروڑ ۵ لاکھ

جاری سکیمیں

(۱) کوالٹی کنٹرول کی تنظیم مغربی پاکستان	۲۶،۱۰ لاکھ ۱۹۶۷-۷۰ء	۳۷،۲ لاکھ
(۲) صنعتی تعلیم کے لئے وظائف	—	۲۷ ہزار
(۳) صنعتی علاقہ، سکھر	۴۰،۷۳ لاکھ	۱۸ لاکھ
(۴) " " پشاور	۲۰،۶۲ "	۱۳ "
(۵) " " ملتان	۸۴ "	۱۸ " ۵۰ ہزار
(۶) " " سرگودھا	۲۰،۶۲ "	۳۰ " ۲۰ "
(۷) " " جہلم	۹۱ "	۳۶ " ۵۰ "

(۸) صنعتی علاقہ رحیم یار خاں	۲۰،۶۲ لاکھ	۱۰ لاکھ
(۹) چھوٹے کام	–	–
میزان	۴۴۵،۲۶ لاکھ	۱۲۸،۸۴ لاکھ

سٹور

محکمہ کے شعبۂ سپلائی (رسد) کا کام جاری رہا - یہ شعبہ ایسے سرکاری محکموں اور نیم خود مختار اداروں کے لئے ضروریات خریدتا ہے جن کے ساتھ کوئی شعبہ خرید متعلق نہیں -

۶۶-۱۹۶۵ء میں مقامی اور درآمدی اشیا کی خریداری کے علاوہ بین الاقوامی ترقیاتی ایجنسی کے قرضے کی مدد سے ۴۰ لاکھ روپے سے زائد کا سامان خریدا گیا - پھر جنس کے بدلے جنس کے سودے کا کام بن رہا ہے - ہنگامی حالات کے دوران بعض اشیاء کی خریداری کے خصوصی انتظامات کئے گئے -

برآمدات

جارحی حملے اور غیر ممالک کے مقابلے کے باوجود مصنوعات کی برآمد میں اضافہ ہوا - اس سال مغربی پاکستان سے ایک ارب ۹ کروڑ ۶۸ لاکھ روپے کا مال برآمد کیا گیا - جولائی ۱۹۶۵ء سے مئی ۱۹۶۶ء تک جو برآمد ہوئی اس کی تفصیل کا گوشوارہ آخر میں منسلک ہے -

دیگر سہولتیں

صنعتی میدان میں نئے سرمایہ کاروں کو حصول اراضی، بجلی کے کنکشن، سفری سہولتیں، قرضہ جات، غیر ملکی ماہروں کو ملازم رکھنے، سیمنٹ مہیا کرنے اور اسی قسم کی دوسری سہولتیں دیجاتی رہیں - اس کے علاوہ لازمی رسد کے قانون کے تحت بھی فرائض کی انجام دہی ہوتی رہی -

اختصاص کے ادارے

محکمے کے تحت بعض خصوصی مہارتوں کے ادارے چل رہے ہیں جو صنعت کاروں کو مناسب مشورے اور تربیّت دیتے

ہیں۔ انمیں پارچہ بافی فنشنگ کا مرکز، سرگودھا، اون کا مرکز جھنگ، قالین سازی کا مرکز شاہدرہ شامل ہیں۔

تفصیل برآمدات جولائی سنہ ۱۹۶۵ء سے مئی سنہ ۱۹۶۶ء تک

نام اشیاء	مالیت ہزاروں میں
(۱) تازہ مچھلی اور محفوظ شدہ	۴۱۷۱۵،۷۹۳ روپے
(۲) تازہ مچھلی ڈبوں میں	۳۵۱۶،۴۴۰ "
(۳) اناج کی مصنوعات اور آٹا	۱۳۴۳،۵۹۸ "
(۴) تازہ یا محفوظ شدہ سبزی	۳۷۵،۷۷۲ "
(۵) شکر اور شہد	۴۴۳۰،۳۰۶ "
(۶) شکر کی مٹھائیاں	۵۶۰،۳۳۶ "
(۷) حیوانات کی خوراک	۲۴۰۸۱،۳۸۱ "
(۸) زندہ جانور اور خوراک	۲۰۳۶۲۱،۸۴۱ "
(۹) تمباکو کی مصنوعات	۷۷۴،۴۳۱ "
(۱۰) کھالیں، چمڑے	۱۲۹۳۹،۵۴۱ "
(۱۱) بالوں والی کھالیں	۳۹۷،۲۱۲ "
(۱۲) جنگلی جانوروں کے بال	۶۴۲۲۵،۸۳۲ "
(۱۳) خام کھاد	۱۱۰۹۳،۴۷۷ "
(۱۴) رنگ و روغن	۲۵۰۱،۴۹۲ "
(۱۵) ادویہ	۵۳۱۹،۳۰۱ "
(۱۶) خوشبوئیں اور سنگار کی چیزیں	۷۱۸،۵۴۲ "
(۱۷) کپڑے دھونے کا صابن	۶۶۷۵،۰۳۶ "
(۱۸) کیمیائی مصنوعات وسامان	۱۳۷۵،۳۳۷ "
	۲۲۱۰۶،۶۶۹ "

(۱۹) چمڑا	۶۶۰۸۹ ، ۵۰۱ روپے
(۲۰) چمڑے کی مصنوعات	۳۱۰ ، ۴۱۲ "
(۲۱) سوتی دھاگہ	۹۴۴۱۵ ، ۳۰۶ "
(۲۲) سوتی کپڑا	۱۲۸۵۳۲ ، ۵۴۲ "
(۲۳) تولیے ، لیس وغیرہ	۲۲۴ ، ۹۹۰ "
(۲۴) خاص سوتی کپڑے	۱۳۹۲ ، ۱۸۷ "
(۲۵) کپڑے سے متعلق سامان	۱۰۳۲۵ ، ۴۷۴ "
(۲۶) آٹے کی بھوسی	۲۰۹۴۰ ، ۷۹۱ "
(۲۷) بالٹیاں	۶۴۹ ، ۳۹۶ "
(۲۸) چمچے ، کانٹے ، چھریاں	۱۹۵۷ ، ۷۹۰ "
(۲۹) دھات کا گھریلو سامان	۱۳۶۶ ، ۷۹۵ "
(۳۰) دھات کی بعض مخصوص مصنوعات	۱۳۴۶ ، ۶۳۹ "
(۳۱) قوت پیدا کرنے والی مشینیں ، غیر برقی	۲۰۱۹ ، ۲۴۲ "
(۳۲) زرعی مشینیں اور آلات	۵۳۱۳ ، ۶۲۲ "
(۳۳) دھات سازی کی مشینیں	۷۷۳ ، ۲۴۵ "
(۳۴) کپڑا بننے اور چمڑے کی مشینیں	۵۵۹ ، ۲۹۹ "
(۳۵) مشینیں اور پرزے	۱۷۸۶ ، ۰۶۶ "
(۳۶) برقی مشینری اور سوچ گیئر	۱۶۸۶ ، ۳۸۸ "
(۳۷) بجلی کی ترسیم کا سامان	۱۰۷۰ ، ۴۰۰ "
(۳۸) بجلی کا گھریلو سامان	۱۸۴۶ ، ۹۳۷ "
(۳۹) جہازوں اور کشتیوں کی مشینری	۵۹۵ ، ۴۱۰ "
(۴۰) رسل و رسائل کا سامان	۲۴۹۴۱ ، ۶۴۷ "
(۴۱) بجلی کا دیگر سامان	۱۰۱۴ ، ۲۳۲ "

(۴۲) روڈ موٹر وہیکلز	۳۰۰۲,۶۹۹ روپے
(۴۳) سفری سامان، ہنیڈ بیگ وغیرہ	" ۴۹۹,۲۴۱
(۴۴) سلے ہوئے کپڑے	" ۸۰۱۵,۷۵۶
(۴۵) جوتے	" ۷۱۳۹,۹۱۷
(۴۶) سائنسی آلات وپیمانے	" ۷۷۷۵,۷۱۱
(۴۷) موسیقی کا سامان	" ۹۵۷,۲۴۲
(۴۸) مطبوعہ سامان	" ۲۴۴۹,۹۳۶
(۴۹) کھیلوں کا سامان	" ۱۷۸۵۶,۰۲۵
(۵۰) بنی بنائی دوسری اشیاء	" ۵۹۶۶,۳۱۱
(۵۱) متفرقات	" ۵۹۲۸,۶۱۹

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن

سال ۱۹۶۵-۶۶ء میں مغربی پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کا کاروبار چھوٹی صنعتوں کا شعبہ الگ ہو جانے کی وجہ سے بدل گیا ہے۔ اب کارپوریشن کا کام صرف ۱۵ قسم کی صنعتوں تک محدود ہو گیا ہے۔ چھوٹی صنعتوں کی ایک کارپوریشن اکتوبر ۱۹۶۵ء میں الگ قائم کر دی گئی ہے۔

دوسری اہم تبدیلی یہ ہوئی ہے کہ حکومت جو سرمایہ کارپوریشن کو مختلف صنعتوں میں لگانے کے لئے دیتی ہے۔ اس پر سود لے گی۔ اب تک جو سرمایہ لگایا جاتا تھا وہ حکومت کا سرمایہ سمجھا جاتا تھا اور اس پر منافع بھی دیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ تمام سرمایہ حکومت کے خزانے میں واپس داخل کرنا ہی ضروری تھا۔ لیکن ۱۹۶۵-۶۶ء سے ایسا سرمایہ قرضہ تصوّر ہو گا اور اس پر فی الحال ۲ فیصد سود دیا جائے گا۔ اب کارپوریشن تمام منصوبوں اور کمپنیوں سے حاصل شدہ منافع خود رکھے گی۔ اور صرف سود حکومت کو دے گی۔ لہٰذا ۱۹۶۵-۶۶ء میں صوبائی حکومت کو ۸۸ لاکھ ۴۷ ہزار روپیہ بطورِ سود ادا کر دیا گیا ہے۔

اس سال کارپوریشن نے تیسرے پنجسالہ منصوبے کے مطابق اپنا پروگرام تیار کر لیا ہے۔ اس پروگرام پر ایک ارب ۱۴ کروڑ روپے صرف ہوں گے اور اس پروگرام میں زیادہ تر زور پیداواری صلاحیت کے اضافہ کرنے پر دیا جائے گا۔ بنیادی صنعتی منصوبے جیسے بھاری مشینری بڑے برقی آلات، فولاد سازی۔ پیتل سازی اور متعلقہ معدنیات کی صنعتوں کے کارخانے منصوبے کے دوران شروع کرنے کی تجویز ہے۔ موجودہ سال کا کارنامہ یہ ہے کہ کارپوریشن نے اپنے بھاری مشینری کے پروگرام کو ایک شکل دے دی ہے۔ نہ صرف بنیادی صنعتوں کے لگانے کا جواز ڈھونڈ لیا گیا ہے بلکہ اُن کے شروع کرنے کے لئے ابتدائی قدم بھی اٹھائے جا چکے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی کارپوریشن نے زراعتی مسائل کا خیال کرتے ہوئے کھاد کی پیداوار بڑھانے پر توجہ دی ہے اور ملتان کے قدرتی گیس کے کھاد کے کارخانے کی مشینری میں اضافہ کر دیا ہے اور داؤد خیل کے کھاد کے کارخانے کا ایک اور حصّہ تعمیر کیا ہے۔ اُن انتظامات سے ۲۹ ہزار ۷۰۰ ٹن ایمونیم نائٹریٹ، ۶ لاکھ ٹن ایمونیم سلفیٹ اور ۱۶ ہزار پانچسو ٹن اوریا زائد پیدا ہو گا۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱۰) ہائی پریشر سٹیل پائپ بنانا	ایک کروڑ ۸۰ لاکھ	منظوری متوقع
(۱۱) جہاز سازی (کراچی) لوہے کی ڈھلائی	دس لاکھ ۳ ہزار	منظور
(۱۲) چھانگا مانگا میں گتہ سازی	دو کروڑ ۹۰ لاکھ	"
(۱۳) " " ایندھن کی تیاری	۹۰ ہزار	"
(۱۴) صنعتی الکحل کا کارخانہ، بنوں	۴۰ لاکھ ۲۲ ہزار	نامنظور
(۱۵) آٹے کے ملز (۵ یونٹ)	دو کروڑ دس لاکھ	منظوری متوقع
میزان	۲ ارب ۴۳ کروڑ ۲۰ لاکھ	

چونکہ ۶۶-۱۹۶۵ء تیسرے منصوبے کا پہلا سال تھا - اس لئے کارپوریشن نے اپنے منظور شدہ منصوبوں کی تکمیل کے پروگرام کو ٹھوس شکل دے دی اور یہ بات مندرجہ بالا منصوبوں کے پیش کرنے سے ظاہر ہے - ان کی تیاری ہی کارپوریشن کے لئے اس سال کا کارنامہ ہے ۔

اس کے علاوہ کارپوریشن نے حکومت کو فولاد سازی، جنگلات کی صنعتوں اور معدنیات کی ترقی کے لئے پانچ سکیمیں ارسال کیں جو صرف مساحت سے متعلق تھیں - ان میں سے فولاد سازی اور جنگلات کی صنعتوں کی مساحت ختم ہو چکی ہے ۔ ۳۰ جون ۱۹۶۶ء کو کارپوریشن کے زیر انتظام ۲۱ منصوبے تھے جن کی مجموعی لاگت ایک ارب ۳ کروڑ ۹۰ لاکھ روپے تھی ۔ ان میں زیادہ سرمایہ بھاری صنعتوں کے منصوبوں کا ہے - جیسے پاکستان مشین ٹول فیکٹری - بھاری مشینری کا کارخانہ، بھاری برقی آلات کا کارخانہ، کراچی کے جہاز سازی کے کارخانے کی توسیع، زیل پاک سیمنٹ فیکٹری اور کھاد کے کارخانوں کی توسیع - یہ منصوبے تیسرے پنجسالہ منصوبے کے دوران ختم ہو جائیں گے - ان منصوبوں پر اب تک جو کام ہوا ہے اس کی تفصیل آگے آئے گی ۔

مغربی پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے منصوبوں سے ۶۶-۱۹۶۵ء کے دوران جو سامان تیار ہوا - اس کی مالیت ۲۲ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے تھی - جب کہ ۶۵-۱۹۶۴ء میں ۲۲ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کا سامان تیار ہوا تھا - ۶۶-۱۹۶۵ء میں کھاد - کوئلہ، نمک اور کیمیائی مصنوعات کی پیداوار کی سطح ۶۵-۱۹۶۴ء کے مقابلے میں بلند تھی - البتہ جنگ کی وجہ سے سرکاری اور نجی تعمیرات کا کام رک گیا تھا اس لئے سیمنٹ کی پیداوار کم ہوئی تھی ۔

بھاری انجینئرنگ

اب تک کارپوریشن نے اس بارے میں چار سکیمیں جاری کی ہیں ان میں پاکستان مشین ٹول فیکٹری، بھاری مشین سازی [illegible] کارخانہ، بھاری برقی آلات کا کارخانہ، اور فولاد سازی کا کارخانہ کی جن پر ایک ارب ۹۱ کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔ ساخت [illegible] مکمل ہوچکی ہے۔ اور تفصیلات پی سی ۱/۲ پر حکومت کی منظوری کے لئے بھیج دی گئی ہیں۔ پاکستان ٹول فیکٹری کے منصوبے پر خوب کام ہو رہا ہے باقی تین منصوبوں کی منظوری کا انتظار ہے۔ اس فیکٹری میں افقی، عمودی اور عمومی مشینی اوزار، گیر بکس ڈفرنشل، مہریں وغیرہ تیار ہوں گی۔ سالانہ پیداوار کا اندازہ ایک باری کے کام کی بنیاد پر چار کروڑ ۵۰ لاکھ اور دو وقتی باریوں [illegible] بنیاد پر ۹ کروڑ روپے ہے۔ اب تک جتنا کام اس کارخانے کی تعمیر کا ہوچکا ہے وہ ذیل میں درج ہے۔

کھلے سٹور، سڑکیں اور بیرونی تعمیرات ۹۲ فیصد، چھپنی سو فیصد، عملے کی عمارت ۵۴ فیصد، تربیتی ادارہ ۲۴ فیصد [illegible] کے ہال ۱ و ۲ ۵، ۱۷ فیصد، بجلی کی فٹنگ ۶۰ فیصد، آب رسانی کے انتظامات اور حفظانِ صحت کی تعمیرات ۲۰ فیصد مکمل ہوچکی ہیں۔

حکومت نے مشینیں اور پلانٹ خریدنے کے لئے دو کروڑ دس لاکھ فرانک کی رقم مختص کردی ہے۔ فرانس اور [illegible] مشینیں درآمد کی جارہی ہیں۔

بھاری مشین سازی کے کارخانے کے منصوبہ پر چینی تعاون کی وجہ سے نظر ثانی کی گئی۔ ترمیم شدہ منصوبے کے تحت ان کارخانوں میں سیمنٹ اور شکر سازی کے پلانٹ، بائلرز، سفری کرین، ریلوے کا سامان، سڑک بنانے کی مشینیں، دریائی [illegible] کے جہاز، اور مختلف فولادی ڈھانچے جن کا وزن ۱۴۵۰۰ ٹن تک ہوگا تیار ہوں گے۔ سالانہ قیمت چھ کروڑ دس لاکھ روپے [illegible] گی۔ یہ منصوبہ اصولی طور پر منظور ہوچکا ہے۔ اس کارخانے کے لئے ٹیکسلا کے قریب جگہ لے لی گئی ہے اور ابتدائی کام [illegible] رہا ہے۔

سال زیر تبصرہ کے دوران بھاری برقی آلات بنانے والے کارخانے کی منصوبہ بندی کا کام مکمل ہوگیا ہے۔ پیداوار کی اقسام کے پروگرام کو آخری شکل دے دی گئی ہے۔ جس میں بجلی کے جنریٹر، ٹرانسفارمر، انسولیٹر وغیرہ شامل ہیں۔ سالانہ پیداوار کا اندازہ ایک باری کی بنیاد پر ۵ کروڑ تیس لاکھ روپے ہے۔ جونہی حکومت کی منظوری آگئی کام شروع کردیا جائے گا۔

کالا باغ میں فولاد سازی کا کارخانہ ملک کا سب سے بڑا صنعتی کارخانہ ہوگا جو مقامی طور پر حاصل شدہ خام لوہے [illegible]

۵ لاکھ ٹن فولاد سالانہ تیار کرے گا۔ کالا باغ اور چترال میں خام لوہے کے ذخائر کی مساحت کا کام شروع ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۷ کروڑ ۵۰ لاکھ ٹن خام لوہے کے ذخائر ملک میں موجود ہیں۔ اب اتنے خرچ سے اتنا بڑا کارخانہ تعمیر کرنا اس لحاظ سے قابل غور ہے کہ کام شروع ہونے کے بعد اس میں کفایت اور نفع حاصل ہو۔ کچھ خام لوہے کا نمونہ جرمنی بھیجا گیا تھا کہ آزمائش کے بعد یہ معلوم ہو کہ ایسا خام لوہا کفایت سے استعمال ہو سکے گا جواب آیا کہ منصوبہ کفایت سے چلایا جا سکتا ہے۔

کھاد اور کیمیائی ادویہ

داؤد خیل میں کھاد کا کارخانہ اور لائل پور میں کیمیائی ادویہ کے کارخانے میں توسیع ہو رہی ہے جس سے سالانہ ۵۰ ہزار ٹن امونیم سلفیٹ اور ۳۶ ہزار ٹن سپر فاسفیٹ زائد پیدا ہو سکے گا۔
گندھک کے تیزاب کا پلانٹ موقع پر پہنچ گیا ہے اور سپر فاسفیٹ کی مشینیں آنے والی ہیں۔ تعمیرات مکمل ہیں اور مشینیں نصب ہو رہی ہیں۔ رہائشی تعمیرات کا کام بھی ساتھ ساتھ ہو رہا ہے۔ داؤد خیل کے کارخانے کے لئے فرانس اور جاپان سے بات چیت ہو چکی ہے۔ مشینیں جلد ہی آنے والی ہیں۔ توسیع کی یہ دونوں سکیمیں ۶۷-۱۹۶۶ء میں مکمل ہو جائیں گی۔
ملک میں فی ایکڑ زرعی پیداوار بڑھانے پر بڑا زور دیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے کھاد کی اشد ضرورت ہے۔ کارپوریشن نے ملتان میں قدرتی گیس سے چلنے والے کھاد کے کارخانے اور داؤد خیل کے کارخانے کی توسیع کے لئے سکیمیں بھیج دی ہیں جن کی تکمیل کے بعد ۲۹۷۰۰ ٹن امونیم نائٹریٹ اور ۷ لاکھ ۶۶ ہزار ٹن دوسرے کیمیائی کھاد زائد پیدا ہوں گے۔ چونکہ یہ سکیمیں بڑی قومی اہمیت کی ہیں اس لئے دنیا بھر میں اس کے پلانٹوں کی سپلائی کے ٹنڈر بھیجے گئے اور اس سال یہ کام مکمل ہو جائے گا۔
داؤد خیل کے کارخانے سے نکلا ہوا فاضل تارکول استعمال کرنے کی تجویز ساڑھے دس لاکھ روپے کے خرچ سے زیر غور ہے۔ اس سے ۱۲۵۰ ٹن کریسوٹ آئل اور سڑکوں کے لئے استعمال ہونے والا تارکول بنایا جائے گا۔ ساز و سامان نصب کرنا اور انجینئرنگ کا کام مئی ۱۹۶۶ء میں مکمل ہو چکا ہے۔

سیمنٹ

زیل پاک سیمنٹ فیکٹری میں ایک ہزار ٹن روزانہ کی پانچویں اور چھٹی بھٹیاں لگا کر توسیع کی جا رہی ہے۔ اس کام پر ۷ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے صرف ہوں گے۔ تمام مشینری موقع پر پہنچ چکی ہے۔ تعمیرات کا کام جاری ہے۔ چمنی بھٹیوں کی

بنیادیں، کرین کا احاطہ اور سیمنٹ جمع کرنے کے چار کنویں بن چکے ہیں۔ باقی تعمیرات تکمیل کے قریب ہیں۔ توقع ہے کہ ۶۸ء میں کام بالکل مکمل ہو جائے گا۔

داؤد خیل کے کھاد کے کارخانے میں سفید سیمنٹ بنانے کا ایک پلانٹ لگایا جا رہا ہے جس میں کارخانہ کا فضلہ استعمال کیا جائے گا۔ سکیم پر ۷۰ لاکھ روپے صرف ہوں گے اور سالانہ ۱۵ ہزار ٹن سفید سیمنٹ تیار ہوا کرے گا۔ بہت سی مشینیں موقع پر پہنچ چکی ہیں۔ پلانٹ کی تنصیب جون ۱۹۶۶ء میں شروع ہوئی تھی۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ کام جلد از جلد مکمل ہو جائے۔

کارپوریشن نے حیدرآباد ٹرسٹ ریفریکٹری پراجیکٹ کا انتظام سنبھالا تھا کہ دس ہزار ٹن سالانہ آتشیں اینٹیں تیار ہو سکیں۔ ۵۰ لاکھ ۴۴ ہزار روپے کے خرچ سے مشینوں کی تجدید کی جا رہی ہے۔ اس کام میں صنعتی بنک کو شریک کیا گیا ہے۔ جو غیر ملکی زرِ مبادلہ اور ملکی سرمایہ لگائے گا۔ نئی مشینوں کی درآمد کے لئے معاہدہ ہو چکا ہے۔ موجودہ مشینوں کی مرمت اور صفائی کا کام ۸۵ فیصد ختم ہو چکا ہے۔ تجدید کا کام ۶۷-۱۹۶۶ء میں مکمل ہو جائے گا۔

کوئلہ

ڈگاری کی کانیں مرحلہ بہ مرحلہ درست کی جا رہی ہیں۔ پہلے مرحلے میں ۳۴۰ ٹن کوئلہ روزانہ نکلے گا اور دوسرے مرحلے کے بعد ۱۰۰۰ ٹن کوئلہ روزانہ حاصل ہو سکے گا۔ پہلا مرحلہ اس سال کے آخر میں ختم ہو گا۔ ۶۶-۱۹۶۵ء میں ۳۹،۳۳ ٹن کوئلہ نکالا گیا تھا جبکہ ۶۵-۱۹۶۴ء میں یہ مقدار ۲۸،۸۳۰ ٹن تھی۔

شریگی کی کانیں بھی اس طرح ٹھیک کی جا رہی ہیں کہ ۴۵۰ ٹن کوئلہ روزانہ حاصل ہو سکے۔ پہلے اندازہ تھا کہ ۱۹۷۰ء تک اتنی پیداوار بڑھائی جا سکے گی مگر اب توقع ہے کہ ۱۹۶۸ء میں اتنا کوئلہ نکلنے لگے گا۔ زیر زمین تمام کام مکمل ہو چکا ہے۔ فیکٹری کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ رہائشی تعمیرات کا کام سال زیر تبصرہ میں جاری رہا۔ جو مشینیں باقی ہیں اُن کی درآمد کا آرڈر فرانس اور جاپان کو دے دیا گیا ہے۔ ۶۶-۱۹۶۵ء میں شریگی کی کانوں سے ۳۸،۰۵۳ ٹن کوئلہ نکلا جبکہ ۶۵-۱۹۶۴ء میں صرف ۲۷،۱۸۰ ٹن نکلا تھا۔

سنٹرل بلاک سالٹ رینج کی کانیں

توقع تھی کہ یہاں سے جون ۱۹۶۵ء تک ۵۰۰ ٹن کوئلہ روزانہ نکلنے لگے گا اور ۱۹۶۷ء تک یہ مقدار ایک ہزار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کم سے کم اجرتوں کا بورڈ

انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کی سفارش نمبر ۳۰ میں محنت کش طبقہ کے افراد کا ایک کم سے کم مقررہ اجرت پانے کا حق تسلیم کیا گیا تھا۔ اس کی بین الاقوامی ذمہ داری کے تحت ۱۹۶۱ء میں حکومتِ پاکستان نے ملک میں کامگاروں کی کم سے کم اجرتوں کے منضبط کرنے کے اقدام کا فیصلہ کیا۔

اس ذمہ داری پر عمل درآمد کرنے کے لئے حکومتِ پاکستان نے ۱۹۶۱ء میں منیمم ویجز آرڈیننس (کم سے کم اجرتوں کا ہنگامی قانون) نافذ کیا۔ اس کا مقصد کم سے کم اجرتوں کی شرحوں کا انضباط ہے اور سرکاری ملازمین، کوئلے کی کانوں میں یا زراعت کا کام کرنے والوں کے علاوہ ان اشخاص پر (معہ آموزکاروں کے) حاوی ہے جو کسی صنعت میں ہنرمندی غیر ہنرمندی، دماغی، تکنیکی، دفتری، جسمانی یا گھریلو کام پر مامور ہوں۔

سال زیرِ رپورٹ سے قبل بورڈ نے مندرجہ ذیل صنعتوں کے متعلق اپنی تفتیشات مکمل کرلی تھیں۔

۱۔ فولادی سریا سازی (سٹیل ری رولنگ)
۲۔ موٹر روڈ ٹرانسپورٹ
۳۔ سوتی پارچہ بافی (صرف غیر ہنرمند کامگاروں کے لئے)
۴۔ برف سازی
۵۔ شکر سازی
۶۔ اونی پارچہ بافی (صرف غیر ہنرمند کامگاروں کے لئے)
۷۔ ریشم اور ریان
۸۔ چمڑے کے سامان بنانے کی صنعت
۹۔ پلاسٹک کے سامان بنانے کی صنعت

حکومت مغربی پاکستان نے ان نو متذکرہ بالا صنعتوں کے متعلق بورڈ کی سفارشات کو منظور کر لیا۔

سال زیرِ رپورٹ کے دوران میں بورڈ نے مندرجہ ذیل صنعتوں کے متعلق تفتیش شروع کی۔

۱۔ روئی بیلنے اور گانٹھیں بنانے کی صنعت۔

۲۔ دھاتوں کی صنعت (متعلقہ ظروف سازی)

۳۔ فولادی سریا سازی کی صنعت میں گرمی سے متاثر ہونے والے کامگاروں کو گرمی الاؤنس دینے کے سوال پر دوبارہ غور و خوض۔

۴۔ بناسپتی گھی اور روغن ہائے خوردنی کی صنعت، روئی بیلنے اور گانٹھیں بنانے والی صنعت کے متعلق بورڈ کی سفارشات حکومت کو برائے منظوری و اشاعت بھیج دی گئی ہیں۔ جہاں تک دھاتوں کی صنعت (متعلقہ ظروف سازی) کا تعلق ہے۔ بورڈ نے سال زیرِ رپورٹ کے اختتام پر اپنی سفارشات تقریباً مکمل کر لی تھیں۔

فروری ۱۹۶۶ء میں حکومت مغربی پاکستان نے بورڈ کو فولادی سریا سازی کی صنعت میں گرمی سے متاثر ہونے والے کامگاروں کو گرمی الاؤنس دینے کے سوال پر دوبارہ غور کرنے کی ہدایت کی۔ گرمی الاؤنس کے سوال میں آجروں اور کامگاروں دونوں کو شدید دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ یہ درحقیقت ایک بہت ہی پیچیدہ مسئلہ تھا۔ آجر چاہتے تھے کہ کوئی گرمی الاؤنس نہ دیا جائے۔ برخلاف اس کے کامگار ایک بڑھی ہوئی شرح پر اس کی ادائیگی پر مصر تھے۔ بورڈ نے اس مسئلے پر بڑی گہری توجہ دی۔ صوبے کی متعدد فیکٹریوں کا دورہ کیا۔ کئی میٹنگیں کیں اور آخر کار طویل بحثوں اور غور و خوض کے بعد انہوں نے اپنی سفارشات مرتب کیں تاکہ مغربی پاکستان گزٹ میں انہیں ان لوگوں سے جو اس سے متاثر ہوں تجاویز اور اعتراضات طلب کرنے کے لئے شائع کرایا جائے۔

سال زیرِ رپورٹ بورڈ نے بناسپتی گھی اور روغن ہائے خوردنی کی صنعت میں کم سے کم اجرتوں کی شرحوں کا تقرر کا معاملہ بھی ہاتھ میں لیا۔

بورڈ نے روئی بیلنے اور گانٹھیں بنانے والی صنعت اور دھاتوں کی صنعت (متعلقہ ظروف سازی) میں مندرجہ ذیل شرحیں مقرر کیں۔

روئی بیلنے اور گانٹھیں بنانے کی صنعت (کاٹن جننگ اینڈ پریسنگ انڈسٹری)

اس صنعت کے لئے بورڈ نے صوبے کو مندرجہ ذیل تین حصوں میں تقسیم کیا۔

ا۔ جو میونسپل کارپوریشنوں پر مشتمل ہے۔

ب۔ جو میونسپل کمیٹیوں پر مشتمل ہے۔

ج۔ جو ٹاؤن کمیٹیوں پر مشتمل ہے۔

اس صنعت میں بورڈ نے کامگاروں کی اجرتوں کی مندرجہ ذیل شرحیں مقرر کیں۔

۱۔ ہنر مند

ا۔ پانچ روپے پچیس پیسے یومیہ اور ایک سو چھتیس روپے پچاس پیسے فی ماہ مشتمل بہ ۲۶ ایّام۔

ب۔ پانچ روپے پندرہ پیسے یومیہ اور ایک سو تینتیس روپے نوّے پیسے فی ماہ مشتمل بہ ۲۶ ایّام۔

ج۔ پانچ روپے یومیہ اور ایک سو تیس روپے فی ماہ مشتمل بہ ۲۶ ایّام۔

۲۔ نیم ہنر مند

ا۔ چار روپے پچیس پیسے یومیہ اور ایک سو دس روپے پچاس پیسے فی ماہ مشتمل بہ ۲۶ ایّام۔

ب۔ چار روپے پندرہ پیسے یومیہ اور ایک سو سات روپے نوّے پیسے فی ماہ مشتمل بہ ۲۶ ایّام۔

ج۔ چار روپے یومیہ اور ایک سو چار روپے فی ماہ مشتمل بہ ۲۶ ایّام۔

۳۔ غیر ہنر مند

ا۔ تین روپے پچیس پیسے یومیہ اور چوراسی روپے پچاس پیسے مشتمل بہ ۲۶ ایّام۔

ب۔ تین روپے بارہ پیسے یومیہ اور اکاسی روپے بارہ پیسے فی ماہ مشتمل بہ ۲۶ ایّام۔

ج۔ تین روپے یومیہ اور اٹھتر روپے فی ماہ مشتمل بہ ۲۶ ایّام۔

دھاتوں کی صنعت (متعلقہ ظروف سازی)

دھاتوں کی صنعت (متعلقہ ظروف سازی) کے لئے بورڈ نے صُوبے کو مندرجہ ذیل دو حصّوں میں تقسیم کیا۔

زون ا ۔ جس میں کراچی اور اس کے نواح میں ۵ میل تک کا علاقہ شامل ہے۔

زون ب ۔ قبائلی علاقوں کو چھوڑ کر صوبے کا بقایا حصّہ ۔

بورڈ نے اس صنعت کے کاریگروں کے لئے مندرجہ ذیل شرحیں مقرر کیں ۔

		زون (ا)		زون (ب)	
		یومیہ اجرت	ماہانہ اجرت	یومیہ اجرت	ماہانہ اجرت
۱	ہنرمند (ا)	۷.۵۰	۱۹۵.۰۰	۶.۵۰	۱۶۹.۰۰
	ہنرمند (ب)	۶.۵۰	۱۶۹.۰۰	۵.۷۵	۱۴۹.۵۰
	ہنرمند (ج)	۵.۷۵	۱۴۹.۵۰	۵.۰۰	۱۳۰.۰۰
۲	نیم ہنرمند	۵.۰۰	۱۳۰.۰۰	۴.۲۵	۱۱۰.۵۰
۳	غیر ہنرمند	۴.۰۰	۱۰۴.۰۰	۳.۲۵	۸۴.۵۰

مواصلات و تعمیرات

صوبائی محکمۂ مواصلات و تعمیرات نے مغربی پاکستان کے صوبے میں تعمیر اور رکھ رکھاؤ کے شعبوں میں مندرجہ ذیل سرگرمیاں جاری رکھیں :-

سڑکوں کی تعمیر

تیسرے پنجسالہ منصوبے کی جاری اور نئی سکیموں میں سے اس سال ۱۶۴ میل لمبی سڑکیں بنائی گئیں۔ تعمیرات و شاہرات کے تمام ریجنوں کے کاموں کی تشریح درج ذیل ہے :-

شمالی ریجن ——— ۱۴ میل
مرکزی ریجن ——— ۳۲ میل
مشرقی ریجن ——— ۶۸ میل
جنوبی ریجن ——— ۴۷ میل
مغربی ریجن ——— ۳ میل

شاہراہوں کی تعمیر

صوبائی حکومت مندرجۂ ذیل چار اہم شاہراہوں کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے :

کراچی ——— حیدر آباد
لاہور ——— ملتان
لاہور ——— لائل پور
شیخوپورہ ——— سرگودھا۔ خوشاب

کراچی - حیدر آباد شاہراہ کا تفصیلی خاکہ تیار ہو چکا ہے - ٹنڈر موصول ہو چکے ہیں اور امید ہے کہ اس سال کے ختم ہونے سے پہلے اس پر کام شروع کر دیا جائے گا - نواسی میل لمبی اور ۲۴ میل چوڑی جداگانہ آمد و رفت کی یہ شاہراہ تقریباً گیارہ کروڑ کی لاگت سے ۱۹۶۹ء میں مکمل ہو جائے گی - دوسری اہم شاہراہوں کے تفصیلی خاکہ کی تیاری کے لئے مشیر نامزد کئے جا رہے ہیں -

عمارتوں کی تعمیر

مغربی پاکستان کے صوبے میں سرکاری محکموں سے تعلق رکھنے والی ایسی متعدد رہائشی اور غیر رہائشی عمارات ہیں جو زیر تبصرہ سال میں یا تو مکمل ہو چکی ہیں یا جو زیر تعمیر ہیں یا پھر ان کی تعمیر کا آغاز کیا جانے والا ہے -

عمارتوں کی تعمیر کا مختصر جائزہ درج ذیل ہے :-

اس سال تکمیل شدہ کام کی نوعیت	محکمہ تعمیرات و شاہرات کی ہر ریجن میں تعمیراتی سکیموں کی تعداد						مغربی پاکستان میں تعمیراتی سکیموں کی کل تعداد
	پشاور کے آباد علاقے	پشاور کے قبائلی علاقے	لاہور	بہاولپور	حیدر آباد	کوئٹہ	
تکمیل شدہ	۶۷	۱۶	۳۹	۵۳	۱۲۵	۹۷	۳۹۷
زیر تکمیل	۵۹	۳۱	۹۸	۵۰	۴۲	۶۵	۳۴۵
سکیم جن کی ابتدا کی گئی	۷۱	۴۱	۳۳	—	۱۸	۱۶	۱۷۹
میزان	۱۹۷	۸۸	۱۷۰	۱۰۳	۱۸۵	۱۷۸	۹۲۱

زیر تبصرہ سال بہاول پور ریجن کے لئے حقیقت میں ایک نہایت اہم سال گزرا ہے - اسی ریجن میں حسب معمول کام کے علاوہ قومی اور فوجی اہمیت کی متعدد ہنگامی تعمیرات کی گئیں -

پُلوں کی تعمیر

زیر تبصرہ سال کے دوران ۶۰ء۴ کروڑ روپے کی لاگت کی امدادی رقم سے مندرجہ ذیل پُل تعمیر کئے جا رہے ہیں :-

۱ - لاہور میں دریائے راوی پر

۲۔ جہلم میں دریائے جہلم پر

۳۔ بہاولپور میں دریائے ستلج پر

دریائے ستلج پر بہاول پور کے مقام پر پُل کی تعمیر جولائی ۱۹۶۸ء میں مکمّل ہو جائے گی۔ جب کہ باقی دو پل ۱۹۶۷ء کے آخر میں مکمل ہوں گے۔

مندرجہ ذیل پُل ۵، ۷، ۴ کروڑ روپے کی لاگت سے مکمّل کئے جا رہے ہیں۔ یہ رقم قومی وسائل سے حاصل کی گئی ہے:۔

۱۔ چیچاوطنی میں دریائے راوی پر

۲۔ جہانگیرہ میں دریائے کابل پر

۳۔ سجاول میں دریائے سندھ پر

سجاول کے مقام پر دریائے سندھ پر تعمیر کیا جانے والا پل محکمۂ مواصلات و تعمیرات کی طرف سے محکمۂ آبپاشی مکمّل کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ باقی دو پل ۱۹۶۷ء تک مکمل ہو جائیں گے۔ مندرجہ ذیل چھوٹے چھوٹے پل بھی اس سال تعمیر کئے جا رہے ہیں:۔

۱۔ پنڈی گھیپ کے نزدیک سکنار نالہ پر

۲۔ شاہراہ سندھ پر نائیوالہ پل

۳۔ چناب کرور روڈ پر سوہان پل

ایک نالہ پر پلوں کی تعمیر

ایک نالہ جو درج ذیل سڑکوں کو کاٹتا ہوا گزرتا ہے پر پلوں کی تعمیر کا کام محکمہ مواصلات و تعمیرات سر انجام دے رہا ہے جبکہ اس کے اخراجات سیلاب کمیشن برداشت کر رہا ہے۔

۱۔ سیالکوٹ۔ ظفروال روڈ

۲۔ سیالکوٹ۔ پسرور روڈ

۳۔ سیالکوٹ۔ ڈسکہ روڈ

دیگ نالہ کا پُل

دیگ نالے پر قلعہ سوبھا سنگھ کے قریب کا اہم پل زیر تبصرہ سال میں مکمل ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ وزیرآباد اور

ملتان کے مقاموں پر دو پل زیرِ تعمیر ہیں۔

مکانوں کی تعمیر

صوبے میں رہائشی تعمیرات اور آبادکاری کے سپرد رہائشی ضرورت پورا کرنے اور رہائشی منصوبوں کی تکمیل کا کام کیا گیا ہے۔

رہائشی تعمیرات کی سکیموں میں "لاہور ٹاؤن شپ" کی سکیم خاص اہمیت رکھتی ہے۔ تقریباً ۹ کروڑ روپے کی لاگت کی یہ سکیم دس ہزار کوارٹروں پر مشتمل ہوگی۔ اس اسکیم کے اخراجات حکومت کناڈا برداشت کر رہی ہے۔

نواحی بستیوں کی دوسری سکیمیں جن پر کام ہو رہا ہے درجِ ذیل ہیں:۔

۱۔ لائل پور (پیپلز کالونی، غلام محمد آباد کالونی اور سی ٹائپ کالونی کی توسیع)
۲۔ راولپنڈی (سٹلائٹ ٹاؤن)
۳۔ سرگودھا (سٹلائٹ ٹاؤن)
۴۔ گوجرانوالہ (سٹلائٹ ٹاؤن اور ڈی۔ ٹائپ کالونی میں توسیع)
۵۔ بہاول پور (سٹلائٹ ٹاؤن)
۶۔ رحیم یار خاں (گلبرگ روڈ سٹلائٹ ٹاؤن)
۷۔ حیدرآباد (شاہ لطیف آباد سٹلائٹ ٹاؤن)
۸۔ شاہ لطیف آباد (۴۰۰۰ ڈی ٹائپ کوارٹر)

ان سکیموں کے لئے زمین حاصل کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔

شہری منصوبہ بندی

شہری منصوبہ بندی کے ادارے کے فرائض ماسوا لاہور کے تمام مغربی پاکستان کی میونسپل کمیٹیوں اور امپروومنٹ ٹرسٹوں کی رہائشی سکیموں اور شہری منصوبہ بندی کی تیاری اور فنی امداد پیش کرنا ہے۔ زیرِ نظر سال کے دوران مغربی پاکستان میں سرکاری اراضی کے لئے متعدد سکیمیں اور شہروں میں نواحی بستیوں کے ماسٹر پلان کے جائزے اور خاکے تیار کئے جاتے رہے۔ ان میں سے لاہور اور حیدرآباد کے ماسٹر پلان مکمل ہو چکے ہیں اور لائل پور اور پشاور کے قریب الختم ہیں۔ جب کہ راولپنڈی اور ملتان کے ماسٹر پلانوں کی تیاری کے کام کی ابتدا کی گئی ہے۔

لاہور میں مال روڈ کو (چیئرنگ کراس سے ظفر علی روڈ تک) چوڑا کرنے کے کام کا پہلا مرحلہ ختم ہو گیا ہے۔ اس پر تقریباً ۱۹ لاکھ روپے صرف ہوئے ہیں۔

سڑکوں کو ٹھیک ٹھاک کرنا

زیر نظر سال کے دوران صوبے کے تمام علاقوں میں سڑکوں کو ٹھیک ٹھاک رکھنے کا کام ہر ممکن طریقے سے ہوتا رہا۔ اس سال جن سڑکوں کی مرمت کی گئی ان کی تفصیل درج ذیل ہے :-

تعمیرات وشاہرات کا علاقہ	سڑکوں کی لمبائی (میلوں میں)			
	پختہ سڑکیں	بجری کی سڑکیں	کچی سڑکیں	کل لمبائی (میلوں میں)
شمالی ریجن — پشاور	۱۸۶۵٫۷۳۰	۲۳۱۷٫۱۹۵	۲۶۰٫۶۱۰	۴۴۴۳٫۵۳۵
مرکزی ریجن — لاہور	۳۱۳۹٫۲۱۳	—	۳۰۵٫۳۶۶	۳۴۴۴٫۵۷۹
مشرقی ریجن — بہاولپور	۲۲۶۲٫۴۲۵	—	۱۱۳۷٫۲۲۵	۳۳۹۹٫۶۸۰
جنوبی ریجن — حیدرآباد	۱۵۷۴٫۷۴۰	—	۹۳۸٫۴۸۰	۲۵۱۳٫۲۲۰
مغربی ریجن — کوئٹہ	۹۲۹٫۳۷۵	۵۹۰۶٫۵۰	۷۰۳٫۹۲۰	۷۲۶۶٫۸۷۵
کل لمبائی (مغربی پاکستان)	۹۷۷۱٫۴۸۳	۸۲۲۳٫۶۹۵	۳۰۷۲٫۷۱۱	۲۲۰۲۷٫۱۰۹

اس طرح کی عام سرگرمیوں کے علاوہ اس سال اہم شاہراہوں کی مرمت اور دیکھ بھال کرنے اور انہیں چوڑا کرنے کا کام بھی جاری رہا۔

سرکاری عمارتوں کی دیکھ بھال

سرکاری عمارتوں کی دیکھ بھال بھی نہایت اہم کام ہے۔ یہ محکمہ مندرجہ ذیل محکموں سے تعلق رکھنے والی سرکاری عمارتوں

کی دیکھ بھال اور مرمت کا کام کرتا ہے :-

۱- محکمہ عمومی انتظامیہ

۲- محکمہ صحت

۳- محکمہ زراعت

۴- محکمہ تعلیم

۵- مرکزی حکومت کی ذخیرہ کرنے کی تعمیرات

۶- لوکل باڈی اور نیم سرکاری اداروں کی تعمیرات

صوبائی حکومت کی ان عمارتوں کی حسب معمول مرمت کی گئی - اس کے علاوہ جب بھی ضرورت ہوئی ان عمارتوں کی تعمیر میں ردوبدل اور توسیع اور مرمت کی گئی اور یہ عمارتیں خاص خاص موقعوں پر سجائی گئیں -

الیکٹریکل اور مکینکل تعمیرات کی دیکھ بھال

اس سال سرکاری عمارتوں میں بجلی پہنچانے، حفظانِ صحت کی تنصیبات، نکاسِ آب اور آبِ رسانی کے متعلق کام حسب معمول ہوتے رہے - محکمۂ مواصلات و تعمیرات کے مغربی پاکستان کے طول و عرض میں بہت سے ورکشاپ ہیں جن میں سڑکوں اور عمارتوں کو ٹھیک کرنے والی قیمتی درآمدی مشینریاں ہیں -

سڑکوں کے متعلق تحقیق

سڑکوں سے متعلق تحقیقاتی ادارہ تمام سال متعدد مسائل پر تحقیق کرتا رہا - زیر تحقیق مسائل درج ذیل ہیں :-

۱- سڑکوں کے لئے لچکدار فرش کا ڈیزائن

۲- سڑکوں کے لئے لچکدار سخت فرش کا ڈیزائن

۳- ارضی تحقیقات

۴- زمین کی درجہ بندی

۵- زمین کے کناروں کی دیکھ بھال

۶- نکاسی مسائل

۷۔ ٹیکسیوں اور عام گاڑیوں کے راستوں کے مسائل

۸۔ سڑک کی تعمیر کے جزویات

۹۔ بٹیومینس کے سامان

۱۰۔ سڑکوں کی تعمیر کے لئے ضروری اشیاء

۱۱۔ سیم زدہ علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر

۱۲۔ ٹریفک کے متعلق جائزہ

۱۳۔ اینٹوں کے جزویات

۱۴۔ سڑکوں کی بنیاد سے متعلق مسائل

۱۵۔ شاہراہوں کی سطح بندی

۱۶۔ شاہراہوں کا رکھ رکھاؤ

۱۷۔ سڑکوں کی تعمیر اور رکھ رکھاؤ کے اخراجات میں کمی کے مسائل

تعمیراتی تحقیقات

یہ ادارہ تعمیرات سے متعلق مختلف مسائل پر تحقیق کرتا ہے ۔ اس سال گزشتہ سال کی طرح مندرجہ ذیل امور پر تحقیق جاری رہی۔

۱۔ اینٹوں کا نیا حجم

۲۔ آہنی شہتیروں پر مطالعہ

۳۔ کانکریٹ

۴۔ ہموار محرابیں

۵۔ حیدر آبادی چونا

۶۔ بجری

۷۔ چھتوں سے متعلق مسائل

اس کے علاوہ ریسرچ اسٹیشن نے عمارتوں میں استعمال ہونے والی اینٹوں، تعمیراتی تحقیقات کو فروغ دینے، صوبے کی آب وہوا، سیمنٹ کی کیمیاوی تجزیات اور رہائشی مکانوں کی چھتوں کی کم سے کم اونچائی کے متعلق چند مطبوعات بھی شائع کیں۔ علاوہ ازیں تعمیراتی ریسرچ کے نئے کیمپس پر کام زور شور سے جاری ہے ۔ نئی عمارت لاہور میں یونیورسٹی کیمپس کے نزدیک تعمیر ہو رہی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ ریسرچ اسٹیشن اگلے سال اپنی نئی عمارت میں پہنچ جائے گا۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

پاکستان ویسٹرن ریلوے حکومت کی ملکیت ہے اور اس کا انتظام و انصرام بھی حکومت ہی کرتی ہے ۔ ریلوے کے اثاثہ کی اصل قیمت ۶۶-۱۹۶۵ء کے آخر میں ۱۷۹۵ ملین روپے ہے اور اس سے تعلق رکھنے والے مُلازمین کی تعداد ایک لاکھ بتیس ہزار ہے ۔ ریلوے کا رولنگ سٹاک ۱۰۲۶ انجن جن میں ۳۱۶ ڈیزل الیکٹرک انجن بھی شامل ہیں ۔ ۳۳۲۳ مسافر گاڑیوں کے ڈبوں اور ۳۵۰۴۸ مال گاڑیوں کے ڈبوں پر مشتمل ہے ۔ ۵۳۳۵ میل لمبی ریلوے لائن پر روزانہ تقریبًا ۳ لاکھ ۳۷ ہزار افراد سفر کرتے ہیں اور ۴ لاکھ ۱۰ ہزار ٹن مال لایا لے جایا جاتا ہے ۔ ریلوے کی سالانہ آمدنی کا تخمینہ تقریبًا ۵۹ کروڑ ۱۰ لاکھ روپے ہے ۔ مغربی پاکستان میں جس کی آبادی ۴ کروڑ ۷۰ لاکھ اور رقبہ ۳ لاکھ ۱۰ ہزار مربع میل ہے یہ واحد ریلوے ہے ۔

مسافروں کی آمد و رفت

سال ۶۶-۱۹۶۵ء کے دوران گذشتہ سال کے مقابلے میں مسافروں کی تعداد میں ۶٫۶۲ فیصد اور مسافت میں ۴٫۰۳ فیصد کمی واقع ہُوئی ۔ اس کی وجہ گذشتہ سال بھارت اور پاکستان کی جنگ تھی ۔ جنگ کے خاتمے کے فوراً بعد ۱۷ فیصد گاڑیاں جو مقابلتاً کم اہمیّت رکھتی تھیں بند کر دی گئیں اور اُن کی بجائے ملٹری اسپیشل اور وُہ مال گاڑیاں چلائی گئیں جو ضروری اشیاءِ صرف کی نقل و حمل کے لئے ضروری تھیں ۔ جنگ بندی اور سازگار حالات کے بعد منسُوخ شُدہ گاڑیاں بحال کر دی گئیں ۔

مال برداری

مال برداری کے لئے عام طور پر چار پہیوں والے ڈبے استعمال ہوتے ہیں ۔ جن میں ۲۲ ٹن مال لے جایا جاسکتا ہے ۔ تاہم نئی پالیسی کے مطابق اب آٹھ پہیوں والی بوگیاں حاصل کی جا رہی ہیں ۔

نقل و حمل میں اضافہ

ریلوے نے اس دوران جن معاملات پر زیادہ زور دیا ۔ اس میں دواؤں، سبزی، تازہ پھل، آلو، پیاز، خام کپاس، کپاس کے بیج وغیرہ کی نقل و حمل کے لئے خاص شرح رائج کرنا شامل ہے ۔ اسکے علاوہ مال اُٹھانے کے انتظامات بھی بہتر بنائے گئے تاکہ نقل و حمل میں کم وقت صرف ہو ۔ تاجروں اور عام مسافروں کی سہولت کے لئے ریلوے نے متعدد موزوں مقامات پر ٹکٹ گھر قائم کئے ۔ اس وقت ۱۹ سٹی بکنگ ایجنسیاں، ۳ سٹی بکنگ آفس اور ۱۳ آؤٹ ایجنسیاں کام کر رہی ہیں ۔ اِن کے علاوہ کراچی اور لاہور کے تاجروں کے لئے ریل روڈ کلیکشن اور ڈیلیوری کی سکیم بھی منظور ہو چکی ہے ۔ اُسی سکیم پر ۶۷ - ۱۹۶۶ء کے دوران عمل شروع ہو گا ۔ اس سکیم کے تحت دونوں شہروں کے آس پاس پچاس میل کے فاصلے تک تاجروں کے گھروں تک مال پہنچانے کا انتظام کیا جائے گا ۔ یہ سکیم نمونے کے طور پر رائج کی جا رہی ہے ۔ اگر یہ سکیم کامیاب رہی تو مغربی پاکستان کے دوسرے شہروں میں بھی اس پر عمل ہو گا ۔

آمدنی و اخراجات

پاکستان ویسٹرن ریلوے کی مالی حالت ہمیشہ مستحکم رہی ہے ۔ ۶۶ - ۱۹۶۵ء کے دوران اس کی آمدنی ۵۹ کروڑ ۱۰ لاکھ روپے تھی اور اخراجات ۴۷ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے ۔ ان اخراجات میں قرضوں کی واپسی اور مرمت کے اخراجات کی مد بھی شامل ہے ۔ اس طرح ریلوے کو کل ۱۱ کروڑ ۴۰ لاکھ روپے کا منافع ہوا ۔ اخراجات کی شرح آمدنی کے مقابلے میں ۸۰٫۶ رہی ۔ اس سلسلے میں یہ حقیقت بھی پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ ملازموں کی تنخواہ الاؤنس، پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ اخراجات کا ۴۴ فیصد حصہ تھا ۔

ڈیزل ٹریننگ اسکول

ڈیزل ٹریننگ اسکول کراچی چھاؤنی باقاعدہ طور پر کام کر رہا ہے اور نظم و نسق اور اوپریٹنگ سے متعلق عملے کو تربیّت دے رہا ہے ۔ اس سال اس سکول میں ۳۰۴ زیرِ تربیّت افراد نے ڈیزل الیکٹرک کے مختلف شعبوں میں تربیّت حاصل کی ۔ اس طرح اب تک ۵۳۳۴ افراد اس سکول سے تربیّت حاصل کر چکے ہیں ۔

نئی مسافر گاڑیاں

زیرِ تبصرہ سال کے دوران چوڑی لائنوں پر چلنے والی ۱۳۴ مسافر گاڑیاں تیار کی گئیں اور انہیں استعمال میں لایا گیا ۔ ان میں سے ۱۲۷ مسافر گاڑیاں مرمّت کے لئے واپس آئیں ۔ باقی سات گاڑیاں درست حالت میں تھیں ۔

ریل کاریں

ریل کاروں کی عوام میں مقبولیّت کی وجہ سے ریلوے نے ۳۴ ریل کاروں اور ۹۲ ٹریلروں کی جاپان سے درآمد کا آرڈر دیا ۔ اس سال کے آخر میں نمونے کے طور پر ایک ریل کار اور دو ٹریلر موصول ہُوئے ۔ ضروری آزمائش کے بعد اسی طرح کی ریل کاروں اور ٹریلروں کا آرڈر دیا گیا ۔

ویگن سازی

اسی سال چوڑی لائنوں پر چلنے والی ۱۴۳۰ ویگنیں بنائی گئیں ۔ جن میں ۷۵۶ ڈھکی ہوئی ۔ ۶۳۳ کھلی چھت کی اور ۳۵ تیل بردار ویگنیں شامل ہیں ۔ یہ تمام ویگنیں مکینیکل ورکشاپ مغلپورہ میں تیار کی گئی ہیں ان میں سے کچھ ویگنیں لائنوں پر چلنے کے بعد مرمّت کے لئے واپس آئیں ۔ جن کی مرمّت حیدر آباد کے ورکشاپ میں کی گئی ۔

کیرج بلڈنگ

ریلوے کو مسافر گاڑیوں کے معاملے میں خود کفیل بنانے کی مہم کے آغاز کے طور پر مغلپورہ ورکشاپ

میں ۲۰ مسافر گاڑیاں بنانے کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے - اسی مقصد کے لئے راولپنڈی میں ایک فیکٹری قائم کی جائے گی - جہاں سالانہ ڈیڑھ سو مسافر گاڑیاں بنائی جائیں گی - ۲۰ مسافر گاڑیاں تیار کرنے کے پروگرام پر عملدرآمد کرتے ہوئے نچلے درجے کی دو گاڑیاں - ۱۵ تیسرے درجے کی بوگیاں - ۳ تیسرے درجے کی بوگیاں جن میں سامان کے لئے بھی جگہ ہوگی تیار کی گئیں - اِس سال مغلپورہ ورکشاپ میں ۴ بارس دین بھی بنائی گئیں۔

ورکشاپ کی دُوسری سرگرمیاں

اسٹیل شاپ مغلپورہ میں فولاد پگھلانے والی پانچ ٹن کی نئی بھٹی لگائی گئی اس طرح اب سالانہ ۱۵ ہزار ٹن فولاد پیدا کیا جا سکتا ہے - جسے ریلوے پوری طرح کام میں لا سکتی ہے - تیسرے پنجسالہ منصوبے کے دوران ڈیزل الیکٹرک انجنوں کے فاضل پرزہ جات تیار کرنے کے لئے ایک ورکشاپ کے قیام کی تجویز ہے - اس کے قیام کے بعد زرمبادلہ کی کافی بچت ہوگی اور انجنوں کی کارکردگی میں اضافہ ہوگا۔

حیدرآباد کے موجودہ ورکشاپ کی تجدید و توسیع کا کام بھی ہو رہا ہے اس کی وجہ سے میٹر گیج کی گاڑیاں اور چوڑی پٹری کی ٹینک ویگنوں کی مرمّت کی سہولتوں میں اضافہ ہوگا۔

پٹریوں کی از سرِ نو تبدیلی۔

اس سال ۱۱۰ میل لمبی پٹریوں اور ۹۵ میل تک سلیپروں کو تبدیل کیا گیا - آئندہ سال کے لئے بھی کئی میل لمبی پٹریوں کی تبدیلی کا پروگرام بنایا گیا ہے - لالہ موسیٰ اور کراچی کے درمیان پٹریوں کو اِس لئے تبدیل کیا جا رہا ہے تاکہ گاڑیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی ضرورت پوری ہو سکے اور اُن کی رفتار میں اضافہ ہو - ۹۰ پونڈ کی پرانی پٹریوں کی بجائے ۱۰۰ پونڈ کی پٹریاں بچھانے کی وجہ سے گاڑیوں کی فی گھنٹہ رفتار ۶۰ سے ۷۵ میل کی جا سکے گی - اب تک کراچی اور لالہ موسیٰ کے درمیان ۴۷۴ میل تک ۱۰۰ پونڈ کی پٹری بچھائی جا چکی ہے -

۱۰۰ پونڈ کی نئی ریلوے لائن سے پورا فائدہ اُٹھانے اور زائد رفتار پر آرام دہ سفر کے لئے لائنوں کے سروں کو جوڑنے کا طریقہ رائج کیا گیا ہے - اس پروگرام کے تحت اب تک رائے ونڈ خانیوال سیکشن اور مُریدکے سے لالہ موسیٰ تک تقریباً ۱۸۰ میل لمبی پٹریوں کو جوڑا جا چکا ہے - لائنوں کی مرمّت اور اُن کی

دیکھ بھال کے لئے جدید طریقوں سے پورا پورا فائدہ اُٹھایا جا رہا ہے۔ سکھر میں کنکریٹ کے سلیپر بنانے کا ایک کارخانہ بنایا جا رہا ہے۔ یہ فیکٹری ۶۷-۱۹۶٦ء میں کام کرنا شروع کر دے گی اور اس میں تیار ہونے والے سلیپر ۶۷-۱۹۶٦ء میں مین لائن میں استعمال کئے جا سکیں گے۔

الیکٹرک ٹرینوں کے لئے نئی پٹریاں

حکومت نے مین لائن پر لاہور خانیوال سیکشن میں الیکٹرک ٹرینوں کے چلانے کے لئے ۸۷ء۱۲ کروڑ روپے کی لاگت کا ایک منصوبہ منظور کیا ہے۔ اس رقم میں ۷۳ء۷ کروڑ روپے کا زرِ مُبادلہ بھی شامل ہے۔ یہ منصوبہ تقریباً تین سال میں مکمل ہو گا۔

نئی تعمیرات

(الف) کراچی سرکلر ریلوے۔ کراچی شہر اور وزیر مینشن کو ملانے والی سرکلر ریلوے کے انتظامات کے دوسرے مرحلے کی ابتدا ہو گئی ہے۔

(ب) راولپنڈی میں ہسپتال کی تعمیر:-
ریلوے کے عملے کو خاطر خواہ طبّی امداد پہنچانے کے لئے راولپنڈی میں جدید سازو سامان سے مزین ایک ہسپتال ۳۰ء۳ میلین روپے کی لاگت سے زیر تعمیر ہے۔ تعمیر کے بعد اس ہسپتال میں ۱۰۰ بستروں کی گنجائش ہو گی۔ کیجولٹی وارڈ کو ایر کنڈیشنڈ کیا جائے گا اور دوسری اہم ضروریات کے علاوہ اس ہسپتال میں ایک آپریشن تھیٹر بھی ہو گا۔ توقع ہے کہ یہ ہسپتال ۶۷-۱۹۶٦ء تک مکمل ہو جائے گا۔

(ج) سکھر کا ڈویژنل آفس:-
سکھر میں نئے ڈویژن کے دفتروں کے لئے ۳۱ء۴ ملین روپے کی لاگت سے ایک سہ منزلہ عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ عملے کے لئے رہائشی مکانات پہلے ہی تعمیر کئے جا چکے ہیں۔

(د) سکھر چینل برج کی از سرِ نو تعمیر:-
روہڑی کوئٹہ سیکشن میں دریائے سندھ پر سکھر چینل برج کی دوبارہ تعمیر کی سکیم منظور

[illegible] (٥)

[illegible] (٦)

[illegible] (٧)

[illegible] (٨)

[illegible] (١)

[illegible]

[illegible] (٣)

[illegible]

[illegible] (٢)

[illegible]

[illegible] (٤)

[illegible]

سروے ۔

(۹) لائلپور — رسالے والا — تاندلیانوالہ — اوکاڑہ ریل لنک کا تفصیلی انجینئرنگ اور ٹریفک سروے ۔

مسافروں کے لئے سہولتیں

ریلوے کو نچلے درجے کے مسافروں کی سہولتوں کا خاص طور پر خیال رہا ہے ۔ مسافروں کو جو سہولتیں بہم پہنچائی گئی ہیں ۔ ان میں مردوں اور عورتوں کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ انتظار گاہوں کی تعمیر ۔ اونچے پلیٹ فارم اور ان پر چھتوں کی تعمیر ۔ تیسرے درجے کے ڈبوں میں بجلی کے پنکھے، پلیٹ فارم اور انتظار گاہوں میں بھی بجلی کے پنکھے لگائے گئے ہیں ۔ بیت الخلاء میں فلش سسٹم کو جدید بنایا گیا اور کئی اہم اسٹیشنوں پر الیکٹرک واٹر کولر استعمال ہو رہے ہیں ۔ بڑے بڑے اسٹیشنوں پر ٹیلیفون بوتھ نصب کئے گئے ہیں تاکہ مسافروں کو کسی وقت کا سامنا نہ کرنا پڑے ۔ میل اور ایکسپریس گاڑیوں میں کھانے کا خاطر خواہ انتظام ہے ۔ کھانے کی گاڑیاں ایر کنڈیشن کی گئی ہیں ۔

ترقیاتی شعبہ

زیر تبصرہ سال کے دوران ترقیاتی شعبہ کے مندرجہ ذیل کام مکمل کئے :۔

(۱) بادامی باغ میں گڈس شیڈ کی توسیع ۔

(۲) لاہور میں ڈیزل ریل کار شیڈ کی توسیع ۔

(۳) لاہور میں ڈیزل لوکوموٹو شیڈ کی توسیع ۔

(۴) کوٹری میں مڈل سکول کی عمارت میں ردّ و بدل اور اضافہ ۔

(۵) خانیوال میں لڑکیوں کے سکول کی تعمیر ۔

(۶) لاہور میں افسروں کے لئے آرام گاہیں ۔

(۷) راولپنڈی میں ڈیزل بیک شاپ کے عملے کے لئے انتظامات اور تیسرے اور چوتھے درجے کے ملازموں کے لئے سٹاف کوارٹروں کی تعمیر ۔

اس سال مندرجہ ذیل نئی تعمیرات کی ابتدا کی گئی۔

(۱) حیدرآباد میں میٹر گیج کے لئے کیرج اینڈ ویگن شاپ میں سٹرکچرل حصّے کی فراہمی۔

(۲) روہڑی میں ڈیزل الیکٹرک لوکو موٹو کے لئے ریپئرنگ کے انتظامات۔

(۳) مغلپورہ میں ڈار کالونی، جانسن کول بیرکس اور ویبٹ من روڈ کالونی کی ضرورت کے لئے ۳۰ ہزار گیلن پانی کی ٹنکی کی تعمیر۔

(۴) کیرج اینڈ ویگن شاپ مغلپورہ کی ضرورت کے لئے ۴۰ ہزار گیلن پانی کی زائد ٹنکی کی تعمیر۔

ملتان چھاؤنی پر لائن کے اوپر پل بنانے کا کام سامان کی عدم فراہمی کی وجہ سے سُست رہا۔ اسی طرح حیدرآباد میں بھی پل کی تعمیر کا کام مکمل نہ ہو سکا۔ توقع ہے کہ یہ دونوں کام ۶۷-۱۹۶۶ء تک مکمل ہو جائیں گے۔

مغلپورہ لاہور میں تعمیر کی جانے والی کیرج فیکٹری اب راولپنڈی میں کسی جگہ تعمیر کی جائے گی۔ اس سلسلے میں منصوبہ بندی اپنے آخری مرحلوں میں ہے۔

ان کے علاوہ دوسرے پروجیکٹوں پر کام جاری رہا۔

عملے کی تربیّت

۶۶-۱۹۶۵ء کے دوران ۲۱۴۳ افراد نے تربیتی سکول میں تربیت حاصل کی۔ ان میں اسٹیشن ماسٹر، ٹیلیگرافسٹ، کمرشل کلرک، گارڈ، ڈرائیور، یارڈ سٹاف، ٹریفک انسپکٹر، لوکو موٹو انسپکٹر پرمنٹ وے انسپکٹر، انسپکٹر آف ورکس وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان ریجنل ریلوے ٹریننگ سنٹر میں مشرق وسطی، مشرق بعید اور جنوب مشرقی ایشیاء سے آئے ہوئے لوگ سگنلنگ اور آپریشن سے متعلق تربیّت حاصل کر رہے ہیں۔ اسی سال اس مرکز میں ایران، ملیشیا، تھائی لینڈ، مصر، مغربی اور مشرقی پاکستان کے ۳۱ افراد نے تربیّت حاصل کی۔

عملے کی فلاح وبہبود

رہائشی اور تفریحی مراکز۔ ریلوے کے عملے کے لئے رہائشی مکانات، تفریحی سہولتیں، کھیلوں کے

تیسرے اور چوتھے درجے کے ملازموں کے بچوں کے لئے ۶۶-۱۹۶۵ء کے دوران ۳۶ وظیفے دیئے گئے یہ وظیفے ایف۔ ایس۔ سی میڈیکل اور نان میڈیکل کے لئے ہیں۔ اسی سال ایم بی بی ایس اور بی۔ ایس سی اور انجینئرنگ کے لیے ۱۸ وظیفے دیئے گئے۔ ۶۶-۱۹۶۵ء کے دوران سٹاف فنڈ میں سے ۱۱۲ ہزار روپے کے وظیفے دیئے گئے۔

کھیل اور تفریح

محکماتی سرگرمیوں کے علاوہ ریلوے نے قومی اور بین الاقوامی سطح کے کھیلوں میں پوری طرح حصّہ لیا اور ریلوے کی ٹیموں نے ہاکی، فٹ بال اور باسکٹ بال میں کل پاکستانی مقابلوں میں بہت سے انعام حاصل کیئے۔ بین الاقوامی سطح کے مقابلے میں ہاکی، فٹ بال، ویٹ لفٹنگ، کشتی اور بیڈمنٹن کی ٹیموں میں ریلوے کے ۱۴ افراد شامل کیئے گئے۔

کینٹینیں

ریلوے کی کل چالیس کینٹینیں کام کر رہی ہیں۔ کینٹینوں کے لئے نئی عمارتیں بھی تعمیر کی جا رہی ہیں۔ اور اب تک کل ۱۹ نئی عمارتیں تعمیر کی جا چکی ہیں۔

کواپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی

اس سوسائٹی نے زیر تبصرہ سال کے دوران ۳۳۸۷ ملازموں کو کُل ۲۰ لاکھ ۱۳ ہزار روپے بطور قرض دیئے۔

کواپریٹیو سٹور

ریلوے کے متعدد اسٹیشنوں پر تقریباً ۱۰۰ کواپریٹیو اسٹور کھلے ہوئے ہیں۔ جن میں روزمرّہ کی اشیاء صرف ملتی ہیں۔ مرکزی سٹور کو حکومت نے بلا منافع ۶ لاکھ ۹ ہزار روپے کی امداد دی اور سٹور کے اپنے ممبروں نے حصص کے ذریعے ۶۱۰،۶۸ روپے جمع کئے۔ ۳۰ جون ۱۹۶۶ء تک اِس مرکزی سٹور

نے ۹,۸۸,۲۷۴ روپے کی اشیاء خریدیں اور ۱۰,۲۵,۴۷۹ روپے کی اشیاء فروخت کیں ۔

سٹاف کے لئے فلاحی فنڈ

ریلوے کی فلاحی سرگرمیاں حسبِ معمول جاری رہیں ۔ ریلوے کی آمدنی سے فلاحی سرگرمیوں پر عملدرآمد کے لئے سٹاف کے بہبودی فنڈ میں ۵۶ ہزار روپے دیئے گئے ۔ اس رقم کے علاوہ ریلوے کے زیرِ انتظام سکولوں میں ریلوے کے ملازمین کے بچوّں کے لئے ریلوے کی آمدنی سے ۵۶ ہزار روپے کے وظائف دیئے گئے ۔

سیاحت

سیاحوں کی سہولتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قابلِ دید اور تاریخی مقامات تک پہنچنے کے لئے خاص طور پر گاڑیاں چلائی گئیں ۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵ - راول کوٹ اور راولپنڈی کے درمیان براستہ آزاد پتن دو مزید سروسیں مع واپسی جاری ہوں۔
۶ - باغ اور راولپنڈی کے درمیان ایک اور سروس چلائی جائے۔
۷ - میرپور اور سیالکوٹ کے درمیان براستہ دینہ اور جہلم ایک مزید سروس چلائی جائے۔
۸ - مظفر آباد میں ایک آؤٹ ایجنسی کھولی جائے۔
۹ - آزاد کشمیر اور صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے دستخط ہر اجازت نامہ پر ہوں۔

تین پہیوں والی چھوٹی ٹیکسیاں

صوبے میں حمل و نقل کی آسانی کے لئے تین پہیوں والی ایسی ٹیکسیاں چلانے کی اجازت دی گئی جن میں ڈرائیور کے علاوہ چار مسافر بیٹھ سکیں۔ ان تین پہیوں والی ٹیکسیوں کی منظوری حسب ذیل شرائط کے تابع دی گئی:۔

۱ - ان ٹیکسیوں کے مڑنے کا دائرہ بارہ فٹ کی بجائے پندرہ فٹ کر دیا جائے۔
۲ - سامنے کے شیشے کا درمیانی ڈنڈا چوڑائی میں ½ انچ کم کر دیا جائے۔
۳ - ۴۰ پیسہ فی میل سے زیادہ کرایہ نہ ہو۔
۴ - ان گاڑیوں کو منی ٹیکسیز کے درجے میں رکھا جائے۔
۵ - ہر خالی گاڑی کا وزن ۹۰۰ پونڈ سے زائد ہو۔
۶ - کسی گاڑی میں ڈرائیور کے علاوہ چار مسافروں سے زیادہ نہ بیٹھیں۔

کرایے کی کاریں

صوبائی اتھارٹی نے سیر و سیاحت کی ترقی کے لئے یہ اسکیم حسب ذیل شرائط کے تابع منظور کی:۔

۱ - ہر فرم کے پاس کم از کم ۵۰ گاڑیاں ہوں۔
۲ - ہر گاڑی دس ہارس پاور سے کم قوت کی نہ ہو۔
۳ - سب گاڑیوں کا رجسٹریشن کراچی میں ہو۔
۴ - یہ گاڑیاں عام ٹیکسی میٹروں، ان کے رنگوں اور کرایوں سے مبرا ہوں۔
۵ - سال میں ایک بار ان کی درستی کے سرٹیفکیٹ کراچی، لاہور اور راولپنڈی سے جاری ہوا کریں۔

۶۔ کوئی نئی گاڑی تین سال سے زائد استعمال نہ ہو۔

۷۔ عام ٹیکسیوں کی طرح ان کی درستی اور ٹیکس کی ادائیگی وغیرہ کی پڑتال سخت نہیں ہو گی۔ بلکہ تمام خلاف ورزیوں میں انہیں نجی کاریں سمجھا جائے گا۔

۸۔ ان گاڑیوں کو خصوصی معاہدے کے تحت اجازت نامے لینے ہوں گے۔

۹۔ ان گاڑیوں پر نمبر پلیٹیں کاروں کی طرح لگائی جائیں گی ٹیکسیوں کی طرح نہیں۔

اور سیکرٹری صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی دو سال کے بعد اس انتظام کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔

بین الاقوامی راستوں پر حمل ونقل

موٹر گاڑیوں کے قانون مجریہ ۱۹۳۹ء کی رو سے بین الاقوامی راستوں کا انتظام مرکزی حکومت کے تحت ہے مرکزی حکومت کو پرائیویٹ ٹرانسپورٹ کمپنیوں سے درخواستیں موصول ہو رہی تھیں کہ لاہور۔ کویت کے درمیان، کوئٹہ۔ تہران کے درمیان بین الاقوامی راستوں پر انہیں مسافر بسیں چلانے کی اجازت دی جائے۔ صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے اس پر غور کیا اور حکومت سے سفارش کی کہ متعلقہ ممالک کے درمیان بسیں چلانے کی اجازت مغربی پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کو دے دی جائے۔ یہ مستحکم ادارہ پرائیویٹ درخواست دینے والوں کی نسبت تمام سہولتیں زیادہ آسانی سے مہیا کر سکتا ہے۔

موٹر کاروں میں بیٹھنے کی گنجائش

مالکان کو مشکلات سے بچانے کے لئے اور ان کی صحیح تشخیص کے پیش نظر صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے حکومت کے مشورے سے رجسٹرنگ اتھارٹیوں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ موٹر کاروں میں بیٹھنے کی گنجائش ان تفصیلات کے مطابق ہونی چاہیئے جو موٹر ساز ادارے نئی موٹروں کے ساتھ بھیجتے ہیں۔ لیکن کاروں میں نشستوں کی اتنی اقسام ہیں کہ اس بارے میں کسی نتیجے پر نہیں پہنچا جا سکا۔

۳۱ دسمبر ۱۹۶۵ء کو صوبے بھر میں مختلف گاڑیوں، بسوں، رکشاؤں اور ٹیکسیوں وغیرہ کی تعداد حسب ذیل تھی۔

موٹر سائیکل سکوٹر	۶۹,۸۸۰
موٹر کاریں، جیپیں	۹۹,۳۸۵

ٹریکٹر	۲،۳۳۷
بسیں	۱۴،۰۰۵
ٹیکسیاں	۷،۹۴۲
رکشا	۱۴،۵۶۹
پرائیویٹ کاریں	۵،۳۰۴
ٹرک	۲۵،۸۳۹
دیگر موٹر گاڑیاں	۲،۴۰۷
کل میزان	۲،۳۵،۵۸۹

روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن

سال ۶۶-۱۹۶۵ء میں مغربی پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے پاس ۱۶۸۴ کمرشل گاڑیاں تھیں جو صوبے کے مختلف حصوں میں مسافروں کے حمل ونقل کا کام کرتی تھیں - اس وقت کارپوریشن ۱۲۴ مختلف راستوں پر گاڑیاں چلا رہی ہے۔ کارپوریشن کی کمرشل گاڑیوں نے اس سال ۵,۰۵,۴۸,۹۳۲ میل کی مسافت طے کی اور ۱۶,۵۹,۱۵,۸۳۳ مسافروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا - کارپوریشن کے مختلف شعبوں کی کل آمدنی ۶,۵۹,۳۸,۷۲۴ روپے تھی جس میں سے ۵,۸۴,۳۳,۷۱۳ روپے اخراجات کے تھے - ۶۶-۱۹۶۵ء میں کارپوریشن کو ۷۵,۰۵,۰۱۱ روپے کا منافع ہوا- یہ بیان کرنا بھی مناسب ہے کہ کارپوریشن کو مذکورہ اعداد وشمار میں جو منافع دکھایا گیا ہے وہ آمدنی کے بڑھ جانے کی وجہ سے ہوا- گزشتہ سال کی نسبت اس سال گاڑیوں کی تعداد میں تقریباً ۳۸ کی کمی ہوگئی - اس کی وجہ غیر ملکی زرِ مبادلہ کا حاصل نہ ہونا اور درآمدی سہولتوں کا فقدان تھا - توقع ہے کہ ۶۷-۱۹۶۶ء میں گاڑیوں کی یہ کمی پوری کر دی جائے گی - اسی طرح گزشتہ سال کی نسبت ۲۶,۴۸,۱۱۷ مسافر کم رہے - اس کی وجہ بھی گاڑیوں کی کمی تھی - بہرحال گاڑیوں اور مسافروں کی تعداد کی کمی کے باوجود کارپوریشن کی آمدنی میں ۳۶,۷۲۴ روپے کا اضافہ ہوا- ۶۵-۱۹۶۴ء میں آمدنی ۶,۵۶,۳۲,۰۰۰ روپے تھی - اسی طرح ۶۶-۱۹۶۵ء میں کارپوریشن کے اخراجات بھی بقدر ۱۶,۹۹,۱۷ روپے کے بڑھ گئے - اخراجات کے بڑھ جانے کی وجہ مسافروں کے لئے مزید سہولتوں کا انتظام ہے۔ اس کے علاوہ اخراجات میں اضافہ کی وجہ اراضی کی خرید، عمارات کی تعمیر اور دوسرے ساز وسامان کا مہیا کرنا بھی ہے۔

کارپوریشن جو سہولتیں مسافروں کو مہیا کرتی ہے اس میں ۵۵ شہروں کے درمیان لمبے راستوں کی سہولتیں اور شہروں میں تقریباً ۷ ہزار میل لمبے راستوں پر مقامی بس سروسیں اور ۱۳۴ دوسرے مختلف راستوں پر حمل ونقل کی گاڑیاں چلانا ہے - اس کے علاوہ اسکول اور کالجوں کے طلبا کے لئے الگ بسیں چلانا، شادیوں، پکنک کی تقریبوں اور سیر وسیاحت کے لئے خصوصی انتظام کرنا شامل ہے - ان ۶ شہروں میں ایمبولینس کی گاڑیاں بھی مہیا کی جاتی

[illegible]

۳- ۴۷- متفرقات - ۱-۲- لائبریریاں ۲۱۵۹۱۰ روپے

۴- ۵۷- متفرقات - ڈیپارٹمنٹ - ب - ۴- یتیم خانے ۳۵۷۹۰ "

۵- ۵۶- سٹیشنری اور سٹیشنری سٹور کی خرید کے لئے ۴۳۴۰۰ "

۶- ۶۳- ب- ڈویلپمنٹ - ک تعلیم ۳۷۰۵۱۹۰۰ "

۷- ۶۳- ب- ڈویلپمنٹ - ٹی - سول ورکس ۷۰۰۰۰۰ "

۸- ۲۵- جنرل ایڈمنسٹریشن - سی - سکریٹریٹ اور ہیڈکوارٹرز اسٹیبلشمنٹ ۱۰۳۸۳۶۰ "

ذیل میں ۱۹۶۵ء میں تعلیم کے تمام شعبوں کے متعلق مختصراً حال بیان کیا جاتا ہے :-

پرائمری تعلیم

ہنگامی حالات کی وجہ سے پرائمری سکولوں اور اساتذہ کی تعداد میں کوئی خاص اضافہ نہ ہوسکا - اس کے باوجود ۱۹۶۵ء میں پرائمری سکولوں کی تعداد ۳۵۲۰۰ تک اور اساتذہ کی تعداد ۷۶۹۷۲ تک پہنچ گئی - اس سال طلباء کی تعداد ۳۲۰۰۰۰۰ تھی - پرائمری تعلیم کے اخراجات ۱۳۲۰۷۶۹۱۰ روپے سے (۶۵-۱۹۶۴ء) ۱۳۶۹۹۶۵۲۸۰ روپے (۶۶-۱۹۶۵ء) تک پہنچ گئے -

پرائمری سکول اساتذہ کی تنخواہ جو پہلے ڈسٹرکٹ پرائمری ایجوکیشن فنڈ میں سے ادا کی جاتی تھی پہلی جولائی ۱۹۶۵ء سے گورنمنٹ کے خزانے سے جانے لگی - اس طرح سے پرائمری جماعتوں کے اساتذہ کی تنخواہ کی ادائیگی باقاعدہ اور بہتر ہوگئی - تنظیم مکتب سکیم جس کے تحت حکومت نے بہاولپور میں ۶۰۰ مساجد میں سکول قائم کئے ہیں ۶۶-۱۹۶۵ء میں ۲۸۴۴۰۰ روپے کے اخراجات سے جاری رکھی گئی -

ثانوی تعلیم

ثانوی تعلیم میں بھی حکومت کی متوازن اور مجوزہ پالیسی کے تحت خاصی ترقی ہوئی - مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد ۴۱۴۲ اور ۱۵۶۳ (۶۵-۱۹۶۴ء) سے ۲۷۲۶ اور ۱۶۶۲ (۶۶-۱۹۶۵ء) تک پہنچ گئی - اس کے علاوہ تمام ذرائع سے اخراجات بھی ۴۲۶ لاکھ روپے (مڈل سکولز) اور ۹۳۱ لاکھ روپے (ہائی سکولز) سے بالترتیب ۵۵۴ لاکھ اور ۹۵۲ لاکھ روپے ۶۷-۱۹۶۶ء تک بڑھ گئے -

کالج کی تعلیم

ہنگامی حالات کی وجہ سے زیر بحث سال میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ دو عمدہ قسم کے سائنس کالج قائم کرنے کی تجویز تھی۔ ان میں سے ایک تو کراچی میں قائم کر دیا گیا۔ لیکن دوسرا جو لائل پور کے مقام پر کھولنا تھا کھولا نہ جا سکا۔ یہ کالج تاہم دوسرے مالی سال میں کھولا جا رہا ہے۔ ان میں تعلیم کے معیار کو ہر لحاظ سے معیاری بنایا جائے گا۔ اس میں بی ایس سی (پاس) بی ایس سی (آنرز) اور ایم ایس سی کی کلاسیں ہوں گی۔ اور محصلین کی تعداد ایک ہزار تک ہو گی۔ ان میں زیادہ زور فزکس، کیمسٹری، ریاضی اور معاشیات پر دیا جائے گا۔ کیونکہ فی زمانہ یہ مضامین بہت ضروری ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کالج کی عمارت پر ۲۰ لاکھ روپے اور سامان وغیرہ پر ۵ لاکھ روپے لاگت آئے گی۔

اسی طرح پانچ انٹر کالجوں کے قائم کرنے کی منظوری حکومت نے دے دی تاہم ان میں سے دو ہی قائم کئے جا سکے ان میں سے ایک بنگالی ذریعۂ تعلیم والا کراچی میں ہے اور دوسرا لڑکیوں کے لئے ہری پور میں ہے۔ باقی تین اگلے مالی سال میں بنائے جائیں گے۔ گورنمنٹ انٹر کالج گوجرانوالہ کو ڈگری کالج کا بھی درجہ دے دیا گیا۔

گورنمنٹ اور نان گورنمنٹ کالجوں کی بہتری کے لئے ۹ لاکھ روپے کی سپیشل گنجائش رکھی گئی۔ ان میں ۶۱۵۴۵۳ روپے استعمال میں لائے گئے۔

یونیورسٹیاں

سال ۱۹۶۵-۶۶ء کے دوران مغربی پاکستان میں ہماری یونیورسٹیوں کی سرگرمیاں حسب ذیل ہیں:-

۱- اندراج

یونیورسٹی کا نام	زیر تعلیم طلباء کی تعداد تدریسی محکمہ جات اور ملحقہ کالج
پنجاب یونیورسٹی	۶۱۸۹
کراچی یونیورسٹی	۳۵۶۰
پشاور یونیورسٹی	۳۸۷۹
سندھ یونیورسٹی	۱۲۷۱
مغربی پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور	۱۵۲۹
زرعی یونیورسٹی لائل پور	۱۷۸۵ (مجموعی طور پر قریباً ڈیڑھ ہزار طلباء نے قلیل المیعاد کورس میں شرکت کی)

۲ - ۶۶ - ۱۹۶۵ء کے لئے نئی تنظیمیں

نئی تنظیمیں	مضامین جو ۶۶ - ۱۹۶۵ء میں شروع کئے گئے	طلبار کی تعداد
پنجاب یونیورسٹی	ـــ	ـــ
کراچی "	جناح میڈیکل پوسٹ گریجویٹ کالج میں بی ایس سی کے میڈیکل ٹیکنالوجی کا کورس	۱۰
		ـــ
پشاور "	ـــ	ـــ
سندھ "	جرمنی میں ڈپلوما	ـــ
	معاشرتی بہبود میں ڈپلوما	ـــ
	لائبریری سائنس سرٹیفکیٹ کا کورس	۴۲
	ایکسٹرا مورل سٹڈیز کلاسز	۹۶
مغربی پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور	بی ایس سی میٹرولاجکل انجینئرنگ	
	بی ایس سی سائل	۲۰
	میکینکس اینڈ فونڈیشن انجینئرنگ	۵
	ایم ایس سی سٹرکچرل انجینئرنگ	۵
	ایم ایس سی ہائیڈرالکس اینڈ اریگیشن انجینئرنگ	۳
	ایم ایس سی پروڈکشن انجینئرنگ	۵
	ایم ایس سی پاور انجینئرنگ	۹
مغربی پاکستان زرعی یونیورسٹی لائل پور	مائیکرو بیالوجی پی ایچ ڈی	۲
	علم نباتات اور علم اشجار (پوسٹ گریجویٹ) کے مختصر کورس	۴
	زرعی مشینری کے آلات کا کورس	۶
نئے محکموں کی شمولیت	۱- وٹرنری پتالوجی	
	۲- ابتدائی انجینئرنگ	
	۳- آبپاشی اور پانی کے نکاس سے متعلقہ مشینری	

۴ - میکانکی زراعتی کورس

۲- ترقیاتی کام

پنجاب یونیورسٹی	اصل اخراجات	۳۸ لاکھ روپیہ
کراچی "	ایضاً	۲۵۶۶۲ " "
سندھ "	منظور شدہ رقم	۱۱۶۲۵ " "
مغربی پاکستان زرعی یونیورسٹی لائل پور		۵۹ لاکھ ڈالر
	منظور شدہ زرمبادلہ	۲۷ لاکھ روپیہ
	ملکی سرمایہ کاری کے لئے منظور شدہ رقم	
پشاور یونیورسٹی	منظور شدہ رقم	۱۲ لاکھ روپیہ
مغربی پاکستان یونیورسٹی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور	"	۲۵ لاکھ "

۴- تحقیقاتی کام

پنجاب یونیورسٹی	سال رواں کے دوران ایک بڑی تعداد میں کتابچے کتابیں اور تحقیقاتی لٹریچر جن میں تبصرے اور تخلیقی تحقیق کے کام شامل تھے شائع کئے گئے	
کراچی یونیورسٹی	مختلف مضامین میں تحقیق کا ایک واضح منصوبہ بنایا گیا ہے۔	
سندھ یونیورسٹی	(۱) طلبا کی تعداد جن کو پی ایچ ڈی کی ڈگری دی گئی	۳
	(۲) مختلف مضامین میں ریسرچ سکالروں کی تعداد	۱۰۳
پشاور یونیورسٹی	یونیورسٹی کے رسالے، پاکستان ٹائمز اور دوسرے اخباروں میں مضامین کی ایک بڑی تعداد شائع ہوئی۔ یہ مضامین ریسرچ سے متعلق تھے۔	

مغربی پاکستان یونیورسٹی آف انجینیرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور	پندرہ منصوبوں پر تحقیقاتی کام کیا جا رہا ہے
مغربی پاکستان زرعی یونیورسٹی لائل پور	(۱) مختلف معیار کی سولہ کتابیں شائع کی گئیں دو سہ ماہی جریدے شائع کئے جاتے ہیں
	(۲) پوسٹ گریجویٹ طلباء کی تعداد (ایم ایس سی) ۳۲۱ (پی ایچ ڈی) ۱۰۰

فنی تعلیم

دوسرے پنجسالہ پلان سے پہلے فنی اداروں میں موجود کورس صرف سول، الیکٹریکل، مکینیکل اور آٹوتک ہی محدود تھے۔ بلکہ یہ بھی کئی لحاظ سے مختلف تھے۔ دوسرے پنجسالہ دَور میں مختلف اداروں کے کورس کو ایک جیسا بنایا گیا اور یہ تین سالہ فنی کورس جاری کئے گئے۔

۱۔ الیکٹریکل
۲۔ مکینکل
۳۔ آٹو اور ڈیزل
۴۔ سول ٹیکنولوجی
۵۔ جگ اور ٹول ٹیکنولوجی
۶۔ ریڈیو الیکٹرونکس
۷۔ ڈرافٹنگ اور ڈیزائن
۸۔ ایرکنڈیشنگ اور ریفریجریشن
۹۔ ٹیکسٹائل
۱۰۔ پاور
۱۱۔ مشینی شاپ
۱۲۔ فاؤنڈری
۱۳۔ ویلڈنگ میٹلرجی

دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے دوران کل ۵۵۰۰ طلبا فارغ التحصیل ہوں گے۔

ویکیشنل ایجوکیشن

اس وقت گیارہ انڈسٹریل سکولز برائے طلبا اور پچیس سکول برائے طالبات موجود ہیں۔ یہ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ سے ۶۵-۱۹۶۴ء میں لئے تھے۔ فی الحال ان سکولوں کی حالت کچھ بہتر نہیں ہے۔ اساتذہ کی کمی۔ عمارت کی خراب حالت اور محصلین کی کمی کے مسائل درپیش ہیں۔ پچھلے سال لڑکوں کے سکولوں سے ۱۰۰ سے بھی کم فارغ التحصیل ہوئے۔

تیسرے پنجسالہ منصوبے کے دوران امید کی جاتی ہے کہ ان کی حالت بہتر ہو جائے گی۔ اور نئے سکولوں کے قیام کی وجہ سے طلبا کی تعداد میں اضافہ ہو جائے گا۔

منصوبہ بندی کمیشن کے منصوبے کے مطابق تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں ۶۰۰۰ تربیت یافتہ اشخاص نکلیں گے۔ گو اس میں کچھ مشکلات پیش ضرور آئیں گی۔ تاہم کم مدتی کورس جاری کروا کر اور شام کے ٹریڈ کورس شروع کروا کر ۴۵۰۰ تربیت یافتہ اشخاص تیار کئے جا سکیں گے۔

صحت

۶۶-۱۹۶۵ء میں تیسرا پنجسالہ منصوبہ شروع ہوا۔ جس میں صحت عامہ کی ترقی اور امراض کے انسداد کی تدبیروں پر خاص زور دیا گیا۔ اہم امراض میں جن کا انسداد مطلوب ہے ملیریا، تپ دق شامل ہیں اور دیہی عوام کی صحت کا خیال خاص طور پر مدّنظر ہے۔ اس پروگرام میں تحصیلوں اور ضلعوں کے صدر مقامات پر ہسپتالوں کا قیام اور ان کی اصلاح شامل ہے۔ جن سے دیہی صحت کے مراکز رجوع کرتے ہیں۔ تربیت یافتہ طبّی عملہ مہیا کرنے اور صحت عامہ کی ضروریات پر مسلسل زور دینے کے لئے تربیت یافتہ طبّی عملہ بھی ضروری ہے۔ شرح پیدائش کو کم کئے بغیر طبی سہولتیں عام ہونے کی وجہ سے آبادی میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اس لئے خاندانی منصوبہ بندی کا کام شروع کیا گیا جس کا مقصد یہ ہے کہ آبادی میں موجودہ تین فی صد اضافہ ۲۶۵ فی صد تک گر جائے۔

انسدادِ ملیریا کا پروگرام

انسداد ملیریا کے پروگرام میں حسب ذیل ۳۲۔ اضلاع شامل ہیں:۔

شیخوپورہ، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، لاہور، لائل پور، جھنگ، گجرات، سرگودھا، منٹگمری، بہاول نگر، حیدرآباد، سانگھڑ، تھرپارکر، نواب شاہ، خیرپور، بہاول پور، رحیم یارخاں، ملتان، مظفرگڑھ، جہلم، میانوالی، راولپنڈی، کیمبل پور، پشاور اور خیبر، کوہاٹ (شمالی وزیرستان اور کرّم)، بنّوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں، ڈیرہ غازی خاں، سکھر، جیکب آباد، دادو اور ٹھٹہ۔

شیخوپورہ اور سیالکوٹ کے اضلاع اس پروگرام کے دوسرے مرحلے میں شامل ہیں۔

انسدادِ ملیریا

ہنگامی حالات کے باوجود بی سی جی کا پروگرام جاری رہا۔ تقریباً ۱۹ لاکھ تجربات کئے گئے اور ۳ لاکھ اشخاص

شہری اور تربیتی ہسپتال

لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں توسیع کے لئے ۳ ایکڑ اراضی حاصل کر لی گئی ہے۔ جہاں رہائشی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے تعمیرات کی منظوری لے لی گئی ہے۔

میو ہسپتال لاہور میں جدید تدریسی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے حکومت برطانیہ نے اپنے دو ماہرین ضروری جائزہ کے لئے بھیجے ہیں۔ ان ماہرین کی سفارشات کے مطابق کارروائی کی جا رہی ہے۔

لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور، سروسز ہسپتال لاہور، اور سنڈیمان ہسپتال کوئٹہ میں خصوصی قابلیت کی مزید اسامیاں منظور کی گئی ہیں۔ زچہ و بچہ کے علاج اور بچوں کے عمومی علاج کے شعبے میو ہسپتال لاہور میں وسیع کر دئے گئے ہیں اور لیاقت ہسپتال حیدر آباد میں عکس ریز اور دیگر آلاتی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ سول سکرٹیریٹ لاہور کے عملے کے لئے ایک شفاخانہ سکریٹریٹ ہی میں قائم کیا گیا ہے۔ وحدت کالونی اور چوبرجی گارڈن اسٹیٹ میں شفاخانوں کا درجہ بلند کر دیا گیا ہے۔

دماغی امراض کے ہسپتال لاہور میں بھی مزید عملہ رکھا گیا ہے۔ مری ہلز امپرومنٹ ٹرسٹ سے خیرا گلی گھوڑا ڈھاکا اور چھانگلہ گلی کے شفاخانے لے لئے گئے ہیں اور وہاں ہر قسم کی سہولتیں مہیا ہیں۔ ایوبیہ کی آبادی کو طبی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے خانس پور میں ایک ۲۰ بستروں کا ہسپتال قائم کر دیا گیا ہے۔

۱۹۶۵ء میں صوبہ بھر میں ۳۸۳ ہسپتال اور ۱۵۴۷ شفاخانے تھے جہاں کل ۲۵۲۱۴ بستروں کی گنجائش تھی۔ یہ بستر ان بستروں کے علاوہ ہیں جو صحت کے دیہی مراکز میں موجود ہیں۔

طلبا کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر کنگ ایڈورڈ کالج لاہور، نشتر میڈیکل کالج ملتان اور لیاقت میڈیکل کالج حیدر آباد اور ڈو میڈیکل کالج کراچی میں عملہ بڑھایا گیا ہے۔ انسدادی ادویہ کا شعبہ بھی ڈو میڈیکل کالج میں باقی تمام میڈیکل کالجوں کی طرح بڑھایا گیا ہے۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں اسسٹنٹ پروفیسروں کی بجائے پروفیسروں کی آسامیاں منظور کی گئی ہیں۔

مغربی پاکستان کے مختلف طبی کالجوں میں کل ۷۸۴ طلبا داخل کئے گئے جن میں سے ۲۰۶ طالبات تھیں۔ ان میں سے ہر کالج میں ۳ نشستیں فوجی ملازمین کے بچوں کے لئے مختص تھیں۔ ایسی کل نشستیں ۱۸ ہیں۔ اس سال ۳۳۵ طلبا کو تعلیمی اور ۶۰ دیگر وظائف دئے گئے۔ لاہور، پشاور اور حیدر آباد کے دانتوں کے ہسپتالوں میں ۶۶ طلبا داخل

گئے۔ ۵۷۳ طلبا نے ایم بی بی ایس اور ۳۳ نے دانتوں کی سرجری کے امتحان پاس کئے۔

ہنگامی صورت حال کی وجہ سے گریجویشن کے بعد کے تمام نصاب ملتوی کر دیئے گئے۔ صرف دس افسروں کو
پی ایچ کے لئے منتخب کیا گیا۔ بہر حال ۱۷ افسروں کو باہر بھی بھیجا گیا۔ ۴۴ امیدواروں نے ڈپلوما کے مختلف
پاس کئے۔ جناح میڈیکل کالج سے ۱۷ امیدواروں نے ایم ایس سی / پی ایچ ڈی اور ۴ طلبا نے ایف سی
ایس حصہ اوّل کا امتحان پاس کیا۔

اس سال ۷۴ نرسوں نے بھی امتحان پاس کیا۔ ۱۵۳ لیڈی وزیٹرز ۱۱۸ مڈوائوز اور ۹۷۰ دائیوں نے بھی
نے اپنے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امدادِ باہمی

تیسرے پنجسالہ منصوبے میں امدادِ باہمی کے طریق کار کی اہمیت کو حسب ذیل اصولوں کی بنا پر تسلیم کیا گیا :

ا۔ امداد باہمی کو قومی منصوبہ بندی میں ایک آزاد شعبہ سمجھا جائے۔

ب۔ امداد باہمی کو پہلے دو منصوبوں میں صرف دیہی قرضے کا شعبہ سمجھنے کی بجائے ملک کے سارے معاشی میدان میں کام کرنے کی اجازت دی جائے۔

ج۔ امداد باہمی کی ترقیاتی اسکیموں کے لئے کھلے دل سے رقوم مختص کی جائیں

تیسرے پنجسالہ منصوبے میں محکمۂ امداد باہمی کے لئے ۷ اکروڑ ۹ لاکھ روپیہ مختص کیا گیا ہے۔

پاک جرمن تربیتی ادارہ ملتان کی توسیع

یہ ایک جاری اسکیم ہے۔ اس کے لئے اس سال بجٹ میں ۳ لاکھ ۰۷ ہزار روپے مختص تھے۔ جس میں سے ایک لاکھ پانچ ہزار روپے کی رقم استعمال کی گئی۔ باقی ہنگامی حالات کے پیش نظر واپس کردی گئی۔ یہ منصوبہ مغربی پاکستان کوآپریٹو بورڈ کے زیر انتظام ہے۔

تربیت کا یہ ادارہ زراعت اور امدادِ باہمی سے متعلق تحقیقات میں تربیت دیتا ہے۔ جرمن طریق پر فارمنگ کے مظاہرے کرتا ہے اور کالونی کوآپریٹو فارمنگ یونین کے لئے ٹریکٹروں کی مرمت کی سہولتیں مہیا کرتا ہے۔ تجویز ہے کہ اس ادارہ کو زراعتی یونیورسٹی لائل پور سے ملحق کر دیا جائے تاکہ اس کا نصاب باضابطہ ہو سکے۔

امدادِ باہمی کی تعلیمی اسکیم

اس اسکیم کے تحت پشاور میں دو لاکھ روپے کے خرچ سے امدادِ باہمی کی تربیت کے لئے ایک عمارت تعمیر

ہو رہی ہے جس کی تکمیل کے لئے ابھی تین لاکھ روپے مزید درکار ہوں گے اور اس طرح کل خرچ پانچ لاکھ روپیہ ہوگا۔

امدادِ باہمی کے سیل ڈپوؤں کی تعمیر

یہ اسکیم " دیہی قرضہ " اور " زراعتی مارکٹنگ " کی اسکیم کے ساتھ ضم کر دی گئی ہے اور حکومت کو بھیج دی گئی ہے ۔ نئی اسکیم کے تحت فارم سروس کی انجمنیں گوداموں کی تعمیر کے لئے مختص رقوم وسیع پیمانے پر استعمال کر سکیں گی ۔

بھیڑوں کی پرورش اور اُون کی منڈیاں

چولستان :- اس اسکیم میں بھیڑوں کی پرورش کی انجمنیں ، اون کی مارکیٹنگ یونین میں متحد کر دی گئی ہیں۔ اس یونین کا نام اون کی مارکیٹنگ اور ترقیاتی یونین رکھا گیا ہے اور ۵۲ ہزار روپے کے حصص کے ساتھ اسے رجسٹر کر دیا گیا ہے ۔ سال رواں کے دوران یونین نے ۶۶۲ ، ۱۶ من خام اون مبلغ ۰۰۰ ، ۰۳ ، ۱۷ روپے کے عوض خریدی ۔ بہاول پور میں یونین کی اون کو صاف کرنے کی ایک فیکٹری ہے ۔ جہاں ۳۲ ۷ ، ۶ من اون درست کی گئی اور ۹۱۲ ، ۴ من فروخت کی گئی جس کی قیمت ۰۰۰ ، ۹۶ ، ۱۲ روپے تھی باقی اون سٹاک میں موجود تھی ۔

بھیڑوں کے بال اتارنے کی چھ مشینیں درآمد کی گئی ہیں جن سے متعلقہ عملے کو تربیت دی جا رہی ہے ۔

تھل :- اُون کی اقسام کو بہتر بنانے کے لئے یہاں بھیڑوں کے بال اتارنے کی تین انجمنیں قائم ہوئی ہیں جن کے کل ممبر ۶۴۳ ہیں ۔ ایک انجمن نے گودام بنانے کے لئے ۲۴ کنال زمین حاصل کر لی ہے ۔ دوسری انجمنیں کوشش کر رہی ہیں ۔

کوئٹہ اور قلات

اسکیم کی کل لاگت ۰۰۰ ، ۶۹ ، ۸ روپے ہے ۔ ڈویژن کا پورا رقبہ ۲۵ ہزار مربع میل ہے جہاں ۸ لاکھ بھیڑیں ہیں اور پچاس ہزار من اون سالانہ پیدا ہوتی ہے ۔ چنانچہ لورالائی ، ژوب اور برخان میں ایسی انجمنیں بن گئی ہیں اور کام شروع ہو چکا ہے ۔

دیہی قرضہ اور زرعی مارکیٹنگ اسکیم کی تشکیلِ نو

یہ ایک جاری اسکیم ہے جس کے لئے سالِ رواں میں ۱۸ لاکھ روپے منظور ہوئے تھے مگر ہنگامی حالات

بینکنگ اور قرضہ

گزشتہ دو سال کے دوران بورڈ کے بینکنگ اور قرضے کے شعبے نے اپنے فراہم کردہ مواد کی بنیاد پر کئی قسم کے جائزے لئے اور کئی قانونی اقدامات کئے جن کے نتائج دور رس ہوں گے ۔ امداد باہمی کے شعبے میں سرمایہ کے مسلسل حصول کے لئے تحریک امدادِ باہمی کو اسٹیٹ بنک آف پاکستان پر کافی حد تک دارومدار کرنا پڑتا ہے ۔ بنک کے مقرر کردہ وفد امداد باہمی کے بنکوں کے کام کا معائنہ کرتے ہیں اور دیہی اور شہری دونوں قسم کے شعبے دیکھتے ہیں ۔ ان کے معائنے کی رپورٹیں بورڈ کو موصول ہوتی ہیں جن کی چھان بین کی جاتی ہے اور اسٹیٹ بنک کی تجاویز کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے ۔ ۳۱ اگست ۱۹۶۶ء تک کی معلومات کے مطابق امداد باہمی کے بنکوں سے تقریباً ۳۰ کروڑ روپے کی پیشگیاں جاری کی گئیں جس میں سے ۱۵ کروڑ روپیہ انجمنوں کو اور باقی انفرادی طور پر دیا گیا ۔

تصحیح اور اشتمال

اس شعبے کے قیام سے کمزور انجمنوں کو مضبوط کرنا ، ان کی اصلاح کرنا ، چھوٹی انجمنوں کو بڑی انجمنوں کے ساتھ ملانا اور انجمنوں میں رسد اور مارکیٹنگ کے کاروبار کو رواج دینا ہے ۔ اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے خاص علاقے منتخب کئے گئے ۔ اس وقت لاہور اور ملتان کے ریجنوں میں اس اسکیم کے تحت دس مراکز کام کر رہے ہیں ۔

امدادِ باہمی کی انجمنیں

صوبے میں امداد باہمی کی ہر قسم کی انجمنوں کی تعداد ۲۸,۹۱۴ ہے ۔ سب سے زیادہ زراعتی انجمنیں ہیں جو تعداد میں ۲۱,۲۶۷ ہیں ۔ ریجنوں کے لحاظ سے تمام انجمنوں کی تفصیلات ، ان کا سرمایہ اور ارکان کی تعداد وغیرہ حسب ذیل گوشوارے میں دی گئی ہے :-

ریجن	انجمنوں کی تعداد	ارکان	حصص	کاروباری سرمایہ
پشاور	۲,۸۴۴	۱,۳۵,۳۲۵	۵۰۶۹۷ لاکھ روپے	۳۶۷.۰۹ لاکھ روپے
لاہور	۱۲,۳۷۹	۶,۰۶,۹۲۰	۳۸۷۶۷۲ " "	۳۰۴۸۶۴۰ " "

ملتان	۱۱،۵۰۵	۵،۶۱،۰۵۸	۲۸۶٫۵۴ لاکھ روپے	۲۷۷۵٫۶۲ لاکھ روپے
حیدرآباد	۱،۳۱۱	۱،۴۱،۷۰۳	۱۹۱٫۱۱ " "	۲۳۱۸٫۵۵ " "
کوئٹہ	۳۳۹	۱۳،۹۵۶	۴۵٫۳۶ " "	۱۹۴٫۹۲ " "
کراچی	۵۳۶	۱،۰۴،۸۸۵	۱۸۳٫۵۱ " "	۲۴۰۴٫۲۹ " "
میزان	۲۸،۹۱۴	۱۵،۶۳،۸۴۷	۱۱۴۵٫۲۱ " "	۱۱۹۰۸٫۸۷ " "

امدادِ باہمی کا سرمایہ

ابتدائی انجمنوں کو مالی امداد دینے کے لئے ثانوی انجمنیں بنائی گئی ہیں جو مرکزی کواپریٹو بنک، بینکنگ یونین، صنعتی یونین اور مارکیٹنگ فیڈریشن کہلاتی ہیں۔ امدادِ باہمی کی انجمنوں کے ڈھانچے کو مزید مضبوط کرنے کے لئے دو مرکزی مالی ادارے یعنی پنجاب پراونشل کواپریٹو بنک اور سندھ بلوچستان پراونشل کواپریٹو بنک قائم کئے گئے ہیں۔ موخر الذکر بنک کا حلقۂ کار کراچی، حیدرآباد، خیرپور، کوئٹہ اور قلات ڈویژنوں تک ہے۔ اس طرح اول الذکر بنک شمالی علاقے یعنی سابق پنجاب، سابق سرحد اور بہاولپور کے علاقوں کے لئے کام کرتا ہے۔

زرعی قرضے کی انجمنیں

زرعی قرضے کی انجمنوں کی تعداد ۱۷،۰۴۱ ہے اور ان کے ارکان ۶،۰۱،۶۱۹ ہیں۔ گزشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال انجمنوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ ان انجمنوں کا اپنا سرمایہ ۳۲۴٫۲۸ لاکھ روپے، باہر سے حاصل شدہ سرمایہ ۹۳۱٫۴۱ لاکھ روپے اور کاروباری سرمایہ ۱۳۶۶٫۶۹ لاکھ روپے ہے۔ یہ انجمنیں عموماً قلیل المیعاد اور متوسط المیعاد قرضے اپنے ممبران کو دیتی ہیں۔ سال زیرِ تبصرہ کے دوران کل قرضہ ۴ کروڑ سات لاکھ روپے دیا گیا۔

زرعی مارکیٹنگ

زرعی مارکیٹنگ سے متعلق انجمنوں میں رسد، مارکیٹنگ، عمومی خدمات، گاؤں کی کونسل، گنے کی فروخت اور اون کی مارکیٹنگ کی انجمنیں، کمیشن کے ادارے، مختلف المقاصد ملوں کی انجمنیں وغیرہ شامل ہیں۔ جن کی تعداد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

معاشرتی بہبود

معاشرتی بہبود کے محکمے کا کام حسب معمول جاری تھا کہ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ہندوستان نے اعلانِ جنگ کئے بغیر سرزمینِ پاک پراچانک حملہ کردیا۔ حالات کے پیشِ نظر صدر مملکت نے ہنگامی حالات کا اعلان کردیا۔ معاشرتی بہبود کے صدر دفتر کو حالات کے مطابق اپنی سرگرمیوں میں ردوبدل کرنا پڑا۔ جن کا مفصل ذکر حسب ذیل ہے:۔

شہری ترقیات کے منصوبے

مغربی پاکستان کے مختلف شہروں اور قصبوں میں شہری ترقیات کے ۳۴ منصوبے چلائے جارہے ہیں۔ اس کے باوجود کہ نگران عملہ میں حد سے زیادہ کمی رہی پھر بھی منصوبوں پر ہمہ وقت نہایت کامیابی سے کام جاری رہا۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل خاکے سے ظاہر ہے:۔

نمبر شمار	پروگرام	مراکز کی تعداد	اوسط روزانہ حاضری
(۱)	عورتوں کے لئے سینے پرونے کے مراکز	۸۵	۲۶۹۳
(۲)	عورتوں کے لئے تعلیم بالغاں کے مراکز	۶۰	۱۱۵۰
(۳)	ایم۔سی۔ایچ مراکز	۱۷	۱۱۱۰
(۴)	ایلوپیتھک شفاخانے	۱۸	۱۲۲۰
(۵)	متعدد شفاخانے	۱۴	۸۵۰
(۶)	ابتدائی سکول	۴۰	۳۹۰۰
(۷)	ثانوی سکول	۶	۱۰۵۰
(۸)	لائبریریاں اور ریڈنگ روم	۵۵	۱۷۰۲

(۹) بچوں اور نوجوانوں کے لئے تفریح گاہیں	۹۸	۲۸۷۰
(۱۰) بالغوں کے لئے تفریح گاہیں	۶۸	۱۳۲۹
(۱۱) مردوں کے پیشہ ورانہ مراکز	۱۸	۳۲۵
(۱۲) امداد باہمی کی انجمنیں	۳	۵۰۰
کُل	۴۸۰	۱۸۶۹۹

زیر تبصرہ مدّت کے دوران ان منصوبوں نے ۲۹۴۴۳ روپے جمع کئے - ۱۶۳۳۸ روپے عطیات اور چندوں کے ذریعے جمع کیے گئے اور ۳۵۳ ۵۹۴ روپے مختلف ذرائع سے امدادی رقوم کی شکل میں حاصل کئے گئے۔

بے سہارا اور پسماندہ خواتین کی اقامت گاہیں کراچی اور راولپنڈی

زیر تبصرہ مدّت کے دوران کراچی اور راولپنڈی کی اقامت گاہوں کی سرگرمیاں حسب ذیل تھیں :-

۱ - داخل کردہ عورتوں کی تعداد	۶۴
۲ - عدالتوں کی وساطت سے	۴۶
۳ - دوسروں کی وساطت سے	۱۸

ان کیسوں کی نوعیت یہ تھی :-

۱ - بے سہارا	۲۷
۲ - شوہروں سے علیحدگی	۱۴
۳ - جو بھاگ گئی تھیں	۲۱
۴ - اغوا شدہ	۲
کُل	۶۴

نئی اور پرانی واردات میں سے ۷۱ وارداتوں کا فیصلہ کیا گیا اور مکمل بحالی کے بعد ان کو دونوں اقامت گاہوں سے فارغ کر دیا گیا - یہ بحالی اس طرح کی گئی کہ جن کا شوہروں سے اختلاف تھا - ان کو مناسب شرائط پر شوہروں کے حوالے کیا گیا - یا ان کو والدین کے حوالے کیا گیا اور یا ان کی شادیاں کی گئیں - مکمل تفصیل حسب ذیل ہے :-

۱ - جن کا شوہروں سے سمجھوتہ کیا گیا	۱۵

۲ - جن کا والدین سے سمجھوتہ کیا گیا	۲۵
۳ - جن کا راضی نامہ کیا گیا	۳
۴ - جن کی شادیاں کی گئیں	۱۴
۵ - جن کو ملازم کیا گیا	۲
۶ - عدالتی کارروائی سے جن کو رہا کیا گیا	۱۲
کل	۷۱

ان معاملات کی بخوبی نگرانی کی جارہی ہے - فی الحال ان اقامت گاہوں میں ۳۲ مکین رہائش پذیر ہیں - راولپنڈی کی اقامت گاہ میں پانچ بچوں کی پرورش بھی کی جارہی ہے - ہنگامی حالات کے دوران ان پناہ گزینوں کو ابتدائی طبی امداد اور شہری دفاع کی تربیت دی گئی - ان پناہ گزینوں نے ہنگامی حالات میں امدادی کام بھی کئے - مہاجرین اور مجاہدین کے لئے کپڑے سیئے - اس کے علاوہ خستہ حالوں کے لئے دوسری اشیاء بھی تیار کیں - اقامت گاہوں کے سے نے کپڑوں کو جمع کرنے میں خاصی مدد دی -

خواتین کے لئے معاشرتی واقتصادی مرکز کراچی

زیر تبصرہ مدت کے دوران اس مرکز نے حیرت انگیز ترقی کی ہے - اس سنٹر نے ریڈی میڈ کپڑوں کے کئی آرڈر شرقی پاکستان سے موصول کئے ہیں - گڑیاں بنانے کا شعبہ روبہ ترقی ہے - اب مرکز نے پاکستانی طرز کی گڑیاں بنانے کا منصوبہ بھی تیار کیا ہے - اپوا اور متعدد دوسرے اداروں کی طرف سے گڑیوں کے آرڈر موصول ہوئے ہیں - اس مرکز میں تیار ہونے والے سگار "لک" اور موم بتیاں سرعت کے ساتھ مقبولیت پا رہی ہیں - شعبۂ سگار آج کل ۴۴ عورتوں کو تربیت دے رہا ہے - ابھی تک اس شعبے نے ۶۶۶ عورتوں کو تربیت دی ہے - ان میں سے ۲۵۰ عورتوں کو ایسٹرن ٹوبیکو کمپنی نے ۱۵۰ روپے ماہوار تنخواہ پر ملازم رکھا ہے - اس سے ۲۵۰ عورتوں کی معاشرتی اور اقتصادی حالت بہتر ہوگئی ہے -

سنٹر نے ہنگامی نوعیت کے امدادی کام بھی کئے - اس مرکز کے کارکنوں نے مجاہدوں کے لئے ۲۴۰ قمیصیں سی ہیں اور کشمیری مہاجرین کے لئے ۲۶۳ عدد سوتی اور گرم کپڑے بھی جمع کر دئے -

تقریباً پچاس کارکنوں نے کورنگی کے صحتی مرکز میں ابتدائی طبی امداد کی تربیت حاصل کی - ان میں عملے کے دو کارکن

بھی شامل تھے ۔

بچّوں کی بہبود کا تربیّتی مرکز لاہور

لمبی مدّت کی نوعیت کا تیسرا کورس ۱۰ ؍ اگست ۱۹۶۵ء کو شروع کیا گیا اور ۲۲ ؍ فروری ۱۹۶۶ء کو ختم ہوا ۔ کورس میں بحیثیتِ مجموعی ۲۸ ؍ افراد نے شرکت کی ۔ جن میں ۹ مرد اور ۱۹ عورتیں تھیں ۔

لمبے عرصے کا چوتھا کورس ۵ ؍ مئی ۱۹۶۶ء کو شروع کیا گیا ہے ۔ جو ۶ ؍ نومبر ۱۹۶۶ء کو ختم ہو جائے گا ۔ مختلف ایجنسیوں سے بچّوں کی بہبود کے کاموں میں ۲۷ کارکن تعاون کر رہے ہیں ۔

کم عرصے کا ایک اور کورس بہبودیٔ اطفال کی ایجنسیوں کے منتظمین اور پالیسی بنانے والوں کے لئے ۲۸ ؍ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو شروع کیا گیا ہے ۔ یہ پندرہ دن کا کورس ہے ۔ جس میں کل ۳۸ ۔ اشخاص شرکت کر رہے ہیں ۔

معاشرتی بہبود کی رضاکار تنظیموں کی رجسٹریشن

ڈائرکٹریٹ جنرل ، رضاکار تنظیموں کی دیکھ بھال کرتی ہے ۔ آرڈی ننس مجریہ ۱۹۶۱ء کے تحت ابھی تک ۷۴۶ ایجنسیاں رجسٹر کرائی گئی ہیں ۔ صوبہ میں ایسی تمام تنظیموں کی تعداد ۲۰۰۰ کے قریب ہے ۔ ان میں اپوا ، ٹی ۔ بی ایسوسی ایشن انجمن حمایت اسلام وغیرہ جیسی بڑی تنظیمیں بھی شامل ہیں ۔ ان تنظیموں کا اخراجاتی تخمینہ تقریباً ۲۰ اور ۲۵ کروڑ کے درمیان ہے ۔ اگر ان تنظیموں کو اچھی طرح منظم کیا گیا تو معاشرتی بہبود کے میدان میں بہت کچھ ہو سکے گا ۔

ملازمت کے دوران تربیت

الف ۔ تربیت اور تجربے کے بغیر تقرریاں کی گئیں ۔ بیرونی نگران اور انتظامیہ کے عملے کے نہ ہونے کی وجہ سے غیر تربیت یافتہ اور ناتجربہ کار کارکن نگرانی کی صلاحیت کی رہنمائی سے عاری تھے ۔ اس سلسلے میں عملے کی چار روزہ کانفرنس تجویز کی گئی تاکہ

۱ ۔ شارٹ ریفریشر کورس کا انعقاد ہو
۲ ۔ شہری آبادی کے ترقیاتی منصوبوں کا اندازہ لگایا جائے ۔
۳ ۔ انتظامی مشکلات کو دور کرنے کے ذرائع ڈھونڈے جائیں ۔
۴ ۔ اچھے اور بہترین مشورے حاصل کئے جائیں ۔

(ب) اس کے علاوہ دورانِ ملازمت دو تربیتی کورس منعقد کئے گئے - ایک اگست میں نیفا کی مدد سے اور دوسرا محکمہ نے خود جولائی ۱۹۶۶ء میں منعقد کیا -

معاشرتی کارکنوں کی رضاکارانہ کور

معاشرتی بہبود کی سرگرمیوں کو بڑھانے کے لئے نجی مدوں کو کارکن فراہم کرنا حکومت کیلئے مشکل ہے - کیونکہ حکومت ان پر آنے والے اخراجات برداشت کرنے سے قاصر ہے - اس لئے ۱۹۶۶ء میں ایک سکیم تیار کی گئی تاکہ وہ معاشرتی بہبود کے کارکنوں کی رضاکارانہ کور قائم کرے -

سیلاب اور زلزلوں سے متعلق حالات میں کام

اس سلسلے میں ۱۹۶۵ء میں ایک جامع سکیم مرتب کی گئی اور اسے عملی شکل بھی دی گئی -

پراپرٹی ٹرسٹ بورڈ

بورڈ کو قیمتی مشورے دئے جاتے ہیں - ٹرسٹ کی خواہش پر کئی سکیمیں بھی تیار کی گئیں -

انسدادِ گداگری

۱۹۶۵ء میں گداگری کو ختم کرنے کے لئے حکومت کو ایک جامع سکیم بھیج دی گئی - جس کے مقاصد حسب ذیل ہیں :-

۱ - ایسے گداگروں کے لئے ملازمت اور تربیت فراہم کرنا جو جسمانی طور پر ٹھیک ہوں -

۲ - جسمانی طور پر ٹھیک گداگروں کے اہل وعیال کے لئے تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کا اہتمام

۳ - معذور گداگروں کے لئے تعلیم وتربیت کا اہتمام

۴ - صوبہ بھر میں گداگروں کا سروے کیا گیا - نتائج پر غور وخوض کیا جارہا ہے - اس سکیم کے ذریعے یہ کوشش کی گئی کہ گداگری کو ختم کردیا جائے - حکومت نے سکیم کو منظور کردیا ہے اور ایک اقامت گاہ کے لئے رقم منظور کی گئی ہے - جسمانی طور پر موزوں گداگروں سے متعلقہ احکام ابھی تک نہیں آئے -

یتیم خانے

یتیموں کی حفاظت اور دیکھ بھال کے لئے نجی یتیم خانوں کی حالت بہتر بنانے کی غرض سے معائنے کے انتظامات کئے گئے ہیں تاکہ وقتاً فوقتاً یتیم خانوں کی اصلاح ہو۔

اس مقصد کے لئے دو یتیم خانے (دار الفرقان اور انجمن سلیمانیہ لاہور) منتخب کئے گئے ہیں تاکہ ان کو مثالی یتیم خانے بنا دیا جائے اور ان کی تقلید دوسرے یتیم خانے بھی کریں۔ انجمن سلیمانیہ میں کام شروع ہو چکا ہے۔ دوسرے یتیم خانے یعنی دار الفرقان میں عنقریب کام شروع کر دیا جائے گا۔

گزشتہ جنگ میں محکمانہ سرگرمیاں

ستمبر کی جنگ میں محکمے کی سرگرمیاں حسب ذیل تھیں:۔

۱۔ مہاجرین اور فوجیوں کے لئے امدادی سامان کی فراہمی اور تقسیم
۲۔ شہری دفاع کے لئے رضاکاروں کی فہرست اور بھرتی
۳۔ بیبنے کے مرکزوں کی تنظیم
۴۔ رضاکار انجمنوں کی امدادی سرگرمیاں

اعداد و شمار حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ رجسٹرڈ رضاکاروں کی تعداد	۷۸۸۹
۲۔ رضاکار جن کو تربیت دی گئی	۱۹۴۹
۳۔ تربیتی کورسیں جو منعقد کی گئیں	۱۵
۴۔ امدادی فنڈ جو جمع کیا گیا	۱۲۴۸۲۶۴۸

امدادی سامان جو جمع کیا گیا اور تقسیم کیا گیا:۔

۱۔ بستر مع کمبل	۱۳۴۴۷
۲۔ پوشاک	۹۶۸۲۸
۳۔ برتن	۷۸۱۳

۴۔ تولئے، صابن وغیرہ	۷۰۷۷
۵۔ متعدد اشیاء	لاتعداد

اس کے علاوہ حسب ذیل بازوؤں سے تعاون کیا گیا :۔

۱۔ تمام امدادی کیمپ

۲۔ مسلح افواج

۳۔ آزاد کشمیر کے مہاجرین

جو لوگ سیلابوں سے متاثر ہوئے ہیں ان کی امداد کے لئے مندرجہ ذیل منصوبوں پر کام کیا جا رہا ہے :۔

۱۔ لاہور اور سیالکوٹ میں جنگ سے متاثرہ علاقوں میں دو مثالی دیہات کی تعمیر

۲۔ دیہہ چار واضلع سیالکوٹ کی بیواؤں اور یتیموں کے لئے آباد کاری، تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کا بندوبست

۳۔ سیالکوٹ شہر میں عورتوں اور بچوں کے لئے اقامت گاہوں کی تعمیر

۴۔ سیالکوٹ میں ایک مثالی یتیم خانے کی تعمیر

۵۔ لاہور اور سیالکوٹ میں جنگ سے متاثرہ علاقوں میں شہری ترقیاتی منصوبے

(نوٹ) ان منصوبوں کے لئے رقم زیادہ تر چندوں کے ذریعے جمع کی جا رہی ہے۔

ایک اونچی سطح کے اجلاس میں جس میں مرکزی منصوبہ بندی کمیشن، وزارت صحت، لیبر اور معاشرتی بہبود، صوبائی منصوبہ بندی اور ترقیات کا محکمہ، بنیادی جمہوریتیں، سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ اور ڈائرکٹریٹ جنرل معاشرتی بہبود کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس مقصد کے لئے ۳۲۲ء۳۰ ملین روپے کی رقم منظور کی گئی۔ اس میں وہ سکیمیں بھی شامل ہیں جو اندھوں کی بہبود اور طبی معاشرتی کام سے متعلق ہیں اور جن کی نگرانی محکمہ تعلیم اور صحت کے سپرد ہے۔

اوقاف

محکمۂ اوقاف نے وقف جائدادوں کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لئے حسب ذیل تدابیر اختیار کیں:۔

۱ - نجی جائدادوں کے مروج کرایوں کی بنا پر مکانوں، دکانوں اور خالی پلاٹوں کے کرایوں کی مکرر تشخیص۔

۲ - جہاں ممکن ہوا نیشنل بنک آف پاکستان کے تعاون سے نقد اور چڑھاوے کے بکسوں کی پرداخت جس کے لئے دوہرے تالوں کا انتظام کیا۔

۳ - اراضی کے پٹہ وغیرہ کی کارروائی کی نگرانی اوقاف کے مقررہ منتظمین کے ذریعے کرائی۔

۴ - محکمہ کے ایک افسر کے ذریعے آزمائشی پڑتال کی نگرانی

۵ - آمدنی اور خرچ کے حساب کتاب میں اصلاح

۶ - نوبتی معائنوں کی بنیاد ڈالی۔

مذکورہ تدابیر کے باوجود وقف جائدادوں کی آمدنی کے انتظام سے محکمہ مطمئن نہیں۔ اس سلسلے میں جو مشکلات پیش آتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔

کرایہ اور پٹہ کی وصولی

کرایہ دار یا پٹہ دار باقاعدگی سے ادائیگی نہیں کرتے اور رقم بڑھتی جاتی ہے۔ وقف آرڈی ننس کے مطابق مینجروں یا اسسٹنٹ مینجروں بلکہ علاقائی منتظمین کو محکمہ مال کے عملے کی مدد حاصل کرنی پڑتی ہے اور مالیۂ اراضی کے طور پر بقایا جات وصول کئے جاتے ہیں۔ مقامی محکمہ مال کا عملہ اپنی مصروفیات کی وجہ سے اس کام پر پوری توجہ نہیں دے سکتا اور اس طرح وصولی میں تاخیر ہوتی ہے۔

سابق سجادہ نشینوں یا متولیوں میں نذرانے کی تقسیم

دیکھا گیا ہے کہ مزارات کے زائرین نذر نیاز سابق متولیوں کو ہی پیش کرتے ہیں جو مزار متعلقہ کے نزدیک ہی اپنے

مکانوں میں رہتے ہیں۔ اس طرح مزار کے بکس کی رقم کم ہو جاتی ہے۔

مذہبی مقاصد کی کمیٹی

اوقاف کے قواعد کے مطابق مذہبی امور کی کمیٹی ایک سال کے بعد دوبارہ تشکیل کی جاتی ہے۔ یہ کمیٹی مزاروں پر ادائیگی رسوم اور وقف جائداد کو بہتر بنانے میں منیجروں اسسٹنٹ منیجروں کی امداد کرتی ہے۔ اگر کمیٹی میں اچھی شہرت والے اشخاص شامل ہوں تو جائداد کی آمدنی اور نذر نیاز کا انتظام بڑی حد تک سنوارا جا سکتا ہے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ کمیٹی کے ارکان مزارات کے معاملے میں دلچسپی نہیں لیتے اور جہاں وہ ذرا سرگرم نظر آتے ہیں وہاں فائدے کی بجائے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں یعنی وہ انتظامی عملے کے ساتھ مل کر بہت سی غیر قانونی باتیں کر جاتے ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ دیانتدار اور بارسوخ لوگ مذہبی امور کی کمیٹیوں میں کام کرنے کے لئے آگے نہیں آتے۔

عدالتوں سے حکمِ امتناعی کا اجراء

وقف جائدادوں کے قابضوں کی طرف سے درخواست گزارنے پر عدالتیں حکمِ امتناعی جاری کر دیتی ہیں جس سے کرایے کی وصولی میں مشکل پیش آتی ہے۔ مثلاً نیلہ گنبد لاہور کی مسجد سے ملحقہ دکانوں کا کرایہ ۶۴ - ۱۹۶۳ء میں دوبارہ تشخیص کرایا گیا تھا۔ کرایہ دار فوراً سیدھے عدالت میں پہنچ گئے اور حکم امتناعی جاری کرا لیا۔ اس طرح محکمے کے کرایوں کا بہت سا بقایا جمع ہو گیا۔ اگرچہ اوقاف کے وکلاء ایسے احکام امتناعی کو منسوخ کرانے کی کوشش کرتے ہیں پھر بھی بہت سے واقعات میں عدالتیں جلد فیصلہ نہیں کر پاتیں۔ اور کئی سال گزر جاتے ہیں اور جائدادوں کی آمدنی متاثر ہوتی ہے۔

وقف جائدادوں کا قبضہ

بعض جائدادوں کا قبضہ اب تک حاصل نہیں ہو سکا حالانکہ وہ ۶۱ - ۱۹۶۰ء میں اوقاف کو منتقل ہو گئی تھیں۔ مثلاً نواب اللہ بخش ٹوانہ مرحوم کی وقف اراضی (ضلع سرگودھا) حضرت سچل سرمست کے مزار سے ملحقہ اراضی (گمبٹ ضلع خیرپور) اور چکنی ضلع پشاور میں حضرت میاں عمرؒ کا مزار مدت ہوئی سرکاری احکام کے تحت منتقل ہو چکا ہے مگر اب تک وہاں قبضہ مجاوروں کا ہے۔ ان کے خلاف مقدمے دائر کئے گئے مگر بے سود۔ محکمہ مال کا عملہ اور پولیس قبضہ دلانے سے قاصر رہتے ہیں۔ مجاور نہ تو کرایہ دیتے ہیں اور نہ جائداد کا قبضہ دیتے ہیں۔

ر شاہی مسجد چنیوٹ کی مرمت کے لئے مختص کئے گئے ہیں ۔

قانونی چارہ جوئی

ذیل کے اعداد و شمار سے اوقاف کے مقدمات اور ان کے اخراجات کی تفصیل ظاہر ہے :۔

۱ ۔ مقدمات جو ۱۹۶۵ء تک دائر کئے	۶۲۲
۲ ۔ مقدمات جو جون ۱۹۶۶ء تک دائر کئے	۲۳
میزان	۶۴۵
۳ ۔ مقدمات جن کا فیصلہ ۱۹۶۵ء میں ہوا	۳۲۵
۴ ۔ مقدمات جن کا فیصلہ ۱۹۶۶ء میں ہوا	۹۷
میزان	۴۲۲
۵ ۔ مقدمات زیر التوا	۲۲۳

اخراجات

۱۹۶۴ء ۔ ۶۵	۳۵٫۶۳۴٫۹۰	روپے
۱۹۶۵ء ۔ ۶۶	۲۲٫۰۳۲٫۷۲	روپے
میزان	۵۷٫۶۶۷٫۶۲	روپے

اوقاف آرڈی ننس میں صاف طور پر صراحت ہے کہ اوقاف کے خلاف احکام امتناعی جاری نہ کئے جائیں ۔لیکن دیوانی عدالتیں قانون کے خلاف اور عدالت عالیہ کے گشتی مراسلے کے باوجود ایسا کر رہی ہیں ۔ اس سے ایک تو خرچ ہوتا ہے دوسرے ان لوگوں کی طرف اوقاف کی رقوم واجب الادا ہوتی ہیں وہ بقایاجات میں اضافہ کرتی ہیں ۔ یہ سبب ہے کہ قانونی کارروائیوں میں اخراجات ہوتے ہیں ۔

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

۱۹۶۵ء ۔ ۶۶ میں اس ادارے کو یونیورسٹی کے معیار کا ادارہ بنانے کے لئے اقدامات کئے گئے تھے اور کوشش تھی کہ اس کے جاری کردہ ڈپلوما اور ڈگریاں کالجوں اور یونیورسٹیوں کی جاری کردہ سندات کے برابر سمجھی جائیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کول کا آغاز کر دیا گیا ہے اور ایک ریڈنگ روم بھی قائم کر دیا گیا ہے۔

غیر ممالک میں تبلیغ اسلام

فی الحال شیخ محمد اشرف کے لئے تین ہزار کی رقم منظور ہوئی ہے کہ اس سے ایک پرانے انگریزی رسالے کو جاری کریں جس کے ذریعے غیر ممالک میں اسلام کی تبلیغ کی جائے۔ اس بارے میں عوام سے مالی امداد حاصل کرنے کی تجویز محکمہ مالیات کے زیر غور ہے۔

مختلف اولیاء کی تصنیفات، نادر کتابیں، صوفیاء کی تعلیمات، اسلامی مطبوعات اور رسائل شائع کرنے کی سکیم بھی تیار کی گئی ہے۔ ایک کمیٹی بھی تشکیل کی گئی ہے جو مناسب کتابوں کے انتخاب میں محکمے کی امداد کرے۔

اوقاف کا مشاورتی بورڈ

اکتوبر ۱۹۶۵ء میں یہ مشاورتی بورڈ تشکیل ہوا تھا۔ اس کے کئی اجلاس ہو چکے ہیں اور اس نے کئی اہم معاملات میں مناسب مشورے دئے ہیں۔ بورڈ میں دو شیعہ اور چار سُنی علما شامل ہیں۔ ناظم اعلیٰ اوقاف بورڈ کے چیئرمین ہیں۔

نابیناؤں کے لئے سکول

اس سال لاہور، پشاور اور سرگودھا میں اندھوں کو قرآن پڑھانے کے لئے تین سکول کھولے گئے۔

مزارات پر رکھے ہوئے بکسوں میں جو رقوم جمع ہوتی ہیں ان میں اکثر خورد بُرد ہو جاتی تھیں۔ ہر بکس کا ایک تالا ہوتا تھا جس کی چابی مینجر یا اسسٹنٹ مینجر کے پاس ہوتی تھی۔ وہ خود ہی جمع شدہ رقم کو گنتا تھا اور تنہا اس کی ذمہ داری ہوتی تھی۔ چنانچہ حکم دیا گیا کہ ہر بکس کے دو تالے ہوں۔ ایک تالے کی چابی مینجر کے پاس ہو اور دوسرے کی نیشنل بنک آف پاکستان کے مقررہ نمائندے کے پاس ہو۔ بکس دونوں کی موجودگی میں کھولا جائے۔ اس طرح خورد بُرد کے امکانات کم ہو گئے۔

یہ معلوم ہوا تھا کہ اضلاع میں محکمہ کا عملہ بدانتظامی اور بے قاعدگی کر رہا ہے۔ وجہ یہ تھی کہ ان کے کام کی نگرانی کوئی نہیں کرتا تھا اور کوئی رہنمائی بھی نہ تھی۔ چنانچہ معائنوں کا طریقہ نکالا گیا۔ ناظم اعلیٰ خود جا کر معائنہ کرتے ہیں۔ اس طرح محکمہ میں ایک شعبہ معائنہ قائم کیا گیا۔ بعض اہم مزارات کے عرس کی آمدنی کا حساب کتاب مناسب طریق

پر ہونے لگا۔ اس سے ایک تو آمدنی کی خورد بُرد جاتی رہی اور بہت سی قابلِ مذمت سرگرمیاں منظرِ عام پر آئیں۔

۱۹۶۵ - ۶۶ء میں مختلف دفاتر کے ۲۴ معائنہ کئے گئے۔ اسی طرح مقدمہ بازی پر جو روپیہ صرف ہوتا تھا اس کی پڑتال سے اس سال اس رقم میں خاصی کمی واقع ہوئی۔ ۱۹۶۵ - ۶۶ء میں عملے کے ۲۱ افسروں کے خلاف کارروائی ہوئی جن میں سے کئی کو سزائیں ہوئیں۔ بعض کو نوکری سے الگ کر دیا گیا۔ کچھ معاملات کی ابھی تحقیقات ہو رہی ہے۔

اوقاف کی آمدنی ۱۹۶۴-۶۵ء میں ۴۸,۴۲,۹۷۰ روپے تھی۔ ۱۹۶۵-۶۶ء میں ۲,۴۹,۳۱۹ روپے کا اضافہ ہوا۔ یعنی اس سال آمدنی ۵۰,۹۲,۲۸۹ روپے ہوئی۔

قانون

سال ۶۶ - ۱۹۶۵ء میں ۱۷ آرڈی ننس اور دو ایکٹ جن کی تفصیلات ضمیمہ "ا" اور "ب" میں دی گئی ہیں جاری کئے گئے اور بہت سے قواعد اور اعلانات کو قانونی شکل دی گئی۔

ضمیمہ الف

مغربی پاکستان کے آرڈی ننس جو ۶۶ - ۱۹۶۵ء کے دوران جاری کئے گئے:-

۱- مغربی پاکستان قومی رضاکاروں کا آرڈی ننس ۱۹۶۵ء

۲- مغربی پاکستان اوزان اور پیمانوں کا آرڈی ننس ۱۹۶۵ء

۳- مغربی پاکستان تمباکو کی فروخت (ترمیم) کا آرڈی ننس ۱۹۶۵ء

۴- مغربی پاکستان موٹر گاڑیوں کا آرڈی ننس (ترمیم) ۱۹۶۵ء

۵- مغربی پاکستان نائری آرڈی ننس (ترمیم) ۱۹۶۶ء

۶- فیکٹریز آرڈی ننس مغربی پاکستان (ترمیم) ۱۹۶۶ء

۷- مغربی پاکستان فیملی کورٹس (ترمیم) آرڈی ننس ۱۹۶۶ء

۸- راضی نامے کی عدالتوں کا آرڈی ننس (ترمیم) ۱۹۶۶ء

۹- انجمن ہائے امداد باہمی کا آرڈی ننس (ترمیم) ۱۹۶۶ء

۱۰- مغربی پاکستان انجمن ہائے امداد باہمی اور امداد باہمی کے بنکوں (قرضوں کی بازادائیگی) ۱۹۶۶ء

۱۱- مغربی پاکستان کریمنل لاء (ترمیم) آرڈی ننس ۱۹۶۶ء

۱۲- پنجاب یونیورسٹی ناجائز کارروائیوں کا آرڈی ننس (ترمیم) ۱۹۶۶ء

۱۳- انجمن ہائے امداد باہمی (دوسری ترمیم) کا آرڈی ننس ۱۹۶۶ء
۱۴- مغربی پاکستان موٹر گاڑیوں کے ٹیکس (ترمیم) کا آرڈی ننس ۱۹۶۶ء
۱۵- مغربی پاکستان کپاس کے کنٹرول کا آرڈی ننس ۱۹۶۶ء
۱۶- مغربی پاکستان شہری کرایوں کی قیود (ترمیم) کا آرڈی ننس ۱۹۶۶ء
۱۷- مغربی پاکستان شہری کرایوں کی قیود (دوسری ترمیم) کا آرڈی ننس ۱۹۶۶ء

ضمیمہ "ب"

۱۹۶۵ء میں حسب ذیل ایکٹ نافذ کیے گئے:۔
۱- میونسپل انتظامیہ (ترمیم) مغربی پاکستان کا ایکٹ ۱۹۶۵ء
۲- مغربی پاکستان خالص خوراک (ترمیم) کا ایکٹ ۱۹۶۵ء
۶۶ - ۱۹۶۵ء میں حسب ذیل ضابطے اور انفرادی قوانین کو مکمل کیا گیا اور دوبارہ چھپوایا گیا۔
۱- پنجاب کوڈ جلد اوّل، دوم، سوم اور چہارم
۲- شمال مغربی سرحدی صوبہ کوڈ جلد اوّل اور چہارم
۳- بہاول پور کوڈ
۴- بلوچستان کوڈ
۵- خیرپور کوڈ
۶- مغربی پاکستان کے قوانین کی سالانہ جلد ۱۹۶۵ء
۷- مغربی پاکستان اوزان اور پیمانوں کا آرڈی ننس ۱۹۶۵ء
۸- پنجاب لا ڈیپارٹمنٹ مینوول ۱۹۳۸ء
۹- مغربی پاکستان فنانس ایکٹ ۱۹۶۶ء
حسب ذیل قوانین کی دوبارہ طباعت ہوئی:۔
۱- مغربی پاکستان کریمنل لاز (ترمیم) ایکٹ ۱۹۶۳ء معہ قواعد ۱۹۶۳ء — ۸۲۵ کاپیاں
۲- فرنٹیئر کرائمز ریگولیشنز ۱۹۰۱ء — ۷۵۰ "

۳۔ ضابطہ مالیہ اراضی سندھ ۱۸۷۹ء	۵۱۰ کاپیاں
۴۔ مغربی پاکستان لازمی اشیاء کا کنٹرول ایکٹ ۱۹۵۸ء	۶۵۰ "
۵۔ مغربی پاکستان کوڈ جلد نمبر ۳ (آرڈیننس اور ایکٹ ۶۲-۱۹۶۱ء)	۲۰۰۰ "
۶۔ مغربی پاکستان اخبارات و مطبوعات کا آرڈیننس ۱۹۶۳ء	۷۵۰ "
۷۔ سالنامہ قوانین مغربی پاکستان ۱۹۶۳ء	۲۰۰۰ "
۸۔ مغربی پاکستان موٹر گاڑیوں کا قانون ۱۹۶۵ء	۹۶۱ "
۹۔ ٹاؤن امپروومنٹ ایکٹ ۱۹۲۲ء	۷۷۵ "
۱۰۔ سالنامہ قوانین مغربی پاکستان ۱۹۶۴ء	۲۰۰۰ "
۱۱۔ بنیادی جمہوریتوں کا آرڈر ۱۹۵۹ء	۱۲۱۱۲ "
۱۲۔ مغربی پاکستان فنانس ایکٹ ۱۹۶۵ء	۲۰۰۰ "
۱۳۔ مغربی پاکستان خالص خوراک کا آرڈیننس ۱۹۶۰ء	۲۵۰۵۰ "
۱۴۔ مغربی پاکستان کریمنل لاز ایکٹ ۱۹۶۳ء معہ قواعد ۱۹۶۳ء	۲۶۳۰ "
۱۵۔ مغربی پاکستان فیملی کورٹس ایکٹ ۱۹۶۴ء معہ قواعد ۱۹۶۵ء	۱۰۴۲ "

پولیس

جرائم

صوبے میں نظم ونسق کی صورتِ حال تسلی بخش رہی۔ سمگلروں، اشتہاری ملزموں اور سماج دشمن عناصر کے خلاف کارروائی جاری رہی اور سال کے دوران ۱۷۳۸ گرفتاریاں عمل میں آئیں۔

جرائم کا معلوماتی گزٹ

جرائم کا ایک پندرہ روزہ معلوماتی گزٹ سارے سال باقاعدگی سے نکلتا رہا۔

سراغ رسانی اور سائنٹفک تفتیش کے نصاب

سائنٹیفک تفتیش کے نصاب جو پولیس افسروں کے لئے ۱۹۶۲ء میں جاری ہوئے تھے ستمبر ۱۹۶۵ء تک جاری رہے۔ ان نصابوں کا مقصد پولیس افسروں کو جرائم کی تفتیش اور سراغ رسانی کے جدید طریقوں سے آشنا کرنا ہے ان نصابوں کے تحت ۹۹۳ پولیس افسروں کو تربیت دی گئی۔

سہ ماہی رسالہ سینٹینل

مغربی پاکستان پولیس کا سہ ماہی رسالہ سینٹیل گزشتہ دس برس سے جاری ہے۔ اندرون ملک اور بیرون ملک اس کے قاریوں کا حلقہ بڑھ رہا ہے۔ اس کی وجہ اس کی بہتر لکھائی چھپائی ہے۔ پولیس کے متعلق سائنسی معلومات بعض دلچسپ اور نئے مضامین جیسے عدالتی فیصلے، اپنے قانون سے واقفیت، سراغ رسانی میں سائنسی امداد، خبریں اور کھیلوں کی معلومات وغیرہ ہیں۔

میتوں کی حمل و نقل

جو پولیس والے اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران فوت ہوئے ان کی میتوں کے حمل و نقل پر ۷۰۰،۳ روپے خرچ ہوئے۔

قسطوں میں قابلِ ادا قرضے

مختلف پولیس افسروں کے لئے خاندان کے افراد کی بیماری، بچّوں کی تعلیم اور شادی وغیرہ میں امداد کی غرض سے ۳۶۵۵۰ روپے قرض دیا گیا جو ماہوار قسطوں میں قابلِ ادا تھا۔

اس کے علاوہ ۱۵۲۵۳ روپے عارضی قرضوں کی صورت میں سالِ زیرِ تبصرہ کے دوران دیئے گئے۔

پولیس کا رجمنٹل فنڈ

اس فنڈ سے کینٹین اور سٹور چلائے جاتے ہیں۔ جہاں سے محکمے کے ملازمین سستے داموں روزانہ کی ضروریات خریدتے ہیں۔

فلاحی فنڈ

پولیس کے فلاحی فنڈ کا انصرام گروپوں کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ کوئٹہ اور قلات ڈویژن گروپ "اے" حیدر آباد رینج گروپ "بی" پشاور رینج گروپ "ڈی" کراچی رینج (کراچی) اور لاہور گروپ "سی" کے تحت ہیں جہاں متعلقہ گروپ کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل انتظام کرتے ہیں۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس تنظیم بہبود و قومی رضا کار لاہور انتظامی کمیٹیوں کے چیئرمین ہیں۔

عمومی صورتِ حال

فلاحی فنڈ کی تنظیم روز بروز ہر دلعزیز ہو رہی ہے۔ اس کی سب سے بڑی اور اہم امداد پولیس اکیڈمی کو جاتی ہے۔ جہاں ملازمین پولیس کے بچّوں کو دسویں جماعت تک مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ وفات پائے ہوئے ملازمین کے بچّے بھی یہاں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

جب ۱۹۶۴ء میں ٹریفک کا کنٹرول محکمۂ ٹرانسپورٹ سے پولیس کو منتقل ہوا تو اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس (ٹریفک) کا دفتر قائم ہوا تھا۔

یہ دفتر صوبے بھر میں ٹریفک کو مربوط بنانے، حادثات کے اعداد و شمار جمع کرنے اور گاڑیوں کی درستی کی جانچ پڑتال کرنے کا کام کرتا ہے۔

یہ دفتر ٹریفک کے بارے میں ایک پالیسی ساز ادارہ ہے اور براہِ راست انسپکٹر جنرل پولیس کے ساتھ ہے یہاں سے قانون کے مطابق ٹریفک کو باضابطہ بنانے کے لئے وقتاً فوقتاً تمام ڈپٹی انسپکٹر جنرل اور پولیس کے سپرینٹنڈنٹوں کے نام ہدایات جاری ہوتی رہتی ہیں۔ احکام کی تعمیل کی رپورٹیں تمام ضلعی افسروں سے باقاعدہ موصول ہوتی ہیں۔

اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل (ٹریفک) کے تحت ۱۲ سفری پیٹرول انسپکٹر اور دو ٹرانسپورٹ انسپکٹر ہوتے ہیں جو متعلقہ ضلع پولیس کے تعاون سے صوبے بھر میں شاہراہوں کے ٹریفک کو کنٹرول کرتے ہیں۔ یہ دفتر موٹر گاڑیوں کے اُتیس (۱۹) ایگزامینروں کے کام کی پڑتال بھی کرتا ہے۔ جن کے ہیڈ کوارٹرز مختلف مقامات پر ہیں۔ وقتاً فوقتاً اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل (ٹریفک) مختلف دورے کرتے ہیں اور کام کاج کا معائنہ کرتے ہیں۔

اے۔آئی۔جی ٹریفک کے تحت دو اور اہم دفتر ہیں جن میں سنٹرل ڈرائیونگ لائسنس ریکارڈ آفس ہے جو تمام ڈرائیونگ لائسنسوں کا ریکارڈ رکھتا ہے۔ اور ڈرائیوروں کی سزا یابی وغیرہ کا ریکارڈ بھی رکھتا ہے۔

دوسرا اہم دفتر افسر اعداد و شمار کا ہے جو حادثات کے متعلق اور ان کے اسباب وغیرہ کے سلسلے میں اعداد و شمار کا ریکارڈ رکھتا ہے۔ گزشتہ برسوں میں ٹریفک کے مسائل کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ سڑکوں پر چلنے والی گاڑیوں کی تعداد میں ۳۳ فیصد اضافہ ہو گیا ہے۔ لیکن حادثات کی تعداد میں اضافہ نہیں ہونے دیا گیا۔ کیونکہ صوبے بھر میں احتیاطی تدابیر اختیار کرنے پر پورا زور دیا جاتا ہے۔

ڈرائیوروں کو لائسنس بھی دیکھ بھال کے دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۶۵ء میں درخواست دہندگان کو صرف ۳۵ فیصد لائسنس دیئے گئے۔

اے۔آئی۔جی ٹریفک صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ممبر بھی ہوتے ہیں۔

مغربی پاکستان رینجرز

مغربی پاکستان رینجرز اصل میں سول مسلح فوج ہے۔ جس کے فرائض حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ سرحدی علاقوں میں آبادی اور املاک کا تحفظ
۲۔ پاکستانی سرحدوں میں ناجائز طور پر داخل ہونے والوں اور جانے والوں کی روک تھام
۳۔ سرحدی علاقوں میں گاؤں کی دفاعی تنظیمات
۴۔ اسمگلنگ کی روک تھام
۵۔ سرحدی علاقوں میں سراغ رسانی کا اہتمام
۶۔ اسمگلنگ کی روک تھام کے سلسلے میں پولیس اور دیگر محکموں کے ساتھ تعاون

مغربی پاکستان رینجرز نے زیر تبصرہ سال کے دوران سمگلنگ کی روک تھام کے سلسلے میں جانفشانی سے کام کیا۔ اور مؤثر انسدادی طریقے اپنائے۔ مشکوک علاقوں میں گشتی دستے متعین کیے اور ان کی ہر طرح سے کڑی نگرانی کی۔ اور اسی طرح اسمگلنگ پر پورا کنٹرول کیا گیا۔

سمگلنگ کے انسدادی طریقے

سمگلنگ کے انسدادی طریقوں کے نتیجے میں بیس سمگر مارے گئے، دو سو پانچ گرفتار کیے گئے اور ان سے ۱۳ء۷۶۴۱۱۷ روپے کی مالیت کا سامان قبضے میں لے لیا گیا۔

غیر قانونی طور پر داخلہ

زیر تبصرہ سال کے دوران ۱۶۵ ایسے لوگ پکڑے گئے جو غیر قانونی طور پر پاکستان میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔

لاوارث مویشی

سرحد کے ساتھ ۱۸۱۳ لاوارث مویشی پکڑے گئے جن میں ۱۴۰۴ جائز وارثوں کو لوٹا دئے گئے اور بقایا کو محکمہ مال کی وساطت سے نیلام کر دیا گیا۔

شہری حکام سے تعاون

۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران اپنے فرائض کے علاوہ پاکستان رینجرز نے سول حکام کے ساتھ قانون اور امن برقرار رکھنے کے ضمن میں بھی پورا پورا تعاون کیا۔

محکمہ نے ایک ترقیاتی منصوبے پر عمل کیا جس میں رینجرز یونٹ کی مندرجہ ذیل عمارتوں کی تعمیر شامل ہے' اور اس پر ۱،۶۷،۶۸،۰۷۰ روپے کی لاگت آئے گی:-

۱۔ لاہور میں ستلج رینجرز ہیڈ کوارٹر کی تعمیر

۲۔ بہاول پور میں ڈیزرٹ رینجرز ہیڈ کوارٹر کی تعمیر

۳۔ حیدر آباد میں انڈس رینجرز ہیڈ کوارٹر کی تعمیر

اس منصوبے میں ہر یونٹ کے لئے رہائشی اور غیر رہائشی تعمیرات شامل ہیں۔ یہ تعمیری منصوبہ مختلف مرحلوں پر مشتمل ہے جو کئی سال میں مکمل ہوگا۔ سارے منصوبے پر لاگت کا اندازہ تقریباً پچیس لاکھ روپے ہے۔ بہاول پور میں ڈیزرٹ رینجرز کے ہیڈ کوارٹر کی تعمیر کی تجویز تقریباً مکمل ہو گئی ہے۔ ستلج رینجرز لاہور اور انڈس رینجرز حیدر آباد کے ہیڈ کوارٹروں کی تعمیر کے منصوبے بھی تسلی بخش طور پر پورے ہو رہے ہیں اور امید ہے کہ تیسرے پنجسالہ منصوبے کے دوران میں مکمل ہو جائیں گے۔

مندرجہ بالا کے علاوہ تیسرے پنجسالہ منصوبے کے لئے مندرجہ ذیل اسکیمیں بھی تیار کی گئی ہیں:-

۱۔ مغربی پاکستان رینجرز کے ہیڈ کوارٹر کے لئے لاہور میں ایک عمارت کی تعمیر

۲۔ سیالکوٹ ونگ ہیڈ کوارٹر کی تعمیر

۳۔ نارووال میں ونگ ہیڈ کوارٹر کی تعمیر

۴۔ رحیم یار خاں میں ونگ ہیڈ کوارٹر کی تعمیر

۵۔ پاکستان اور بھارت کی سرحدوں پر پکّی چوکیوں کی تعمیر

ان منصوبوں کے متعلق اراضی کا حصول اور ابتدائی کام تکمیل کے مراحل طے کر رہا ہے۔

انسدادِ رشوت ستانی

محکمہ انسدادِ رشوت ستانی ان سرکاری ملازمین کے چال چلن کے بارے میں تفتیش کرتا ہے۔ جن کے متعلق سرکاری یا غیر سرکاری اداروں سے رشوت ستانی اور بے راہ روی کی شکایات موصول ہوتی ہیں۔

کسی گزیٹڈ افسر کے خلاف یہ محکمہ صوبائی انسدادِ رشوت ستانی کی کونسل یا صوبائی / ڈویژنل انسداد رشوت ستانی کی کمیٹی کی قبل منظوری کے بغیر تحقیقات نہیں کرتا۔ گزیٹڈ افسروں کے خلاف تمام تحقیقات نظامت انسداد رشوت ستانی مغربی پاکستان کی وساطت سے کی جاتی ہیں تاہم یہ طریق کار ایسے معاملات پر منطبق نہیں ہوتا جہاں لوگ مجسٹریٹ کی نگرانی میں عین جائے واردات پر پکڑے جائیں۔ غیر جریدی افسروں کے خلاف تحقیقات کے لئے کسی اجازت کی ضرورت نہیں۔ انسداد رشوت ستانی کے ڈائرکٹر اور ریجنل افسر اس بارے میں کارروائی کے مجاز ہیں۔

محکمۂ انسدادِ رشوت ستانی تحقیقات کی تمام مسلیں انسداد رشوت ستانی کی کونسل یا کمیٹیوں کے سامنے پیش کرتا ہے تاکہ یہ فیصلہ کیا جائے کہ افسران متعلقہ کے خلاف محکمانہ کارروائی ہو یا عدالتی اور یا ان کے خلاف تحقیقات واپس لے لی جائیں۔ غیر جریدی عملے کے خلاف تحقیقات واپس لینے کے لئے کمیٹی کی اجازت درکار نہیں۔ افسروں کے خلاف عدالتی کارروائی کے لئے متعلقہ ہیئتِ مجاز کی اجازت از روئے قانون ضروری ہے۔

جب یہ فیصلہ ہو جائے کہ کسی ملازم کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے گی تو وہ سرکاری ملازمین کی کارکردگی کے قواعد مجریہ ۱۹۶۰ء کے تحت شروع کی جاتی ہے۔ گزیٹڈ افسروں کے خلاف محکمانہ تحقیقات سپیشل جج کرتا ہے۔ جو افسر تحقیقات بھی ہوتا ہے۔ جبکہ غیر جریدی ملازمین کے خلاف ان کے محکمے کو رپورٹ بھیج دی جاتی ہے کہ مناسب محکمانہ کارروائی کیجائے۔

کارکردگی

۱۹۶۵-۶۶ء میں محکمۂ انسدادِ رشوت ستانی نے ۳۶۰۵ ملازمین کے خلاف تحقیقات کی جن میں ۵۰۲ گزیٹڈ افسر تھے۔

۲۸۸ واقعات ایسے ہیں جن میں مجسٹریٹوں کی نگرانی میں چھاپے مارے گئے اور ان میں ۱۶ گزٹیڈ افسروں کے واقعات ہیں۔ اسی سال کے دوران محکمے نے ۵۰۸ مقدمات نمٹائے جن میں ۱۳۲ گزٹیڈ افسروں کے خلاف تھے۔ ان میں سے ۴ مقدمات گزٹیڈ افسروں کے اور ۳۷۴ غیر جریدی افسروں کے خلاف سپیشل ججوں کو بھیجے گئے۔

ایک مقدمے میں جو گزٹیڈ افسر کے خلاف تھا اور ۹۹ مقدمات دیگر ملازمین کے خلاف تھے جن میں سزائیں ہوئیں۔ ملازمین کو مختلف قسم کی سزائیں سنائی گئیں۔ قید کی سزا دو سال تک ہوئی اور جرمانہ کی رقم ۱۲۲۶۴ روپے بنی۔

محکمانہ کارروائی کے لئے ۴۰۸ مقدمات میں محکمانہ کارروائی کی سفارش کی گئی۔ جن میں ۶۰ گزٹیڈ افسروں کے خلاف تھے۔ ۱۱ مقدمات متعلقہ محکموں کو کارروائی کے لئے بھیجے گئے۔ ان میں بھی ۶ کیس گزٹیڈ افسروں کے خلاف تھے۔

بہت سے مقدمات میں انگلیوں کے نشانات کے ماہر کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اس محکمے میں ایک افسر انسپکٹر پولیس کے برابر عہدے کا اسی کام کا ماہر رکھا گیا ہے۔ اس کا کام انگلیوں کے نشانات کے بیورو، لاہور کے کام سے مختلف ہے۔ یہاں عوام کے انگوٹھوں کے ان متعدد نشانات کا مقابلہ کیا جاتا ہے جو روپیہ کی وصولی کی دستاویزات پر لگائے جاتے ہیں۔ دھوکہ دہی اور مجرموں کی شناخت انگلیوں کے نشانات کے ایسے ہی تقابل پر منحصر ہے۔

جو جرائم پکڑے گئے ان میں رشوت ستانی، سرکاری روپیہ اور مال کی خورد برد، اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھانا۔ آمدنی سے زائد جائداد اور دولت کا ہونا۔ غلط بیانی سے سفر خرچ کی وصولی، خویش پروری، وغیرہ شامل ہیں۔

ذہنی احساس کے ساتھ کام کرتے تھے اور نہر بیدیاں، قصور کے شگافوں کو پُر کرتے تھے۔ ساتھ ہی ایسی فصلوں کو کاٹتے تھے۔ ور دشمن کو اوٹ کا کام دیتی تھیں۔

محکمے کے بعض افسروں کو اُن کی جنگی خدمات کے صلے میں انعامات بھی ملے۔ قیدیوں کو سزا میں ۲۵ دن کی معافی بھی دی گئی۔ یہ محکمہ آرڈیننس ڈپو لاہور کو بھی مزدور قیدی مہیا کرتا رہا۔ اِس کے علاوہ راجستھان، ملتان، لائل پور، گوجرانوالہ، سرگودھا، پشاور، ایبٹ آباد، حیدر آباد اور حویلیاں میں بھی قیدیوں نے مزدوروں کا کام کیا۔ جنگ کے دوران جو قیدی مختلف کاموں پر لگائے گئے اُن کی تعداد ۲۷,۷۶۲ تھی۔

نئی جیلوں کی تعمیر

قیدیوں کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے تمام جیل بھر گئے ہیں۔ چنانچہ لاہور اور لائل پور میں نئی جیلوں کی تعمیر کی تجویز ہوئی۔ کوٹ لکھپت میں ۳۳,۴۸,۷۰۰ روپے کی لاگت سے ایک جیل مکمل ہو گئی ہے۔ بہاولپور کی پُرانی جیل کو بورسٹل جیل اور مجرم بچّوں کے جیل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ لاہور میں عورتوں کی جیل ملتان منتقل ہو گئی ہے۔

جیل کی صنعتیں

جیل کی صنعتوں کا تمام ڈھانچہ بدلا جا رہا ہے۔ دستکاری کے بجائے مشینی صنعتیں شروع کی جا رہی ہیں۔ مثلاً

(۱) سنٹرل جیل منٹگمری میں کمبل سازی رفتہ رفتہ مشینی ہو رہی ہے۔ اس ضرورت میں ہم خود کفیل ہو جائیں گے۔

(۲) بہاولپور کے بورسٹل جیل میں ہوزری کی مشینیں لگا دی گئی ہیں جیل کے عملے کے لئے جرسیاں اور جرابیں یہیں بنتی ہیں۔

(۳) ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ میں ظروف سازی کا ایک پلانٹ لگایا گیا ہے جس نے کام شروع کر دیا ہے۔

(۴) کراچی کے سنٹرل جیل میں درزی خانہ اور بڑھئی کے کام کے شعبے کھل گئے ہیں۔ مشینیں نصب ہو چکی ہیں۔ بجلی ملنے پر کام شروع ہو جائے گا۔

اس کے علاوہ سنٹرل جیلوں میں قالین بافی، سوتی دریوں کی بنائی اور کپڑا بننے کا کام کیا جائے گا۔

کارکردگی

قیدیوں میں احساس ذمّہ داری اور بے لوث خدمت کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے محکمہ نے جیل کے اندر مقابلے کا رواج

پیدا کیا اور اس کے لیئے دو انعام "گورنر کا پرچم" اور "گورنر کا شیلڈ" مقرر کیئے جو بہترین کام کرنے والے جیل کو دیئے جاتے ہیں۔ اِن مقابلوں میں سنٹرل جیل سکھر کو اور ڈسٹرکٹ جیل مچھ کو انعامات ملے۔

جیل مینول

جیلوں کے لیئے کوئی مشترکہ ضابطے کی کتاب نہیں تھی۔ اب اس سال کے آخر تک ایسی کتاب شائع کر دی جائے گی۔

معاوضے سے پالتے ہیں اور اپنے بال بچّوں کے لئے بھی روزی مہیّا کرسکتے ہیں ۔اس طرح محکمہ کے تحت قیدیوں پر کوئی خرچ حکومت کو برداشت کرنا نہیں پڑتا ۔ قیدی جیلوں میں رہیں تو خرچ حکومت برداشت کرتی ہے ۔

مذکورہ بالا طریق کے علاوہ جو صرف بالغ مجرموں کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔محکمے نے ایسے بچوں کے لئے بھی کراچی میں ایک اصلاح خانہ کھول رکھا ہے جو جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں ۔ یہ اصلاح خانہ سندھ چلڈرن ایکٹ ۱۹۲۴ء کے تحت کام کررہا ہے اور صرف سابق سندھ کی ضروریات پوری کرتا ہے ۔ باقی ملک کے لئے بھی مسودۂ قانون تیار کئے جارہے ہیں ۔توقع ہے کہ جلد ہی بچّوں کی اصلاح کے لئے پورے ملک میں قانون نافذ ہوجائے گا ۔مجرم بچّوں کے لئے منظورشدہ سکول وغیرہ قائم کئے جائیں گے ۔ خیال ہے کہ پہلے لاہور، پشاور اور حیدرآباد میں کام شروع ہوگا ۔

جب اس قسم کے قوانین پوری طرح نافذ ہوجائیں گے تو سماجی تحفظ کا ایک موثر نظام ہر سطح پر مہیا ہوگا اور صوبے میں جرائم کی رفتار یقیناً کم سے کم ہوجائے گی ۔

شہری دفاع

ستمبر ۱۹۶۵ء میں ہماری قوم کو جنگ کا عملی تجربہ ہوا جبکہ دشمن نے سرحدی علاقوں اور اہم تنصیبات کے نزدیک شہری آبادی کو ہوائی حملوں کا نشانہ بنایا۔ اس سترہ روزہ جنگ میں شہری دفاع کے متعدد مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ جو خوش قسمتی سے بہت محدود رہے اور جنہیں بڑی خوبی سے حل کیا۔

اس سے قبل رن کچھ کے تنازعے کی وجہ سے شہری دفاع کی سرگرمیاں تیز کردی گئی تھیں اور تمام انتظامات مکمل تھے۔ جب ۶ ستمبر کو بھارت نے ہم پر حملہ کیا تو یہ محکمہ اپنی کارکردگی کے اظہار کے لئے پوری طرح مستعد تھا۔ پورے صوبے کو فوراً چودہ حصّوں میں تقسیم کردیا گیا۔ جنگ کے دوران سولہ شہری درجوں میں تقسیم کی وجہ سے تھوڑی بہت مشکل پیش آئی تاہم خدا کے فضل وکرم اور عملے کی حسنِ کارکردگی کی وجہ سے تمام مشکلات پر جلد از جلد قابو پا لیا گیا۔ اور تمام چھوٹے بڑے شہروں میں موثر طریقے پر کام شروع کردیا گیا۔

وُہ شہر جو جنگ کی وجہ سے بُری طرح متاثر ہوئے تھے۔ یعنی پشاور، سیالکوٹ اور سرگودھا میں رضاکاروں نے بڑی ہمّت اور جوانمردی کے کام کئے۔ اُنھوں نے اپنی جان کا خطرہ مول لے کر ان خطرناک مقامات پر کام کیا اور متاثر اشخاص کی پوری طرح امداد کی۔

تربیّت

محکمہ کے لئے شہری دفاع سے متعلق مختلف شعبوں میں تربیّت دینے کا کام بہت اہم تھا تاکہ عملے اور عوام کو شہری آبادی پر بمباری کے دوران کام کرنے کی تربیّت دی جاسکے اور ساتھ ہی ساتھ عوام کا حوصلہ بھی بلند رہے۔ اس فن میں تربیّت دینے والوں کی ایک بار پھر کمی محسوس کی گئی۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے صوبے کے تمام درجہ بند شہروں میں کم مدّت کے لئے انسٹرکٹروں کے لئے تربیتی کورس شروع کئے گئے اور اس طرح تربیّت دینے کا انتظام کیا گیا۔

نشرواشاعت

ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعے نشرواشاعت کا سلسلہ تیز سے تیز تر کیا گیا اخبارات اور رسالوں میں باقاعدہ کالم اور مضامین لکھے گئے ۔ اور عوام کو شہری دفاع کے طریقے سمجھانے کے لئے شہری دفاع کی نظامت کی طرف سے کئی کتابچے شائع کئے گئے ۔ مرکزی اور صوبائی محکمۂ اطلاعات کے تعاون سے شہری دفاع پر فلمیں بنائی گئیں اور انہیں دکھانے کے انتظامات کئے گئے ۔

مشقیں

مغربی پاکستان کے تقریباً تمام چھوٹے بڑے شہروں میں شہری دفاع کی مشقیں کی گئیں جو اُمید سے زیادہ کامیاب رہیں ۔ یہ سرگرمیاں بڑی شدومد سے جاری تھیں جنہیں اعلانِ تاشقند کے بعد کم کر دیا گیا اور محکمہ نے دوبارہ وہی سرگرمیاں شروع کر دیں جو امن کے زمانے میں جاری تھیں ۔

جنگ کے دنوں میں ہنگامی صورتِ حال کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ ہمیں اپنی تیاری اور مستعدی کا علم ہو گیا ۔ اور شہری دفاع کے محکمے کی مؤثر طریقے پر کارگذاریوں کو پرکھنے کا موقعہ ملا ۔ جنگ سے ہمیں جو تجربہ حاصل ہوا تھا ۔ اِس کے پیشِ نظر محکمہ نے اپنی دوبارہ تنظیم کی اور اگر کوئی خامیاں تھیں تو انہیں دُور کرنے کے اقدامات کئے ۔

آبکاری و محصولات

محکمۂ آبکاری و محصولات کا شعبۂ آبکاری شراب، منشی ادویہ، افیم اور اس کی مصنوعات وغیرہ کی درآمد، برآمد، نقل و حمل، تیاری، فروخت و قبضہ کے انتظام اور کنٹرول سے متعلق ہے۔ اس شعبہ کا مقصد کم سے کم منشی اشیاء کے صرف سے زیادہ سے زیادہ ٹیکس وصول کرنا ہے۔ حکومت نے شراب، افیم اور بھنگ کے استعمال کو کم کرنے کی پالیسی کے تحت تمام شمالی زون میں ان کے استعمال پر پابندی لگا دی ہے۔ پرمٹ کے بغیر یہ اشیاء خریدی یا استعمال نہیں کی جاسکتیں۔ مسلمانوں کو ڈاکٹروں کی تصدیق پر اور غیر مسلموں کو ایسی کسی تصدیق کے بغیر خاص مقدار میں یہ اشیاء مل سکتی ہیں۔ شراب کا کوٹا جن، رم، وہسکی، برانڈی کی چھ بوتلیں یا وائن کی ۱۸ بوتلیں یا بیر کی ۹۶ بوتلیں فی ماہ ہے۔ غیر ملکیوں پر کوئی پابندی نہیں۔

راولپنڈی، تخت بھائی، مردان، کوٹری، کوئٹہ، نواب شاہ، لائل پور، خان پور اور کالا شاہ کاکو میں شراب کی کشید کے کارخانے ہیں۔ یہاں رکٹیفائڈ اور میتھیلیٹڈ سپرٹ بھی تیار ہوتی ہے جو دفاع کے مقاصد میں کام آتی ہے۔ سپرٹ گنے کے شیرے سے بنتی ہے۔ پہلے شیرہ برآمد کیا جاتا تھا مگر اب سپرٹ برآمد کی جاتی ہے۔ برآمد کو بڑھانے کے لئے اور مقامی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کے لئے سپرٹ کسی ٹیکس کے بغیر مہیا کی جاتی ہے۔

افیم کے پودے کی کاشت لائسنس کے بغیر نہیں کی جاسکتی۔ اس کی کاشت کو کنٹرول کرنے کے لئے افیم صرف پشاور ڈویژن کے بعض مخصوص علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ تمام افیم حکومت خرید لیتی ہے۔ پھر عادی لوگوں کو فروخت کے لئے اس کے ٹھیکیدار مقرر کئے جاتے ہیں۔

پہلے افیم بھارت سے آتی تھی۔ اب ایک سرکاری کارخانے میں تیار کی جاتی ہے۔ ادویہ سازی کی صنعت کے علاوہ پورے ملک کو، آزاد کشمیر سمیت، اسی کارخانے سے افیم مہیا ہوتی ہے۔ بعض ادویہ کی درآمد سے بچنے کے لئے اب افیم سے وہی ادویہ ملک میں تیار کرنے پر غور کیا جارہا ہے۔ تاہم افیم کی فراہمی دن بدن کم کی جارہی ہے۔ کیونکہ ۱۹۷۸ء تک حکومت کو افیم خوری

کی عادت کا قلع قمع کر دینا ہے ۔ چرس اور افیم کشی پورے مغربی پاکستان میں ممنوع ہے ۔

مغربی پاکستان میں شمال مغربی کوہستانوں کے راستے چرس اور ناجائز افیم سمگل کی جاتی ہے ۔ اس بارے میں احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی ہیں ۔ آبکاری کے عملے کے ساتھ سرحدی پولیس مغربی پاکستان پولیس اور تمام دوسرے محکمے تعاون کر کے اس مصیبت کو دُور کرنے کے درپے ہیں ۔ اس بارے میں حکومت نے بہت سے اقدامات کئے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں ۔

۱ ۔ منشی اشیاء سمگل کرنے کی سزا میں اضافہ کر دیا گیا ہے ۔

۲ ۔ بہت سے مقامات پر پڑتال کے لئے چوکیاں قائم کی گئی ہیں ۔

حور نمیں طازم رکھی گئی ہیں ۔ چرس اور افیون کی سمگلنگ کو پکڑنے کے لئے تربیت یافتہ کتّوں کو بھی کام میں لایا جاتا ہے ۔ وقتاً فوقتاً اس بارے میں ہر سطح پر کانفرنسیں ہوتی رہتی ہیں جن کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے ۔ بھنگ پہاڑی ڈھلانوں پر خودرو ہوتی ہے ۔ مگر تاہم لائسنس کے تحت فروخت کی جاتی ہے ۔

۱۹۶۵ء میں آبکاری کے شعبے سے سرکاری آمدنی حسب ذیل تھی ۔

شراب	افیون	دیگر منشی اشیاء	متفرقات
۲،۸۱،۳۱،۲۷۰/= روپے	۸۵،۱۶۵،۹۸۰/= روپے	۲۳،۵۲۱،۰۷۰/= روپے	۱،۰۳،۸۰۰/= روپے

۱۹۶۵-۶۶ء کے دوران ناجائز منشیات کی تفصیل جو پکڑی گئیں ۔

اشیاء	مقدمات	مقدار
افیم	۱۰۶۰	۵۸۴ ¼ سیر
افیم کشی	۲۹	۱۲ تولے ۳ ماشہ
چرس	۲۵۶۳	۲۹۳۰ ½ سیر
بھنگ	۱۷۴	۵۸۱۶ سیر
کوکنار	۴۶	۱ من ۲۳ سیر
مارفیہ	۶۷	۱۱۰۰ ٹکیاں، دو شیشی
کوکین	۸	۱۱ گرین
شراب کشید کرنے کی بھٹیاں	۱۱۱	—
ناجائز شراب	۸۴۴	۲،۳۹،۲۶۴ اونس

لاہن ۳۵ ۷،۱۶ من ۳۵ سیر

کراچی، حیدرآباد، پشاور میں چرس، افیم اور شراب وغیرہ کے پکڑنے کے واقعات ہوئے۔

محصولات، جائیداد ٹیکس

یہ ٹیکس ۱۹۵۸ء کے شہری غیر منقولہ جائیداد کے قانون کے تحت وصول کیا جاتا ہے۔ بعض استثنے اور مراعات کو چھوڑ کر یہ ٹیکس تمام شہری جائیداد پر وصول کیا جاتا ہے۔ عموماً پالیسی یہ ہے کہ یہ ٹیکس ان علاقوں میں عائد کیا جاتا ہے جہاں حکومت کو اس سے کم از کم دس ہزار روپے سالانہ کی آمدنی ہو۔ اس ٹیکس کی شرح سالانہ کرایے کا دس فیصد ہوتی ہے ۱۹۶۵-۶۶ء میں اس ٹیکس کی آمدنی =/۳،۱۷،۹۸،۹۶۲ روپے تھی۔

تفریحی ٹیکس

ایسی تمام تفریحات پر ٹیکس لگایا جاتا ہے جس کا داخلہ ادائیگی کی بنیاد پر ہو۔ یہ داخلہ کی رقم کے پچاس فیصد کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی تفریح کو ٹیکس سے مستثنٰی قرار دے۔ متعلقہ علاقوں کے ایکسائز اور ٹیکیشن کے ڈائرکٹرز ایسی تفریحات پر ٹیکس معاف کرتے ہیں جس کی ساری آمدنی کسی قومی بھلائی کے لئے دی جا رہی ہو مثلاً سماجی بہبود، خیراتی کام، تعلیمی مقاصد، کھیلیں، قومی اور سائنسی ترقی سے متعلق کام۔

یہ ٹیکس ٹکٹوں کی صورت میں وصول کیا جاتا ہے۔ یہ ٹکٹیں حکومت کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق چھاپی جاتی ہیں۔ درخواست دینے پر حکومت ایسے مالکوں کو بھی اجازت دے دیتی ہے جو مجموعی آمدنی پر ٹیکس دینا چاہتے ہوں۔ یعنی وہ آمدنی جو کسی خاص تفریح سے حاصل ہوئی ہو۔ ۱۹۶۵-۶۶ء میں اس ٹیکس سے کل ۳۲۵۱۲۰۶۶ روپے کی رقم حاصل ہوئی جب کہ ۱۹۶۴-۶۵ء میں ۳۲۸۳۰۰۵۸ روپے کی رقم حاصل ہوئی تھی۔

کاروں کی رجسٹریشن

گاڑیوں کی رجسٹریشن موٹر وہیکل ایکٹ ۱۹۳۹ء کے مطابق کی جاتی ہے۔ اور ٹیکس مغربی پاکستان موٹر وہیکل، ٹیکسیشن ایکٹ ۱۹۵۸ء کے مطابق لگایا جاتا ہے۔ اس ایکٹ کے تحت مخصوص قوانین بھی بنائے گئے ہیں۔ ٹیکس یا تو سال میں چار برابر اقساط میں وصول کیا جاتا ہے۔ یا ایک ہی قسط میں جس طرح ٹیکس دینے والوں

کو سہولت ہو۔ یہ ٹیکس دینے والے پر مبنی ہے کہ وہ ٹیکس نقد رقم کی صورت میں جمع کرے یا کورٹ فیس ٹکٹوں کی صورت میں ادا کرے۔

بعض مخصوص معاملات میں حکومت ٹیکس کی شرح کم بھی کر لیتی ہے۔ خصوصاً تجارتی گاڑیوں کے معاملے میں جبکہ علاقہ پہاڑی ہو یا سڑکیں کچی ہوں یا موسمی حالات سازگار نہ ہوں۔ سال ۱۹۶۵-۶۶ء کے دوران اس مد سے ۵۶۵۵۴۷.۰۰ روپے کی رقم ٹیکس کی شکل میں وصول ہوئی جبکہ ۱۹۶۵-۶۶ء کے دوران یہ رقم ۴۲۸۵۰.۵۵۶ روپے تھی۔

گھوڑا دوڑ ٹیکس

یہ ٹیکس گھوڑا دوڑ ٹیکس ایکٹ ۱۹۵۸ء کے تحت وصول کیا گیا۔ مغربی پاکستان میں اس کی شرح ۵ فیصد تھی۔ یہ ٹیکس لاہور اور کراچی کے ریس کلبوں کو اس شرط پر دیا گیا ہے کہ اگر مجموعی آمدنی گذشتہ دو سالوں کی اوسط آمدنی سے کم پڑتی ہو تو یہ کمی ریس کلب اپنے فنڈ سے پورا کرینگے اور اگر مجموعی آمدنی گذشتہ دو سالوں کی اوسط سے زیادہ پڑتی ہو تو ریس کلب کو کل آمدنی کا پچاس فیصد ادا کر دیا جائے گا۔

اس سلسلے میں سال ۱۹۶۵-۶۶ء کے دوران ۴۵۲۷۲۶۱ روپے ٹیکس کی شکل میں وصول ہوئے۔ اور ۱۹۶۵-۶۶ء کے دوران کل آمدنی ۴۱۱۷۶۹۱ روپے تھی۔

تمباکو فیس

یہ فیس تمباکو ایکٹ ۱۹۵۸ء کے تحت وصول کی جاتی ہے۔ یا ان قوانین کے ذریعے جو اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے ہیں۔ فیس لائسنسوں کی شکل میں وصول کی جاتی ہے۔ جو نقد ادائیگی پر اسٹامپ فروشوں سے مل سکتی ہیں۔ ڈیلروں کو اُنکی تجارتی وسعت کی بنیاد پر چار طبقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ وسعت کا اندازہ اسسٹنٹوں سے لگایا جاتا ہے جو ڈیلر کے ہاں ہوتے ہیں۔ ہر طبقہ کے لئے لائسنس کی فیس مختلف ہوتی ہے۔

اس ٹیکس سے سال ۱۹۶۶-۶۵ء کے دوران ۶۲۶۵۳۲ روپے کی آمدنی حاصل ہوئی۔ گذشتہ سال یعنی ۱۹۶۴-۶۵ء میں یہ آمدنی ۶۲۵۵۵۴ روپے تھی۔

مغربی پاکستان مالیاتی ایکٹ کے تحت ٹیکس

مغربی پاکستان مالیاتی ایکٹ کے تحت مندرجہ ذیل ٹیکس لگائے گئے جن کو محکمہ آبکاری و محصولات نے وصول کیا۔

۱۔ سینما ٹیکس
۲۔ موٹر گاڑی ٹیکس
۳۔ ہوٹل ٹیکس
۴۔ تجارتی، پیشہ ورانہ اور روزگاری ٹیکس
۵۔ سرمائے پر ٹیکس
۶۔ درآمدی اور برآمدی ٹیکس
۷۔ فریٹ ٹول ٹیکس

سال ۱۹۶۴-۶۵ء کے دوران ان ٹیکسوں سے ۶۴۹۹۳۴۶ روپے کی آمدنی حاصل ہوئی۔ جب کہ سال ۱۹۶۴-۶۵ء کے دوران یہ آمدنی ۳۷۱۳۵۰۰ روپے تھی۔

گذشتہ سال جنگ کے دوران اس محکمے نے نہایت اہم کام بڑی ہی کم فرصت میں انجام دیئے جن میں سے بعض کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ گورنمنٹ پریس لاہور نے تقریباً ۲۴ گھنٹے کام کیا اور حتیٰ کہ بلیک آوٹ کے دوران بھی کام کرنے کا انتظام کیا :-

۱۔ ہنگامی ترقیاتی پروگرام کی طباعت

۲۔ دفاع کے قواعد (ڈیفنس رولز) کی طباعت

۳۔ شہری دفاع کے لٹریچر۔ کتابچے۔ اور پوسٹر

۴۔ ٹیلیفون کی ہنگامی ڈائرکٹری

۵۔ تمام محکموں کے شناختی کارڈ

۶۔ ہنگامی صورتِ حال کے لئے سلپیں، لیبل، لیٹر اور آرڈیننس وغیرہ

۷۔ پٹرول کوپنوں کی ۳۴۵۳۰۰۳۰ کتابیں۔

آخری نمبر کا کام نہایت کم وقت میں کرنا پڑا لیکن بہر حال بخیر وخوبی وقت پر مکمل ہوا۔ باقی تمام گورنمنٹ پریسوں نے بھی ہنگامی حالات میں پوری مستعدی سے ایسے ہی کام کئے۔ کاغذ اور دوسری اشیاء کی قلت کا سامنا لازمی تھا۔ مگر وہ بھی متبادل انتظامات سے کیا گیا۔ ایک منٹ کے لئے بھی محکمے کے کسی کام میں رکاوٹ نہیں ہوئی۔

جیسا کہ مذکور ہوا تمام محکموں میں کام بڑھ جانے کی وجہ سے اس محکمے کا کام بھی کئی گنا زیادہ ہوگیا ہے اور ہر محکمے عملے میں اضافے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تاکہ آئندہ کسی سرکاری کام میں تاخیر کی نوبت نہ آئے۔

حکومت ایسے ہی حالات کے پیشِ نظر بہاولپور کے پریس میں توسیع پر رضامند ہوگئی ہے۔ لاہور کے پریس سے فارم چھاپنے کا شعبہ کوٹ لکھپت منتقل کیا جا رہا ہے جہاں نئی ڈسٹرکٹ جیل تعمیر ہو رہی ہے۔ اس طرح رجسٹروں اور فارموں کی چھپائی کا کام آسانی سے ہوا کرے گا۔ سال زیر تبصرہ میں تقریباً تمام پریسوں میں جدید مشینیں لگائی گئی ہیں۔ ہنگامی صورتِ حال کی وجہ سے بہت سی تعمیرات اور مشینوں کی درآمد کی سکیمیں معرض التوا میں چلی گئی ہیں۔ حال ہی میں حکومت نے سرگودھا میں ایک پریس کے قیام کی تجویز منظور کی ہے۔ جس کے لئے ۲۵ لاکھ روپے بھی منظور کئے ہیں۔ اس سکیم کی تکمیل کے بعد متعلقہ محکموں کے کام میں بڑی سہولت پیدا ہو جائے گی۔

شہری منصوبہ بندی

تعارف

پاکستان عموماً اور مغربی پاکستان خصوصاً زندگی کی گوناگوں تبدیلیوں سے گزر رہا ہے - یہ تبدیلیاں زندگی کے سماجی، ثقافتی، معاشی اور فنی شعبوں میں خصوصی طور پر نمایاں ہیں - ان تبدیلیوں کے نتائج سے صوبے کی شہریت پر جو اثرات مرتب ہو گئے ہیں اُن کا اندازہ شہری آبادی میں اُس اضافے سے ہوتا ہے جو متعدد رائے شماریوں کے نتیجے میں ظاہر ہوا ہے - کیونکہ مغربی پاکستان کی کُل آبادی ۱۹۵۱ء سے ۱۹۶۱ء تک ۲٫۵۰ فیصد شرح کے حساب سے بڑھی ہے - اور اس اضافے میں شہری آبادی کا تناسب ۴٫۰۹ فیصد سالانہ رہا- لہٰذا یہ کہنا ٹھیک ہوگا کہ شہری آبادی کل آبادی کی نسبت دوچند بڑھی - یہ بات بعید نہیں کہ مغربی پاکستان آبادی کی رُو سے صنعتی طور پر دوسرے ترقی یافتہ مُلکوں کی صف میں کھڑا ہو جائے۔

یہ صُورتِ حالات اپنے ساتھ نئے نئے مسائل لاتی ہے - اِن میں سے ایک مسئلہ شہری آبادی کی رہائش کا بھی ہے - شہری منصوبہ بندی کے محکمہ کو اپنی اِن ذمہ داریوں کا احساس ہے - کہ وہ شہری ماحول، رہائشی سہولتوں شہری ملازمت اور دیگر متعلقہ معاملات کی منصوبہ بندی کرے - ذیل میں اس محکمہ کی اُن کارگزاریوں کی تفصیل دی جاتی ہے جو اِس نے گذشتہ سال سرانجام دی تھیں -

اِس محکمہ کے تین علاقائی دفاتر ہیں جو علیحدہ علیحدہ ڈائرکٹروں کے ماتحت ہیں - یہ دفاتر پشاور، لاہور اور حیدر آباد میں واقع ہیں - لاہور کے دفتر کے حدود میں لاہور، سرگودھا اور بہاولپور کے ڈویژن شامل ہیں - راولپنڈی، پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان کے ڈویژن معہ قبائلی علاقوں کے پشاور کے دفتر کی نگرانی میں کام کرتے ہیں - اسی طرح حیدر آباد، خیرپور، کوئٹہ اور قلات کے ڈویژن، حیدر آباد کے دفتر کے ماتحت کام کرتے ہیں - تمام ڈائرکٹر پالیسی وضع کرنے کے سلسلے میں منصوبہ بندی اور ہاؤسنگ کے مشیر سے ہدایات

لیتے ہیں۔

محکمۂ منصوبہ بندی کی سرگرمیاں عموماً مشاورتی ہوتی ہیں۔ مثلاً کمشنروں، ڈپٹی کمشنروں اور دوسرے محکموں کے سربراہوں کو مشورہ دینا اور مغربی پاکستان میں سوائے لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کے دوسرے تمام امپروومنٹ ٹرسٹوں اور میونسپل کمیٹیوں سے منصوبہ بندی اور رہائشی سکیموں کی تیاری میں فنی تعاون کرنا۔ یہ محکمہ سرکاری زمینوں کے لئے سکیمیں تیار کرتا ہے اور صوبائی حکومت کی وساطت سے ایسی زمینوں کا سروے اور سکیموں کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔ یہ محکمہ پانچ سالہ منصوبہ کی تیاری کے سلسلے میں قومی منصوبہ بندی کمشن سے بھی رابطہ قائم رکھتا ہے۔ بڑے شہروں میں ماسٹر پلان اور مغربی پاکستان کے چھوٹے قصبوں میں ترقیاتی منصوبے تیار کرنا بھی اسی محکمہ کے سپرد ہے۔

زیر تبصرہ سال کے دوران منصوبہ بندی کے محکمے نے مختلف نوعیت کی کئی سکیمیں تیار کیں۔ جن میں سے چند اہم سکیموں کا مفصل جائزہ یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ ماضی میں مغربی پاکستان کے قصبوں کو کسی خاص منصوبہ بندی کے بغیر وسعت دی جاتی تھی۔ اس غیر منظم ترقی کو روکنے کے لئے دوسرے پنجسالہ منصوبے میں بڑے شہروں کے لئے ماسٹر پلان بنانے کی تجویز شامل کی گئی۔ متعدد شہروں کے لئے ماسٹر پلان، حکومت اور متعلقہ مقامی انتظامیہ کو رہائشی سرگرمیوں پر پورا کنٹرول کرنے میں مدد دے گا۔ اسی طرح یہ قصبے منظم اور سائنسی طریقے پر ترقی کے قابل ہو جائیں گے۔ لاہور اور حیدر آباد کے ماسٹر پلان جون ۱۹۶۵ء تک مکمل کئے جا چکے ہیں جبکہ پشاور اور لائل پور کے ماسٹر پلان ۳۱ مئی ۱۹۶۶ء کو مکمل ہو چکے ہیں۔ ملتان اور راولپنڈی کے ماسٹر پلانوں پر عمل علی الترتیب یکم دسمبر ۱۹۶۵ء اور یکم جون ۱۹۶۶ء سے شروع کیا گیا ہے۔ اِن سکیموں پر کام جاری ہے اور امید ہے کہ یہ کام ۳۱ مئی ۱۹۶۸ء تک مکمل ہو جائے گا۔

فی الحال مندرجہ ذیل اہم سکیموں پر عمل ہو رہا ہے۔

(۱) لاہور ٹاؤن شپ

(۲) دماغی ہسپتال کی ترقیاتی سکیم۔ گلبرگ روڈ لاہور

(۳) چک نمبر RB-۲۰۷ کی ترقیاتی سکیم۔ لائل پور

(۴) ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز سکیم۔ خضدار

(۵) میلہ اسپاں کی ترقیاتی سکیم۔ راولپنڈی

(۶) ترقیاتی سکیم - ایبٹ آباد

(۷) اصلاحِ مال - لاہور (چیئرنگ کراس سے پُل تک)

رہائشی مکانات کی قلّت کو دُور کرنے اور کم آمدنی پانے والے طبقے کو مناسب رہائشی سہولتیں دینے کی خاطر لاہور ٹاؤن شپ سکیم میں پانچ پانچ مرلہ کے بیس ہزار پلاٹوں کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ جس کے دس ہزار پلاٹوں پر چھوٹے چھوٹے مکانات تعمیر کئے جائیں گے۔ اِسی نوعیت کی گنجائش دیگر سکیموں میں بھی رکھی جا رہی ہے۔

ماضی میں محکمہ منصوبہ بندی مستند فنی ماہرین کی نایابی کی وجہ سے مشکلات سے دوچار رہا اور اسی بنا پر زیادہ سکیمیں جاری نہ رکھ سکا۔ اب صورتِ حال ٹھیک ہو گئی ہے اور محکمہ اس قابل ہے کہ وہ اور زیادہ ماسٹر پلانوں سے متعلق کام ہاتھ میں لے سکے اور ترقیاتی سکیموں کے خاکے تیار کر سکے۔

علمی پرنٹنگ پریس لاہور